سپریم کورٹ آف پاکستان

کے لئے علماء اہل سنت والجماعت کی طرف سے مرتب کردہ

سُنّی موقف

جو اس وقت کے چیف جسٹس آف پاکستان کے
طلب کرنے پر مرتب کیا گیا

عالمی مجلس تحفظ اسلام پاکستان

سپریم کورٹ آف پاکستان

کے لئے

علماء اہل السنّت والجماعت کی طرف سے مرتب کردہ

سُنّی موقف

جو اس وقت کے چیف جسٹس آف پاکستان
کے طلب کرنے پر مرتب کیا گیا

ناشر

عالمی مجلس تحفظ اسلام پاکستان

اجمالی فہرست

صفحہ نمبر

○ عرض ناشر ـــــــــــــــ ۳
○ کلمہ اسلام ـــــــــــــــ ۹
○ موجودہ قرآن و احادیث کے متعلق شیعہ عقائد ـ ۲۱
○ رسالت کے متعلق شیعہ عقائد ـــــــ ۳۱
○ امہات المومنینؓ کے متعلق شیعہ عقائد ـــــ ۶۱
○ اہل بیتؓ کے متعلق شیعہ عقائد ـــــ ۶۹
○ صحابہ کرامؓ کے متعلق شیعہ عقائد ـــــ ۸۱
○ ائمہ اربعہؒ کے متعلق شیعہ عقائد ـــــ ۱۱۳
○ اہل السنّت والجماعت کے متعلق شیعہ عقائد ـ ۱۱۲
○ پوری امت مسلمہ پر تبرا ـــــــ ۱۱۳

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قارئین کرام! آپ کو یاد ہو گا کہ آج سے کچھ عرصہ قبل ملک میں سنی شیعہ اختلاف کی وجہ سے قتل و قتال کا بازار گرم تھا ملک کا ہر شہری خون کے آنسو رو رہا تھا۔ کئی مقامات پر علماء کرام کے علاوہ مساجد میں نہتے نمازیوں، ڈاکٹروں، وکیلوں اور عام شہریوں کو بھی بے دردی کے ساتھ نشانہ بنایا گیا۔ عوام الناس سوچنے پر مجبور ہو گئے اور ارباب اقتدار بھی کہ اس کا حل کیا ہے؟ اس سلسلہ میں سپریم کورٹ آف پاکستان کے (سابق) چیف جسٹس جناب سید سجاد علی شاہ صاحب نے از خود کارروائی کر کے فریقین کو طلب کیا۔ تاکہ بقول ان کے "سنی شیعہ اختلاف" کا عدالتی تصفیہ کیا جائے اور عوامل و اسباب کو معلوم کر کے اس کا ازالہ کیا جائے۔

سپریم کورٹ کے چیف جسٹس صاحب کے اس اقدام پر بالخصوص سنی عوام، سنی علماء کرام اور مشائخ عظام نے بے حد خوشی کا اظہار کیا اور ان کو مبارکباد دی اس طرح ان کا دیرینہ مطالبہ پورا ہو گیا کہ بغیر لڑائی جھگڑے کے عدالتی فیصلہ سے مسئلہ حل کیا جائے۔

چنانچہ اس سلسلہ میں اہل سنت والجماعت کی طرف سے "سپاہ صحابہؓ" کے سرپرست اعلیٰ حضرت مولانا علی شیر حیدری صاحب مع رفقاء پیش ہوئے اور ساڑھے چار گھنٹے تک اپنا موقف دلائل کے ساتھ پیش کیا۔ ان کے دلائل سن کر ایک موقع پر تو چیف جسٹس صاحب بھی آبدیدہ ہو گئے اور انہوں نے یقین دہانی کرائی کہ انشاء اللہ اس معاملہ کو عدل و انصاف کے ساتھ حل کیا جائے گا۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ مولانا علی شیر حیدری صاحب نے اس سلسلہ میں بیان کے علاوہ کتب "تاریخی دستاویز" اور "علماء امت کا متفقہ فیصلہ" بھی چیف جسٹس صاحب کو پیش کیں۔

اسیر ناموس اصحاب رسول ﷺ حضرت مولانا محمد اعظم طارق صاحب جو اس وقت بدنام زمانہ جیل "چوہنگ" لاہور میں تھے کی درخواست پر ان کو بھی اپنا موقف پیش کرنے کے لئے طلب کیا گیا۔ اور پھر ان کو اڈیالہ جیل راولپنڈی منتقل کر دیا گیا تھا۔

اسی طرح "لشکر جھنگوی" کے جناب غلام رسول شاہ صاحب کو بھی ان کی درخواست پر فیصل آباد جیل سے عدالت میں لایا گیا۔

شیعہ حضرات کی طرف سے بھی کئی وفود پیش ہوئے اور انہوں نے اپنا موقف پیش کیا۔ شنید یہ ہے کہ انہوں نے زیادہ تر مواد سنیوں کے خلاف جو پیش کیا وہ خارجیوں کا تحریر کردہ ہے

جس سے الحمد للہ اہل سنت والجماعت پہلے ہی نہ صرف برات کا اظہار کر چکے ہیں بلکہ ان بدبخت خارجیوں کے خلاف مضامین اور کتابیں لکھ کر اپنا مذہبی فریضہ بھی ادا کر چکے ہیں۔

سپریم کورٹ میں فریقین کے موقف پیش ہونے کے بعد حکومت پاکستان کی طرف سے شیعہ مصنفین کی بعض کتابوں کی ضبطی کے ساتھ جو دیگر کتابیں ضبط ہوئی ہیں وہ انہی بدبخت خارجیوں کی ہیں۔ الحمد للہ اہل سنت کے سینے جہاں صحابہؓ کرام کے بغض سے پاک ہیں وہاں اہل بیتؓ عظام کے بغض سے بھی پاک ہیں۔

اگرچہ مولانا علی شیر حیدری صاحب اور ان کے رفقاء نے اپنا مضبوط موقف پیش کر کے ملت اسلامیہ کی طرف سے فرض ادا کر دیا تھا لیکن شیعوں کی طرف سے چونکہ کئی وفود پیش ہوئے تو اہل سنت والجماعت کے ملک بھر کے علماء کرام نے بھی محسوس کیا کہ اس سلسلہ میں مزید حضرات بھی پیش ہوں تاکہ کسی کو یہ کہنے کا موقع نہ مل سکے کہ یہ صرف سپاہ صحابہ کا مسئلہ ہے حقیقت یہ ہے کہ یہ پوری امت مسلمہ کا مسئلہ ہے۔ اس لئے بعض حضرات نے انفرادی اور بعض نے اجتماعی طور پر اپنا موقف سپریم کورٹ میں پیش کرنا چاہا، جن میں سے بعض حضرات نے اپنا موقف زبانی بیان کرنے کے ساتھ ساتھ تحریری طور پر بھی مسودہ کی صورت میں پیش کرنے کے لئے تیار کیا۔

مگر یہ بات ابھی تک راز میں ہے کہ وہ کیا عوامل تھے کہ اتنے واضح عدالتی مقدمہ کو چند ماہ التوا میں ڈال کر شدید انتظار کروایا گیا۔ اور پھر اس نازک اور حساس نوعیت کے مسئلہ کو پس پشت ڈالنے کے لئے چیف جسٹس آف پاکستان اور حکومت کے درمیان لڑائی شروع کروائی گئی، ملک وملت کے مفاد کو نظر انداز کر دیا گیا اور ذاتیات کو سامنے لا کر پوری قوم کو شدید پریشانی میں مبتلا کیا گیا اور قوم کو ایک اندازے کے مطابق اس لڑائی میں ایک سو ارب (یعنی ایک کھرب) کا معاشی نقصان بھی اٹھانا پڑا۔ یہ بھی زبان زد عام ہے کہ یہ ساری سازش ایرانی حکومت اور اس کے کارندوں کی تھی کہ اس طرح (بذریعہ عدالت) شیعہ مذہب کی نقاب کشائی سے (مرزائیت کی طرح) کہیں ان کو بھی اپنے کئے کا بدلہ نہ مل جائے۔

وہ راز کچھ بھی ہو مگر افسوس صد افسوس یہ ہے کہ جسٹس سجاد علی شاہ صاحب نے اپنے رسول، اپنے نانا حضور انور ﷺ اور ان کی مبارک جماعت صحابہؓ اور آل اطہارؓ اور ان کی ازواج طیباتؓ پر رکیک حملے اور حضور انور ﷺ پر نازل شدہ لاریب کتاب کے بارے میں غلط نظریات کو نظر انداز کیا اور ذاتی لڑائی میں الجھ گئے یا الجھا دیئے گئے۔ شاید یہ اس کی سزا ہے کہ عدل کی کرسی پر بیٹھنے والا شخص سب کچھ جانتے ہوئے اس نازک معاملہ میں بھی انصاف نہ کر سکا تو سزا کے طور پر اس کے

ساتھ جو کچھ ہوا وہ عبرت کا نمونہ ہے۔ اس سارے معاملے سے آگاہ اس وقت کے صدر پاکستان جناب فاروق لغاری صاحب بھی ہمارے خیال میں اسی سزا کی زو میں آگئے کہ اپنی کرسی اور عزت کے لئے سب کچھ کیا مگر اللہ تعالیٰ کی سچی کتاب اور اس کے سچے اور لاڈلے نبی ﷺ اور ان کی مبارک جماعت صحابہ کرامؓ اور ان کے آل اطہارؓ اور ان کی ازواج مطہراتؓ کی ناموس کے تحفظ کے لئے ان کے پاس کرنے کو کچھ نہ تھا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

اب یہ ذمہ داری موجودہ ارباب اقتدار پر ہے کہ وہ اس مسئلہ کو کہاں تک حل کر کے اللہ تعالیٰ اور حضور انور ﷺ کے ہاں سرخرو ہوتے ہیں۔

سپریم کورٹ اور ارباب اقتدار کے فیصلے جب ہوں گے ہوں گے لیکن علماء اہل سنت نے ہمیشہ کی طرح اپنا فرض ادا کرتے ہوئے اپنا جو مضبوط "سنی موقف" تحریری شکل میں سپریم کورٹ کے لئے نہایت عرق ریزی اور ٹھوس دلائل اور شواہد کے ساتھ تیار کیا تھا، اس کی جو نقل ہمارے ہاتھ آئی وہ ہم قارئین کرام کے سامنے پیش کر رہے ہیں کہ وہ ٹھنڈے دل سے پڑھ کر خود اصل حقائق معلوم کریں۔ کیونکہ اس موضوع پر یہ ایک تاریخی دستاویز ہے جو کہ اہل علم کی طرف سے سپریم کورٹ کے لئے تیار کی گئی ہے اس میں اختصار کے ساتھ دلائل اور تحمل کے ساتھ سب کچھ لکھا گیا ہے جو زندگی کے ہر طبقہ کے لئے نہ صرف پڑھنے اور سمجھنے میں آسان ہے بلکہ دلچسپ بھی اتنا ہے کہ شروع کر کے ختم کئے بغیر چھوڑنے کو دل نہیں چاہتا۔ ہمارا مخلصانہ مشورہ ہے کہ اگر شیعہ حضرات بھی تعصب کی عینک اتار کر اس تحریر کو پڑھ لیں تو انشاء اللہ ان پر بھی حقائق روز روشن کی طرح واضح ہو جائیں گے کہ ان کے پیشواؤں نے ان کو کہاں لا کھڑا کیا؟ وہ قرآن کریم جیسی نعمت کی تلاوت اور حفظ سے محروم ہیں۔ ان کے رہنماؤں نے ان کو کلمہ طیبہ، اذان، اسلامی عقیدے اور ہر عمل سے دور کر کے صرف بے صبری کی چند رسومات تعزیہ، جلوس اور تبرا (گالم گلوچ) وغیرہ کا ان کو پابند کر دیا۔ ادب و احترام کے بجائے انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص رحمۃ للعالمین ﷺ کی پاک بیویوں اور صحابہ کرام علیہم الرضوان کے بارے میں جو گستاخیاں ان سے کروائی جا رہی ہیں دنیا و آخرت میں ان کا وبال کیا ہوگا کیا ہے کسی کے پاس سوچنے کا وقت؟

ایرانی انقلاب سے قبل شیعہ حضرات باوجود اقلیت کے مرزائی اقلیت کی طرح ملک کی غالب اکثریت اہل سنت پر جس طرح حکمرانی کر رہے تھے۔ سرکاری ملازمتوں اور دیگر ہر جگہ ان کی حق تلفی کر رہے تھے اور اکثریت والے یہ سب کچھ خواب غفلت یا رواداری کی وجہ سے برداشت کر رہے تھے وہ سب کے سامنے ہے اس میں شیعوں کا فائدہ ہی فائدہ تھا مگر بعض ایرانی نمک خوار

شیعہ قائدین نے ان کو اکسا کر جو کچھ ان سے کروایا وہ سب کے سامنے ہے۔

قارئین کرام! یہ تحریر اب صرف چیف جسٹس صاحب کے لئے نہیں بلکہ صدر پاکستان، وزیر اعظم پاکستان، افواج پاکستان، تمام جج صاحبان، وفاقی وزیر، مذہبی امور، ممبران سینٹ و قومی اسمبلی، وزراء اعلیٰ، گورنر صاحبان، علماء، وکلاء، دانشوروں، اور عوام الناس سب کے لئے ہے کہ وہ ملک وملت کے مفاد کی خاطر اس تحریر کو غور سے پڑھیں اور ان اسباب پر غور کریں اور پھر سب مل کر اس کا ازالہ کریں تاکہ ہمارا پیارا ملک پاکستان ہر طرح کے فتنوں سے محفوظ ہو کر مستحکم ہو جائے۔

قارئن محترم! "سنی موقف" کی طرح "تحریک جعفریہ" کی طرف سے ان کے سیکریٹری جنرل افتخار نقوی نے بھی اپنا شیعہ موقف سپریم کورٹ میں پیش کیا تھا جسکو "تحریک جعفریہ" نے ایک کتابچہ کی شکل میں بنام "لازوال فتح" شائع کیا ہے۔ یہ کتابچہ چھوٹے سائز کے باون صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں اٹھارہ صفحات تو صرف چیف جسٹس صاحب وغیرہ کے اخباری بیانات کے تراشے ہیں اور باقی چونتیس صفحات میں ان کا شیعہ موقف ہے اس میں بھی اہل سنت والجماعت میں سے صرف سپاہ صحابہؓ کے بارے میں اظہار خیال کیا ہے۔ کہ وہ دہشت گرد ہیں وغیرہ وغیرہ۔

الحمدللہ وہ اپنے شیعہ موقف میں ایک بھی ایسا الزام نہ لگا سکے کہ جس سے ثابت ہو کہ اہل سنت والجماعت کے عقائد قرآن وسنت کے خلاف ہیں ---- جبکہ "سنی موقف" میں ان کے چودہ صدیوں پر مشتمل عقائد سے بحث کی گئی ہے۔

الحمدللہ یہ شیعہ کی نہیں بلکہ اہل سنت والجماعت کی لازوال فتح ہے۔ بلکہ اگر شیعہ موقف کا رسالہ دستیاب ہو جائے تو ہماری درخواست ہے کہ "سنی موقف" کے ساتھ اس کا ضرور مطالعہ کریں کہ حق وباطل کا موازنہ آسانی سے ہو جائیگا۔

ایک گذارش ہر خاص وعام سے یہی ہے کہ سنی موقف کی طباعت واشاعت کی ہر مسلمان کو اجازت ہی نہیں بلکہ تاکید بھی ہے کہ وہ اپنے حق مذہب کی تائید اور غافل مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لئے اس کی خوب اشاعت کریں۔ اور دامے درمے بھرپور حصہ لیں۔ ناشرین کو بھی اسکی اجازت ہے۔ مگر ایک شرط کے ساتھ کہ اس میں قطع وبرید، کمی اور بیشی ہرگز ہرگز نہ کریں کہ اب یہ ایک تاریخی دستاویز ہے اور الحمدللہ یہ بے حد مقبول ہو رہی ہے، اس کی مانگ بڑھ گئی ہے اور اب تک اس کے کئی ایڈیشن طبع ہو چکے ہیں، اور دوسری زبانوں میں تراجم بھی ہو رہے ہیں

وصلی اللہ وسلّم علیٰ حبیبہ سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ الطیبین الطاہرین الی یوم الدین ○

بخدمت جناب سید سجاد علی شاہ صاحب، چیف جسٹس پاکستان

السلام علیکم و رحمتہ اللہ و برکاتہ،

جناب عالی ! "علماء اہل السنت والجماعت پاکستان" کی طرف سے ہم آپ کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے پاکستان میں حالیہ خونی فسادات پر ذاتی دلچسپی لے کر ان کے اصل محرکات جاننے اور ان کا سدباب کرنے کے لئے اقدام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس پر اپنی شایان شان جزا عطا فرمائے آمین۔ اس اقدام پر ہم، پوری قوم سمیت آپ کے تہ دل سے مشکور ہیں، یہ کام حکومت یا سیاسی پارٹیاں نہیں کر سکتیں تھیں کیونکہ وہ تو اپنے ووٹوں، اقتدار اور دیگر مفادات کا شکار ہیں۔

جناب والا ! یہ حقیقت ہے کہ ملک سنگین خطرات سے دوچار ہے اور ہر محب وطن پاکستانی اس صورت حال سے پریشان ہے اور وہ ملک کو ان حالات سے محفوظ دیکھنا چاہتا ہے۔

جناب والا ! بحیثیت مسلمان محب وطن پاکستانی ہونے کے ناطے، ہم بھی یہی چاہتے ہیں کہ پاکستان میں حقیقی معنوں میں امن قائم ہو اور ہمارا ملک ہر قسم کے فتنوں سے محفوظ ہو۔ اس لئے ہم نے مناسب خیال کیا کہ پاکستان کی غالب اکثریت اہل السنت والجماعت کی طرف سے اپنا سنی موقف اور اپنی تجاویز آپ کے سامنے پیش کریں تاکہ ان اسباب کا ازالہ ہو سکے۔ جو اس بد امنی اور فرقہ واریت کا سبب ہیں اور ایسے اقدامات کئے جائیں جس سے فرقہ واریت

کا سدباب ہو اور ہمارا ملک ترقی کرے اور امن کا گہوارہ بنے۔

جناب والا ! یہ ایک حقیقت ہے کہ پاکستان میں شیعہ سنی امن و سکون سے رہ رہے تھے تلخی اور کشیدگی کے واقعات بہت کم ہوتے تھے - مگر جب سے ایران میں موجودہ شیعہ انقلاب آیا ہے۔ اس وقت سے فضا دن بدن مکدر ہوتی جا رہی ہے، جس کے اسباب میں سے ایک بڑا اور اہم سبب وہ انتہائی دل آزار لٹریچر ہے جو پہلے مخفی تھا لیکن ایرانی انقلاب کے بعد سے منظرعام پر آیا ہے۔ پاکستانی شیعہ بھی ایرانی انقلاب کے بعد زیادہ جری ہو گئے ہیں۔

پہلے ہم اس بارے میں قدرے تفصیل کے ساتھ کچھ عرض کریں گے کیونکہ خرابیوں کی اصل جڑ یہی ہے جو بعض دیگر اسباب کا بھی ذریعہ ہے اس کے بعد دوسرے اسباب ذکر کریں گے۔

جناب عالی ! دل آزار اسباب میں سے پہلا سبب شیعہ حضرات کی طرف سے اسلام کے بنیادی رکن کلمہ توحید میں خطرناک تبدیلی ہے ہم بحث کا آغاز بھی اسی سے کریں گے اس کے بعد بقیہ ارکان اسلام ، موجودہ قرآن کریم ، احادیث شریفہ ، رسالت ، امہات المومنینؓ ، اہل بیت عظامؓ ، صحابہ کرامؓ ، ائمہ اربعہؒ اور پوری امت مسلمہ کے بارے میں شیعوں کے مذموم اور دل آزار عقائد ان کی اصل کتابوں سے بمعہ عکس جناب کی خدمت میں پیش کریں گے۔

سہولت کی خاطر اس بحث کو سات ابواب پر تقسیم کیا جاتا ہے

باب اول

کلمہ اسلام

عنوانات

کلمہ اسلام

صفحہ نمبر

☐ کلمہ اسلام ________ ۱۱

☐ شیعہ حضرات کا کلمہ ________ ۱۱

☐ شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان ________ ۱۱

☐ شیعہ اور سنی کلمے کا فرق ________ ۱۲

☐ شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق کی کتاب میں شیعہ کلمہ ________ ۱۲

☐ ایران میں کلمہ اسلام کی تبدیلی اور چہارم جز کا اضافہ ________ ۱۳

☐ ایرانی کلمے کا ایک اور نمونہ ________ ۱۳

☐ ایرانی شیعوں کی طرف سے شہادتین میں تبدیلی ________ ۱۴

☐ تین اجزا کے اقرار کے بغیر جب انبیا کی نبوت باقی نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے؟ ۱۴

☐ ہمارا کلمہ ‘توحید’ رسالت اور ولایت کی شہادت سے مرکب ہے ________ ۱۵

☐ ابوبکر و عمر نے تمام منافقین کے ساتھ مل کر اہل بیت پر ظلم کئے ________ ۱۶

☐ پاکستانی شیعوں کا عقیدہ ________ ۱۷

☐ ارکان اسلام ________ ۱۸

☐ ارکان اسلام اور شیعہ ________ ۱۹

☐ اذان اسلام اور شیعہ ________ ۲۰

کلمۂ اسلام **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ**

جناب عالی ! حضرت آدم علیہ الصلوۃ و السلام تا خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ تمام انبیاء و رسل کا کلمہ دو جز یعنی توحید و رسالت پر مشتمل تھا اور ہے ۔ جز اول میں توحید کا اقرار اور جز دوم میں وقت کے رسول علیہ الصلوۃ والسلام کی رسالت کا اقرار ہے۔

حضرات صحابہ کرام و اھل بیت عظام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور پوری امت مسلمہ کا بھی یہی کلمہ ہے ۔ الحمد للہ آج بھی پوری کائنات میں مسلمانوں کی مساجد، کتابوں اور زبانوں پر اس مبارک کلمہ کی گونج ہے اور پاکستان بھی اسی کلمے کے نعرے پر حاصل کیا گیا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دنیا سے رخصت ہوتے وقت بھی یہی کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** نصیب فرمائے، آمین۔

شیعہ حضرات کا کلمہ

جناب عالی ! شیعہ حضرات نے کلمہ طیبہ میں 'توحید و رسالت' کے ساتھ تیسرا جز ولایت شامل کر کے اپنے لئے الگ کلمہ بنا لیا ہے اس طرح انہوں نے امت مسلمہ کی شدید دل آزاری کی ہے۔ اور اپنے کو خود ہی امت مسلمہ سے جدا بھی کر دیا ہے کیونکہ وحدت ملت کا سب سے بڑا ذریعہ یہی مبارک کلمہ ہے۔ شیعہ حضرات نے بھٹو دور حکومت میں لڑ جھگڑ کر اپنے لئے علیحدہ نصاب دینیات منظور کرایا تھا۔ جس کے لئے مستقل کتاب طبع کروائی گئی، اس میں جو کلمہ درج ہے وہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے۔

۱۔ شیعہ کے علیحدہ کلمہ کا کھلا اعلان

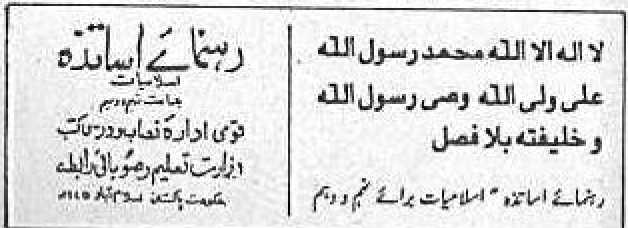

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
علی ولی اللہ وصی رسول اللہ
و خلیفتہ بلا فصل

رہنمائے اساتذہ "اسلامیات برائے نہم و دہم

رہنمائے اساتذہ
اسلامیات
جماعت نہم و دہم
قومی ادارہ نصاب و درسی کتب
وزارت تعلیم (صوبائی رابطہ)
حکومت پاکستان اسلام آباد [illegible]

۲۔ شیعہ مصنف سید علی حیدر نقوی نے اپنی کتاب ادیان عالم میں شیعہ سنی کلمے کا فرق یوں واضح کیا ہے۔

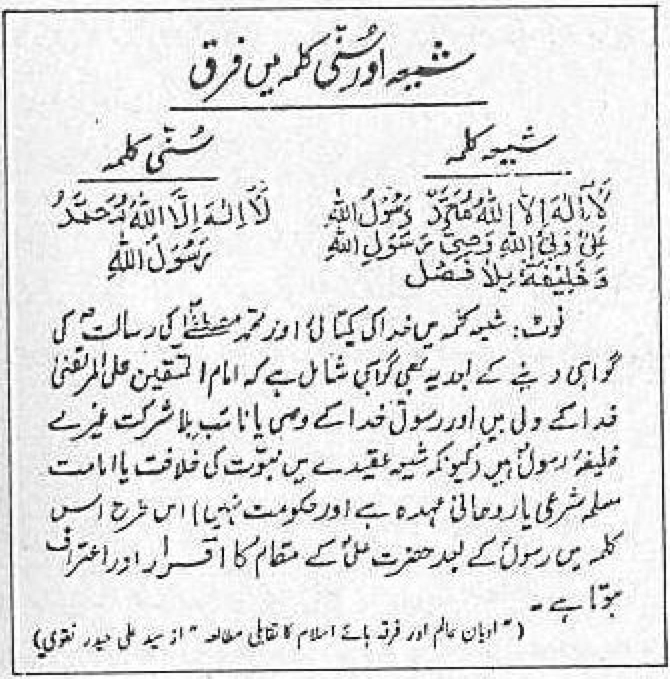

شیعہ اور سُنی کلمہ میں فرق

شیعہ کلمہ	سُنی کلمہ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْل	لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

نوٹ: شیعہ کلمہ میں خدا کی یکتائی اور محمد مصطفےٰؐ کی رسالتؐ کی گواہی دینے کے بعد یہ بھی گواہی شامل ہے کہ امام المتقین علی المرتضیٰ خدا کے ولی ہیں اور رسولؐ خدا کے وصی یا نائب بلاشرکت غیرے خلیفۂ رسولؐ ہیں کیونکہ شیعہ عقیدے میں نبوت کی خلافت یا امامت مسئلہ شرعی یا روحانی عہدہ ہے اور حکومت نہیں۔ اس طرح اس کلمہ میں رسولؐ کے بعد حضرت علیؑ کے مقام کا اقرار اور اعتراف ہوتا ہے۔

("ادیان عالم اور فرقہ ہائے اسلام کا تقابلی مطالعہ" از سید علی حیدر نقوی)

۳۔ شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق کی کتاب "علی ولی اللہ" میں شیعہ کلمہ اس طرح نقل کیا گیا ہے

اصل کتاب سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

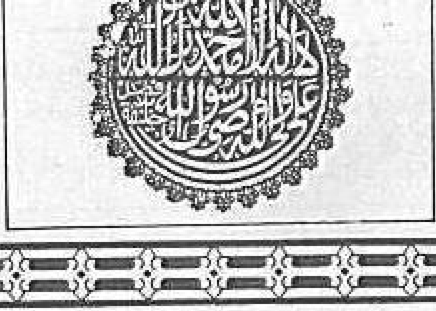

۴۔ ایران میں کلمۂ اسلام کی تبدیلی اور چہارم جز "خمینی حجۃ اللہ" کا اضافہ

جناب عالی : یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے اور ہر مسلمان اس کو جانتا اور مانتا ہے کہ وحدت امت کا سب سے بڑا ذریعہ کلمہ اسلام **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** اور یہ کہ اس میں کمی بیشی کفر ہے مگر شیعہ حضرات نے اس مبارک کلمے کے ساتھ جو ظلم کیا ہے، اس کے چند نمونے پاکستانی شیعہ مصنفین کے حوالے سے آپ ملاحظہ کر چکے ہیں اس کے ساتھ ایرانی حکومت اور ایرانی شیعوں کی ناپاک جسارت اور کلمہ شریف کے ساتھ ظلم عظیم کو بھی ملاحظہ فرمائیں کہ انہوں نے کلمہ شریف میں تیسرے جز "**علی ولی اللہ**" کے ساتھ چہارم جز "**خمینی حجۃ اللہ**" کا بھی اضافہ کر دیا ہے۔ ملاحظہ فرمائیں۔

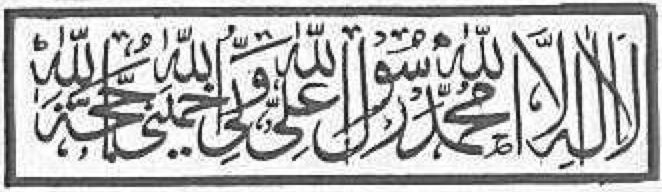

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خمینی حجۃ اللہ

(ماہنامہ وحدت اسلامی تہران جون ۱۹۸۳ء بحوالہ خمینی ازم اور اسلام صفحہ ۳)

جناب عالی : ماہنامہ "وحدت اسلامی" ایران کا سرکاری رسالہ ہے پاکستان میں ایرانی سفارت خانہ چھاپتا اور تقسیم کرتا ہے اس رسالہ میں اس طرح کی دل آزار باتیں چھپنا معمول ہے۔

ایرانی کلمے کا ایک اور نمونہ

۲۲ نومبر ۱۹۷۸ء کو تہران میں خمینی صاحب کے حق میں مظاہرے کے دوران ان کے پیروکاروں نے ایک بینر اٹھا رکھا ہے جس پر کلمہ اس طرح لکھا ہوا ہے۔

لا الہ الا اللہ الامام الخمینی روزنامہ جنگ راولپنڈی کا عکس ملاحظہ ہو۔

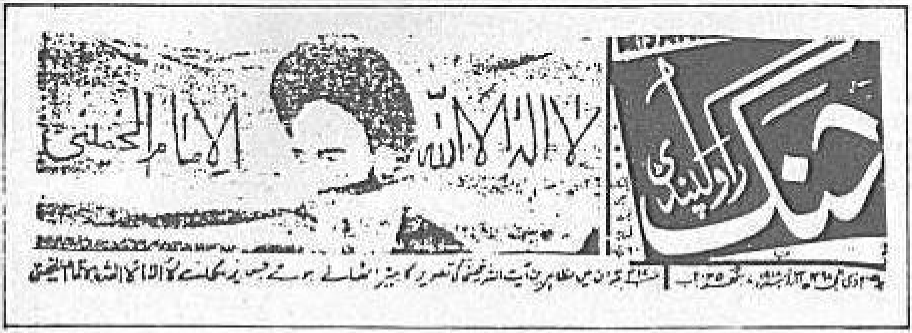

جنگ راولپنڈی

لا الٰہ الا اللہ

الامام الخمینی

ایرانی شیعوں کی طرف سے شہادتین میں تبدیلی

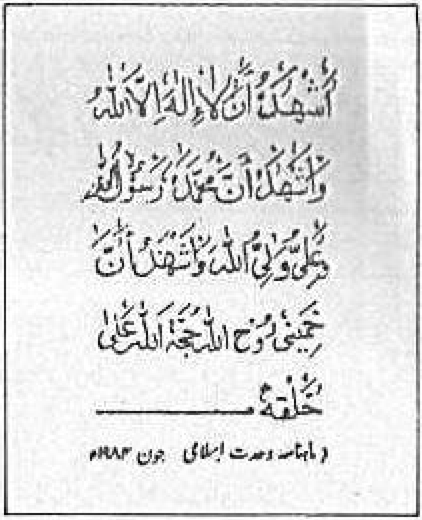

اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
واشہد ان محمد رسول اللہ
علی ولی اللہ واشہد ان
خمینی روح اللہ حجۃ اللہ علی
خلقہ

(ماہنامہ وحدت اسلامی جون ۱۹۸۳ء)

۵۔ تین اجزا کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا

شیعہ عالم طالب حسین کرپالوی نے اپنی کتاب " وسیلہ انبیاء " صفحہ ۱۷۹ پر لکھا ہے۔

اصل سے عکس ملاحظہ ہو

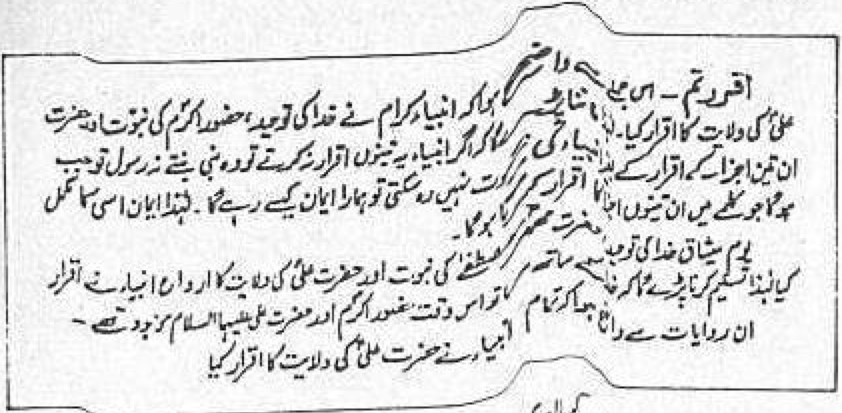

اقرار ثم ۔ اس جملے سے واضح ہوا کہ انبیاء کرام نے خدا کی توحید، حضور اکرم کی نبوت اور حضرت علی کی ولایت کا اقرار کیا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ اگر انبیاء یہ تینوں اقرار نہ کرتے تو وہ نبی بنتے نہ رسول تو جب ان تینوں اجزاء کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت و رسالت نہیں رہ سکتی تو ہمارا ایمان کیسے رہے گا۔ لہٰذا ایمان اسی کا مکمل ہوگا جو کلمے میں ان تینوں اجزا کا اقرار کرے گا۔

یوم میثاق خدا کی توحید کے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ کی نبوت اور حضرت علی کی ولایت کا ارواح انبیاء نے اقرار کیا لہٰذا تسلیم کرنا پڑے گا کہ تو اس وقت حضور اکرم اور حضرت علی علیہما السلام موجود تھے۔ ان روایات سے واضح ہوا کہ تمام انبیاء نے حضرت علی کی ولایت کا اقرار کیا

جناب عالی ! شیعہ مصنف کربلاوی صاحب کے بیان سے کلمہ اسلام کی توہین کے علاوہ "تمام انبیاء و رسل علیہم السلام کی بھی توہین ہوتی ہے کہ نعوذ باللہ ان سب کو توحید و رسالت کے اقرار کے ساتھ "ولایت علی" کے اقرار سے نبوت ملی اور اگر وہ ایسا نہ کرتے تو وہ "نبی بنتے نہ رسول"

(استغفراللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ)

جناب والا : ستم بالائے ستم یہ بھی ہے کہ شیعہ حضرات کے عقیدے میں "ولایت و امامت" نبوت سے افضل و بالا ہے۔ اس کی تفصیلی بحث انشاء اللہ تعالیٰ صفحہ ۵۵ پر آئے گی۔

۶۔ ہمارا کلمہ توحید، رسالت اور ولایت کی شہادت سے مرکب ہے

جناب عالی ! کتاب "اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ" کے مصنف (جس کے نام کے ساتھ کتاب کے سرورق پر لکھا ہے) صدر المحققین، سلطان المتکلمین، حجۃ الاسلام والمسلمین سرکار علامہ الشیخ محمد حسین صاحب قبلہ مجتہد اعظم صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان۔

اہل السنت والجماعت کے ساتھ شیعہ اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے کتاب کے صفحہ ۳۲۲ پہ لکھا ہے۔ اصل سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

دسواں فرق کلمۂ ولایت

یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمۂ شہادت، توحید و رسالت اور شہادت ولایت سے مرکب ہے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہِ وَ خَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلٍ) مگر اس فرقہ کا کلمہ دیگر تمام اسلامی فرقوں کی طرح صرف شہادت توحید و رسالت پر مشتمل ہے۔ (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ) وہ شہادت ولایت کو جائز و جزو کلمہ نہیں سمجھتے لیکن ہم کلمۂ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزو و تکمیل دین جانتے ہیں، جیسا کہ آیت اکمال دین الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ کے شان نزول سے واضح و عیاں ہے۔ (شیعی کلمہ کے ثبوت کے لئے کتاب مودۃ القربیٰ مودۃ ششم ملاحظہ ہو)

جناب عالی ! کلمہ طیبہ میں عقیدہ ولایت و امامت نیز اس کو رسالت سے بھی افضل قرار دینے کے ساتھ جو الفاظ اضافہ کئے گئے ہیں وہ سخت دل آزار ہیں۔ مثلاً " خلیفہ بلا فصل " کہ حضرت علیؓ بلا فصل خلیفہ ہیں حالانکہ یہ انسانی تاریخ کا سب سے بڑا جھوٹ ہے کیونکہ ان سے قبل تین برحق خلفاء حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ ہیں۔ اسی طرح یہ کلمات کہ حضرت علیؓ " وصی رسول اللہ " ہیں یہ اپنے اس دل آزار عقیدے کا اعلان ہے کہ بقول ان کے حضور اکرم ﷺ نے اپنے بعد خلافت کی وصیت حضرت علیؓ کے حق میں کی تھی مگر غاصبوں، ظالموں اور منافقین (مراد صحابہ کرامؓ) نے ایسا نہیں ہونے دیا، چنانچہ ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے۔

ابوبکر نے عمر اور تمام منافقین کے ساتھ مل کر اہل بیت پر ظلم کیے

اصل کتاب سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

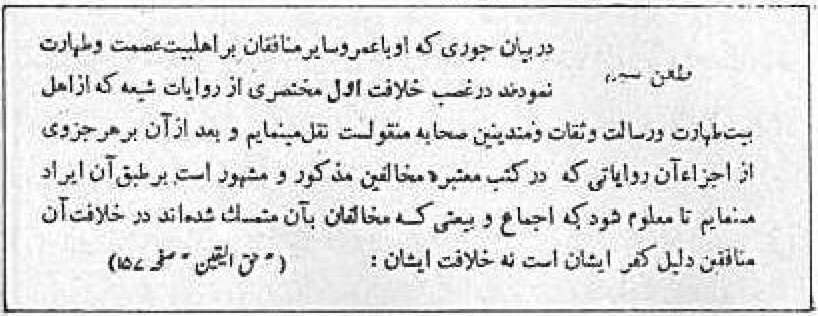

طعن سوم

در بیان جوری که او با عمر و سایر منافقان بر اهلبیت عصمت و طهارت نمودند در غصب خلافت اول مختصری از روایات شیعه که از اهل بیت طهارت و رسالت و ثقات و متدینین صحابه منقولست نقل مینمایم و بعد از آن بر هر جزوی از اجزاء آن روایاتی که در کتب معتبرهٔ مخالفین مذکور و مشهور است بر طبق آن ایراد مینمایم تا معلوم شود که اجماع و بیعتی کـه مخالفان بآن متمسك شده اند در خلافت آن منافقین دلیل کفر ایشان است نه خلافت ایشان :

(حق الیقین - صفحہ ۱۵۷)

ترجمہ ! ان مظالم کے بیان میں جو ابو بکر نے عمر اور تمام منافقین (یعنی صحابہ کرامؓ) کے ساتھ مل کر اہل بیت اطہار پر کیے ہیں ان سے خلافت غصب کرنے میں۔

پہلے مختصراً شیعہ روایات کا ذکر کروں گا جو پاکیزہ اہل بیت رسالت اور دیندار ثقہ صحابہ سے منقول ہیں اس کے بعد ان کے اجزاء کے ہر ہر جز پر اعتراض کروں گا جو مخالفین کی معتبر کتابوں میں موجود ہیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ مخالفین (یعنی اہل السنت و الجماعت) نے جو دلائل منافقین (نعوذ باللہ خلفاء ثلاثہؓ) کی بیعت و خلافت پر اجماع کے دیئے ہیں وہ ان منافقین (یعنی ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) کے کفر کی دلیل ہیں نہ کہ ان کی خلافت کی۔

جناب عالی : ملا باقر مجلسی کی طرح خمینی صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ صحابہ کرامؓ بالخصوص حضرات شیخین (ابوبکرؓ و عمرؓ) نے سیدہ فاطمہؓ اور ان کی اولاد پر مظالم ڈھائے ہیں۔ خمینی صاحب نے اپنی تصنیف کشف الاسرار میں لکھا ہے۔ عکس ملاحظہ ہو۔

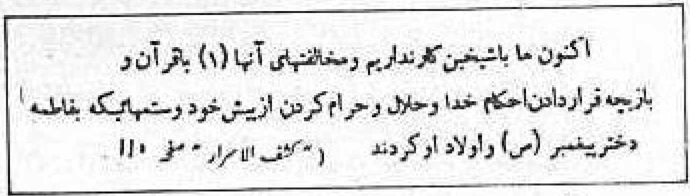

اکنون ما باشیخین کار نداریم ومخالفتهای آنها (۱) با قرآن و بازیچه قرار دادن احکام خدا و حلال و حرام کردن ازپیش خود وستمهایکه بفاطمه دختر پیغمبر (ص) و اولاد او کردند

("کشف الاسرار" صفحہ ۱۱۰

ترجمہ : اب ہم شیخین (ابو بکر و عمر) سے کوئی تعرض نہیں کرتے انہوں نے جو قرآن مجید سے مخالفتیں کی ہیں اور احکام خداوندی کو بازیچۂ اطفال بنایا ہے اور اپنی طرف سے حلال و حرام کا سلسلہ قائم کیا ہے اور دختر پیغمبر فاطمۃ الزہراء اور اس کی اولاد پر مظالم ڈھائے ہیں۔

پاکستانی شیعوں کا عقیدہ

جناب عالی ! باقر مجلسی اور خمینی صاحب کی طرح پاکستانی شیعوں کا بھی یہی عقیدہ ہے کہ نعوذ باللہ اصحاب ثلاثہؓ (ابوبکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) ظالم اور غاصب تھے چنانچہ شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکوی

صدر موتمر علماء شیعہ پاکستان نے ”تجلیات صداقت“ صفحہ ۲۰۶ پر لکھا ہے۔

> ”جناب امیر خلافت ثلاثہ کو غاصبانہ و جائرانہ اور خلفاء ثلاثہ کو گنہگار ، کذاب ، غدار ، خیانت کار ، ظالم ، غاصب اور اپنے آپ کو سب سے زیادہ خلافت نبویہ کا حق دار سمجھتے تھے“
>
> اسی کتاب کے صفحہ ۲۱۵ پر بھی لکھا ہے (ان ائمہ) کے علاوہ باقی تمام نام نہاد خلفاء کی خلافتوں کو ہم غاصبانہ اور جائرانہ جانتے ہیں۔

ارکان اسلام

جناب عالی ! ہمارے پیارے رسول حضرت محمد ﷺ نے ہمیں جو ارکان اسلام بتلائے ہیں وہ پانچ ارکان ”بناء اسلام“ کے نام سے ہر مسلمان کو یاد ہیں اور وہ یہ ہیں۔

(۱) **عن ابن عمرؓ قال قال رسول اللہ ﷺ بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا عبدہ و رسولہ و اقام الصلوٰۃ و ایتاء الزکوٰۃ و الحج وصوم رمضان** (متفق علیہ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔ سب سے اول لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں اس کے بعد نماز کو قائم کرنا ، زکوٰۃ ادا کرنا ، حج کرنا ، رمضان کے روزے رکھنا۔

(بخاری شریف جلد اول صفحہ ۵ و مسلم شریف جلد اول صفحہ ۳۲)

(۲) مسلم شریف کی ایک اور حدیث میں ہے کہ ایک بار حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور اقدس ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور چند سوالات پوچھے ان میں سے ایک سوال تھا۔ اسلام کیا ہے؟ جس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا۔

الاسلام ان تشہد ان لا الہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ و تقیم الصلوٰہ و تئوتی الزکوٰہ و تصوم رمضان و تحج البیت ان استطعت الیہ سبیلا (الحدیث)

ترجمہ : اسلام یہ ہے کہ تو اس بات کی گواہی دے کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، اور پھر نماز کو ادا کرے اور زکوٰۃ دے اور رمضان کے روزے رکھے، اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجھ کو زاد راہ میسر ہو۔ (مسلم شریف)

ارکان اسلام اور شیعہ

اس کے برعکس شیعہ حضرات کے ہاں ارکان اسلام درج ذیل ہیں اس میں بجائے کلمہ طیبہ کے ولایت کا اعلان ہے۔

اصل سے عکس ملاحظہ ہو

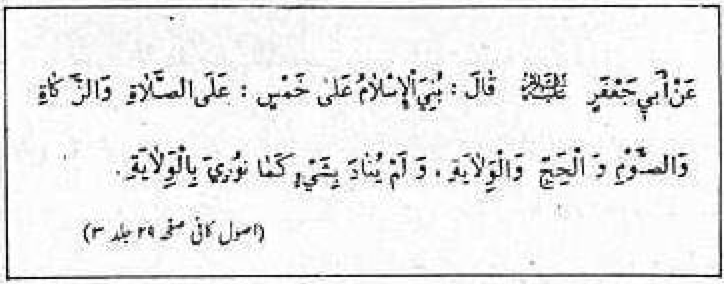

عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : بُنِيَ الإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ : عَلَى الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوِلَايَةِ ، وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوِلَايَةِ .

(اصول کافی صفحہ ۲۹ جلد ۳)

ترجمہ : اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے۔ نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج اور ولایت، اور اس شان کے ساتھ کسی چیز کو نہیں پکارا گیا جتنا کہ ولایت کو۔

۲۔ اقوال معصومین کے نام سے ایک مضمون ایرانی رسالہ "راہ اسلام" محرم الحرام ۱۴۰۹ھ میں چھپا ہے۔ رسالہ خانہ فرہنگ ایران دہلی نے شائع کیا ہے۔ اس میں جو کچھ لکھا ہے اس کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

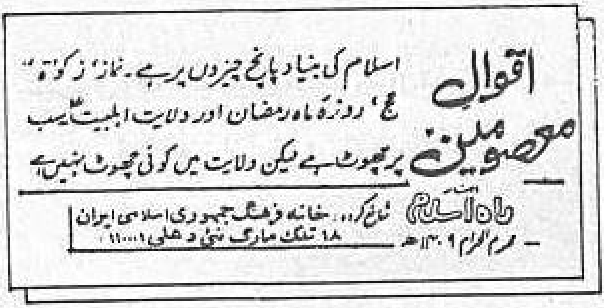

اقوال معصومینؑ

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ نماز' زکوٰۃ' حج' روزۂ ماہ رمضان اور ولایت اہلبیتؑ سب پر جھوٹ ہے لیکن ولایت میں کوئی جھوٹ نہیں ہے"

ماہنامہ راہ اسلام نشر کردہ خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران
۱۸ تلک مارگ نئی دہلی ۱۱۰۰۰۱
— محرم الحرام ۱۴۰۹ھ

اذان اسلام اور شیعہ

جناب عالی ! کلمہ طیبہ اور ارکان اسلام میں تبدیلی کے ساتھ ساتھ شیعہ حضرات نے اذان میں بھی اضافہ کیا ہے۔ (جو ان کی عبادت گاہوں سے روز مرہ سنی جا سکتی ہے) انہوں نے اذان میں توحید و رسالت کی شہادت کے ساتھ ولایت کی شہادت کو بھی انہی دل آزار الفاظ کے ساتھ جن کا ذکر پہلے ہو چکا ہے شامل کیا ہے۔ جو یہ ہیں

"أَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًّا وَلِيُّ اللهِ وَصِيُّ رَسُوْلِ اللهِ وَ خَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْل"

جناب عالی : شیعہ حضرات نے کلمہ' اذان اور ارکان تک علیحدہ کر لئے ہیں' نماز اور اوقات نماز میں ان کا جداگانہ تشخص سب کے مشاہدہ میں ہے۔ ان کا نظام زکوٰۃ جداگانہ ہے' ان کا نصاب دینیات علیحدہ ہے' روزہ میں ان کے افطار و سحر کے اوقات جدا ہیں جو اخبارات میں شائع ہوتے رہتے ہیں۔ حج جو اجتماعیت اور وحدت امت کا عظیم ذریعہ ہے اس میں بھی شیعہ بالخصوص ایرانی زائرین اپنے آپ کو قدم قدم پر علیحدہ رکھتے ہیں' جس کا دنیا بھر کے حجاج خود مشاہدہ کرتے ہیں۔ خیر القرون سے آج تک تقریباً ہر ہر بات اور ہر ہر جگہ وہ تفرقہ کئے ہوئے ہیں۔ جس کا مزید ثبوت بھی آپ ملاحظہ فرمائیں گے پھر فرقہ واریت کا الزام شیعہ کی بجائے اہل السنت پر کیوں؟

باب دوم

موجودہ قرآن واحادیث مبارکہ کے متعلق شیعہ عقائد

عنوانات

موجودہ قرآن و احادیث کے متعلق شیعہ عقائد

صفحہ نمبر

☐ اصلی قرآن حضرت علیؓ نے مرتب فرمایا تھا ــــــــــ ۲۳
☐ شیعہ نظریہ کے مطابق قرآن کا دو تہائی حصہ غائب ہے ــــــــــ ۲۳
☐ نعوذ باللہ موجودہ قرآن میں تورات اور انجیل کی طرح تحریف ہوئی ہے ــــــــــ ۲۵
☐ چھٹی صدی ہجری کے مشہور شیعہ عالم کی تحریر ــــــــــ ۲۶
☐ گیارہویں صدی کے شیعہ عالم ملا محسن کاشانی کی تحریر ــــــــــ ۲۶
☐ نعوذ باللہ مرتدین نے آیت سے حضرت "علی" کا نام اڑا دیا ــــــــــ ۲۷
☐ باقر مجلسی اور تحریف قرآن کا عقیدہ ــــــــــ ۲۸
☐ ان سورتوں اور آیات کی تفصیل جن میں بقول ملا باقر مجلسی تحریف ہوئی ہے ــــــــــ ۲۹
☐ سورہ النورین ــــــــــ ۲۹
☐ سورہ الولایت ــــــــــ ۳۰
☐ سورہ المائدہ آیت نمبر ۶۷ ــــــــــ ۳۱
☐ سورہ الرعد آیت نمبر ۷ ــــــــــ ۳۱
☐ سورہ الشعراء آیت نمبر ۲۲۷ ــــــــــ ۳۱
☐ سورہ النساء آیت نمبر ۵۴ ــــــــــ ۳۱
☐ سورہ الصافات آیت نمبر ۲۴ ــــــــــ ۳۱
☐ سورہ الزمر ــــــــــ ۳۲
☐ سورہ طٰہٰ آیت نمبر ۱۱۵ ــــــــــ ۳۲
☐ سورہ النجم آیت نمبر ۱ ــــــــــ ۳۲
☐ آیت الکرسی میں تحریف ــــــــــ ۳۳
☐ سورہ الاحزاب آیت نمبر ۲۵ ــــــــــ ۳۳
☐ سورہ الفاتحہ میں تحریف ــــــــــ ۳۳
☐ خمینی دور حکومت میں کی گئی سازش کا انکشاف ــــــــــ ۳۳
☐ سورہ الولایہ سبعہ آیات ــــــــــ ۳۴
☐ خوارج اور شیعہ کی زبان درازیاں ــــــــــ ۳۵
☐ سعادت اور خصوصی اعزاز ــــــــــ ۳۶
☐ موطا، بخاری، مسلم، ابوداؤد جھوٹ کا پلندہ ہیں ــــــــــ ۳۷

موجودہ قرآن کے بارے میں شیعہ عقائد

جناب عالی ! پوری امت مسلمہ کا یہ عقیدہ ہے کہ موجودہ قرآن کریم کامل و مکمل ہے اور ہر طرح تحریف سے پاک ہے اور اس میں کمی بیشی اور تحریف کا عقیدہ رکھنے والا قطعی کافر اور امت مسلمہ سے خارج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود حفاظت کا ذمہ لیتے ہوئے اعلان فرمایا ہے۔

انا نحن نزلنا الذ کر و انا لہ لحا فظون ○ (پ ۱۴ آیت ۔ ۹)

ترجمہ ! بے شک ہم نے ہی قرآن مجید کو اتارا اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں۔

الحمد للہ کہ لاکھوں حفاظ رمضان المبارک میں قرآن کریم سناتے ہیں اور کروڑوں مسلمان ان کے پیچھے یہ کامل و مکمل قرآن شریف بسم اللہ کے "ب" سے والناس کے "س" تک سنتے ہیں اور ختم قرآن کریم پر خوشی کی تقاریب بھی منعقد کرتے ہیں اور روزانہ تلاوت بھی کرتے ہیں۔ **الحمد للہ** یہ سلسلہ آنحضرت نبی اکرم ﷺ سے تا ہنوز جاری ہے اور ان شاء اللہ تعالیٰ تا قیامت جاری رہے گا۔ مگر شیعہ حضرات اس کے برعکس عقیدہ رکھتے ہیں۔

ملاحظہ فرمائیں۔

اصلی قرآن حضرت علیؓ نے مرتب فرمایا تھا' وہ امام غائب کے پاس ہے اور' موجودہ قرآن سے مختلف ہے

جناب عالی : شیعہ حضرات کا یہ عقیدہ ہے کہ اصلی قرآن وہ ہے جس کو حضرت علیؓ نے مرتب فرمایا تھا' جو موجودہ قرآن سے مختلف ہے' وہ حضرت علی ہی کے پاس رہا اور ان کے بعد ان کی اولاد میں سے ائمہ کے پاس رہا اور اب وہ امام غائب کے پاس ہے' جب وہ ظاہر ہوں گے تب ہی اس قرآن کو ظاہر فرمائیں گے۔ اس سے پہلے کوئی اس کو نہیں دیکھ سکتا (شاید یہ بھی

ایک وجہ ہو کہ شیعہ حضرات موجودہ کامل اور مکمل قرآن شریف کے حفظ جیسی دولت سے محروم ہیں) شیعہ حضرات کی سب سے معتبر اور مستند کتاب "اصول کافی" (جسے خمینی صاحب نے بھی اپنی تصنیف "کشف الاسرار" کے صفحہ نمبر ۲۲ پر "بزرگ ترین کتاب" قرار دیا ہے) میں جو کچھ لکھا ہے اس کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

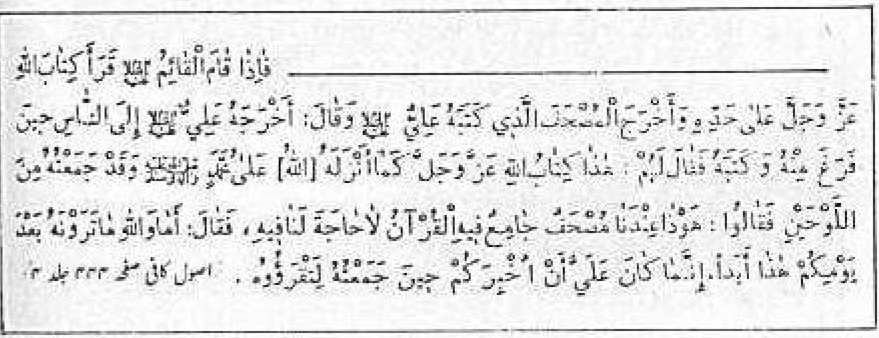

فَإِذَا قَامَ الْقَائِمُ ؑ قَرَأَ كِتَابَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى حَدِّهِ وَأَخْرَجَ الْمُصْحَفَ الَّذِي كَتَبَهُ عَلِيٌّ ؑ وَقَالَ: أَخْرَجَهُ عَلِيٌّ ؑ إِلَى النَّاسِ حِينَ فَرَغَ مِنْهُ وَكَتَبَهُ فَقَالَ لَهُمْ: هَذَا كِتَابُ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ كَمَا أَنْزَلَهُ [اللهُ] عَلَى مُحَمَّدٍ ﷺ وَقَدْ جَمَعْتُهُ مِنَ اللَّوْحَيْنِ فَقَالُوا: هُوَ ذَا عِنْدَنَا مُصْحَفٌ جَامِعٌ فِيهِ الْقُرْآنُ لَا حَاجَةَ لَنَا فِيهِ، فَقَالَ: أَمَا وَاللهِ مَا تَرَوْنَهُ بَعْدَ يَوْمِكُمْ هَذَا أَبَداً، إِنَّمَا كَانَ عَلَيَّ أَنْ أُخْبِرَكُمْ حِينَ جَمَعْتُهُ لِتَقْرَؤُوهُ. اصول کافی صفحہ ۶۳۳ جلد ۲

ترجمہ : جب قائم (یعنی امام مہدی غائب) ظاہر ہوں گے تو وہ قرآن کو اصلی اور صحیح طور پر پڑھیں گے اور قرآن کا وہ نسخہ نکالیں گے جس کو علی علیہ السلام نے لکھا تھا اور امام جعفر صادق نے یہ بھی فرمایا کہ جب علی علیہ السلام نے اس کو لکھ لیا اور پورا کر لیا تو لوگوں سے (یعنی ابوبکر و عمر وغیرہ سے) کہا کہ یہ اللہ کی کتاب ہے ٹھیک اس کے مطابق جس طرح اللہ نے محمد ﷺ پر نازل فرمائی تھی میں نے اس کو لوحین سے جمع کیا ہے۔ تو ان لوگوں (یعنی ابوبکرؓ و عمر عثمانؓ وغیرہ) نے کہا کہ ہمارے پاس یہ جامع مصحف موجود ہے اس میں پورا قرآن ہے ہم کو تمہارے جمع کئے ہوئے اس قرآن کی ضرورت نہیں۔ تو علی علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا کی قسم اب آج کے بعد تم کبھی اس کو دیکھ بھی نہ سکو گے۔

شیعہ نظریہ کے مطابق قرآن کا تقریباً دو تہائی حصہ غائب ہے

اصول کافی کی اصل عبارت کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

> اِنَّ الْقُرْآنَ الَّذِي جَاءَ بِهِ جَبْرَئِيلُ عليه السلام إِلٰى مُحَمَّدٍ ﷺ سَبْعَةَ عَشَرَ أَلْفَ آيَةٍ.
>
> (اصول کافی جلد ۲ صفحہ ۶۳۴)

ترجمہ : وہ قرآن جو جبرائیل علیہ السلام محمد ﷺ پر لے کر نازل ہوئے تھے اس میں سترہ ہزار آیتیں تھیں۔

جناب عالی : موجودہ قرآن شریف کی آیات سات ہزار سے بھی کم ہیں اس طرح تو نعوذ باللہ شیعہ نظریے کے مطابق دو تہائی قرآن غائب ہے۔

نعوذ باللہ موجودہ قرآن میں تورات اور انجیل کی طرح تحریف ہوئی ہے

جناب عالی : ایران میں تو مستقل ایک کتاب بنام "فصل الخطاب فی تحریف کتاب رب الارباب" لکھی گئی ہے، جس کے مصنف علامہ نوری طبرسی ہیں، جن کو شیعہ حضرات اپنا عظیم مجتہد سمجھتے ہیں۔ خمینی صاحب نے بھی اپنی تصانیف "الحکومت الاسلامیہ" اور "ولایت فقیہ" میں اپنے نظریے کی تائید میں ان کے حوالے دیئے ہیں۔ اس کتاب کے صفحہ ۹۴ سے صرف ایک حوالے کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

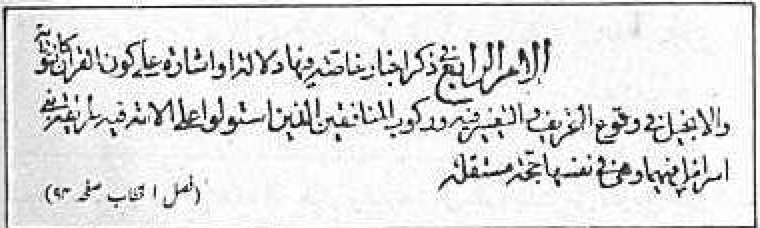

الامر الرابع فی ذکر اخبار خاصة صریحة فیها دلالة او اشارة علی کون القرآن کالتوراة والانجیل فی وقوع التحریف والتغییر فیه ورکوب المنافقین الذین استولوا علی الامة فیه لما رکبه بنی اسرائیل فیهما وهی فی نفسها حجة مستقلة

(فصل الخطاب صفحہ ۹۴)

ترجمہ : اور چوتھی بات ہے ان خاص روایات کا ذکر جو صراحتاً یا اشارۃً یہ بتلاتی ہیں کہ تحریف اور تغیر و تبدل کے واقع ہونے میں قرآن تورات اور انجیل ہی کی طرح ہے اور جو یہ

بتلاتی ہیں کہ جو منافقین امت پر غالب آگئے اور حاکم بن گئے (یعنی ابوبکر و عمر وغیرہ) وہ قرآن میں تحریف کرنے کے بارے میں اسی راستہ پر چلے جس راستہ پر چل کر بنی اسرائیل نے تورات اور انجیل میں تحریف کی تھی اور ہمارے دعوے (یعنی تحریف) کے ثبوت کی مستقل دلیل ہے۔

جناب عالی : بعض شیعہ مصنفین نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ نعوذ باللہ صحابہ کرامؓ نے (بقول ان کے) بعض سورتیں اور بعض آیات قرآن کریم سے نکال دی ہیں اور بعض میں تحریف کی ہے ملاحظہ فرمائیں۔

چھٹی صدی ہجری کے مشہور شیعہ عالم ابو منصور الطبری نے لکھا ہے

> **ولو شرحت لک کلما اسقط و حرف و بد ل مما یجری ھنا المجریٰ لطال و ظھر ما تحظر التقیۃ اظہارہ من مناقب الا ولیاء و مثالب الا عد اء**
>
> الاحتجاج للطبری جلد اول صفحہ ۲۵۳ ۔ بحوالہ نام و نسب صفحہ ۳۶۷
> از صاحبزادہ نصیر الدین صاحب گیلانی گولڑہ شریف

ترجمہ ! اور اگر میں تمہارے سامنے (یہ بات) کھول دوں کہ کیا کچھ قرآن سے نکالا اور بدلا گیا اور اس میں تحریف کی گئی تو بات لمبی ہو جائے گی اور وہ چیز ظاہر ہو جائے گی کہ تقیہ جس کے اظہار سے روکتا ہے یعنی اولیاء کے مناقب اور اعداء کے عیوب سے ۔

گیارھویں صدی کے ایک شیعہ محقق ملا محسن کاشانی نے علامہ طبری کی مذکورہ عبارت کو نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

> **المستفاد من جمیع ھذہ الا خبار وغیرھا من الروایات من طریق اھل البیت علیھم السلام ان القران الذی بین اظہر نا لیس بتما مہ کما انزل علی محمد ﷺ والہ ' بل منہ ما ھو خلاف ما انزل اللہ و منہ ما ھو مغیر و محرف وانہ قد**

حذف عنه اشیاء کثیره منها اسم علی علیه السلام فی کثیر من المواضع و منها لفظة ال محمد صلی الله علیهم غیر مره و منها اسماء المنافقین فی مواضعها، و منها غیر ذالک و انه لیس ایضا علی الترتیب المرضی عند الله و رسوله صلی الله علیه و اله و به قال علی بن ابراهیم

(تفسیر الصافی جلد اول ۔ صفحہ ۳۲ مطبوعہ ایران بحوالہ " نام و نسب " صفحہ ۳۶۷ـ۳۶۸ از صاحبزادہ نصیر الدین صاحب گیلانی ' گولڑہ شریف)

ترجمہ ! ان سب احادیث اور اہل بیت کی دیگر روایات سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ قرآن جو اس وقت ہمارے سامنے ہے ' پورا نہیں جیسا کہ رسالت مآب ﷺ پر اترا تھا بلکہ اس میں ایسی باتیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کے نازل کردہ کلام کے خلاف ہیں ۔ ایسے بھی ہیں جن میں تبدیلی کی گئی ہے اور وہ تحریف شدہ ہیں اور ان میں سے بہت سی چیزیں نکال دی گئی ہیں ۔ انہی میں سے حضرت علیؓ کا نام بھی تھا ' جو بہت سے مقامات پر تھا اور انہی میں "آل محمد" کے الفاظ بھی تھے ' جو کئی جگہ تھے اور انہی میں کئی مقامات پر منافقین کے نام بھی تھے ' اس کے علاوہ اور بھی کئی باتیں تھیں اور یہ بات بھی ہے کہ موجودہ قرآن اس ترتیب پر نہیں ' جو اللہ اور اس کے رسول کے ہاں پسندیدہ ہو اور یہی بات (مشہور مفسر) علی ابن ابراہیم نے کہی ہے ۔

(نعوذ باللہ) مرتدین نے آیت سے نام (علیؓ) اڑا دیا

شیعہ مفسر مولوی مقبول دہلوی قرآن پاک کی آیت **ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ○** (پارہ ۲۶ آیت ۹ سورہ محمد)

کی تشریح کرتے ہوئے حاشیہ میں لکھتا ہے ۔ **ذٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا مَا أَنزَلَ اللَّهُ ○** تفسیر قمی میں جناب محمد باقر سے منقول ہے کہ جبرائیل امین نے جناب رسول خدا کو یہ آیت یوں پہنچائی تھی '

(ذالک بانهم کرهوا ما انزل الله فی علی) ۔ مگر مرتدین نے نام (علیؓ) اڑا دیا ۔

(ترجمہ مولوی مقبول دہلوی صفحہ ۱۰۰۴ افتخار بک ڈپو لاہور)

باقر مجلسی اور تحریف قرآن کا عقیدہ

جناب عالی : قرآن کریم کے بارے میں امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کے برعکس شیعہ عقیدہ کہ نعوذ باللہ موجودہ قرآن تحریف شدہ ہے۔ آپ نے شیعہ مصنفین کے چند حوالے ملاحظہ فرمالئے ہیں۔ اس پر مزید بہت سے حوالے پیش کئے جاسکتے ہیں (کہ بقول شیعہ مجتہد علامہ طبری "قرآن میں تحریف اور تغیر اور تبدل کو بتلانے والی' ان کے ائمہ کی روایتوں کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے" فصل الخطاب) مگر ہم یہاں اختصار کے پیش نظر شیعہ حضرات کے نہایت معتمد اور اہم شخصیت ملا باقر مجلسی جس کو تمام شیعہ ثقہ مانتے ہیں اور اس کو خاتم المحدثین کہتے اور لکھتے ہیں بلکہ موجودہ دور کے شیعہ امام' جناب خمینی صاحب تو ان کو اپنا محبوب مقتدا مانتے ہیں۔ خمینی صاحب نے اپنی تصانیف میں ان سے خوب استفادہ کیا ہے اور اپنی کتاب کشف الاسرار صفحہ ۱۲۱ پر صحیح مذہبی معلومات حاصل کرنے کے لئے باقر مجلسی کی کتابوں کو پڑھنے کی بہت تاکید کی ہے' اور اس کی کتاب "حق الیقین" سے اپنی تائید میں عبارتیں نقل کی ہیں۔ عکس ملاحظہ فرمائیں

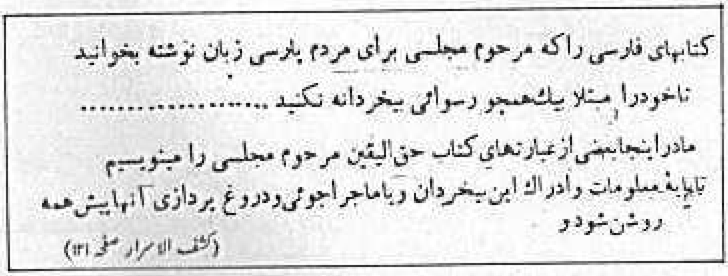

کتابهای فارسی راکه مرحوم مجلسی برای مردم پارسی زبان نوشته بخوانید
تاخودرا مبتلا بیك هجو رسوائی بیخردانه نکنید ....

مادر اینجا بعضی از عبارتهای کتاب حق الیقین مرحوم مجلسی را مینویسیم
تا پایهٔ معلومات و ادراك این بیخردان و با ماجراجوئی و دروغ پردازی آنها پیش همه روشن شود و

(کشف الاسرار صفحہ ۱۲۱)

ترجمہ : فارسی کی وہ کتابیں جو مجلسی نے فارسی زبان (ایرانی) لوگوں کے لئے لکھی ہیں' انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی اور ایسی بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو.........

ہم اس جگہ مجلسی کی کتاب "حق الیقین" کی بعض عبارات لکھتے ہیں تاکہ ان

بیوقوفوں ' افسانہ پردازوں اور جھوٹ بولنے والوں کے علم و دانش کی گہرائی سب پر واضح ہو جائے۔

ملا باقر مجلسی کی شان میں پاکستانی شیعہ مجتہد جناب نجم الحسن کراروی صاحب کی تحریر کا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

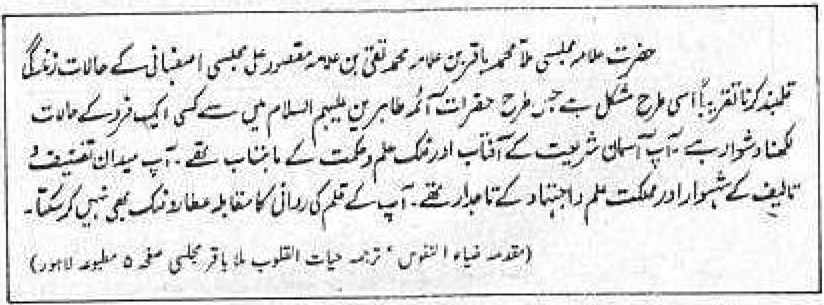

حضرت علامہ مجلسی ملا محمد باقر بن علامہ محمد تقی بن علامہ مقصود علی مجلسی اصفہانی کے حالات زندگی قلمبند کرنا تقریباً اسی طرح مشکل ہے جس طرح حضرات آئمہ طاہرین علیہم السلام میں سے کسی ایک فرد کے حالات لکھنا دشوار ہے۔ آپ آسمان شریعت کے آفتاب اور فلک علم و حکمت کے ماہتاب تھے۔ آپ میدان تصنیف و تالیف کے شہسوار اور مملکت علم و اجتہاد کے تاجدار تھے۔ آپ کے قلم کی روانی کا مقابلہ عطارد فلک بھی نہیں کر سکتا۔

(مقدمہ ضیاء النفوس ' ترجمہ حیات القلوب ملا باقر مجلسی صفحہ ۵ مطبوعہ لاہور)

جناب عالی ! اس مختصر تعارف کے بعد اب باقر مجلسی کی کتاب "تذکرۃ الائمہ" مطبوعہ ایران سے چند حوالے پیش کیے جاتے ہیں جس میں یہاں تک لکھا ہے کہ نعوذ باللہ قرآن میں سورہ بقرہ سے بھی بڑی بڑی سورتیں تھیں جن میں تحریف کی گئی ہے اس ضمن میں باقر مجلسی نے نمونے کے طور پر تحریف کی مثالیں بھی پیش کی ہیں۔ جن میں ذیل کی دو بناوٹی سورتیں ہیں " سورۃ نورین " اور سورۃ ولات " جن کا نام و نشان قرآن کریم کی ایک سو چودہ (۱۱۴) سورتوں میں کہیں نہیں ' اور چند آیات بھی ایسی لکھی ہیں جو کہ بقول اس کے تحریف شدہ ہیں۔ ملاحظہ ہو۔

ان سورتوں اور آیات کی تفصیل جو بقول باقر مجلسی یا تو قرآن کریم سے نکالی گئی یا ان میں تحریف کی گئی ہے

ا۔ سورۃ النورین

جناب عالی ! درج ذیل بناوٹی سورت ایک صفحہ سے زائد ہے ' صرف نمونہ دکھانے کی خاطر چند سطروں کا اصل کتاب سے لیا گیا عکس ملاحظہ فرمائیں۔

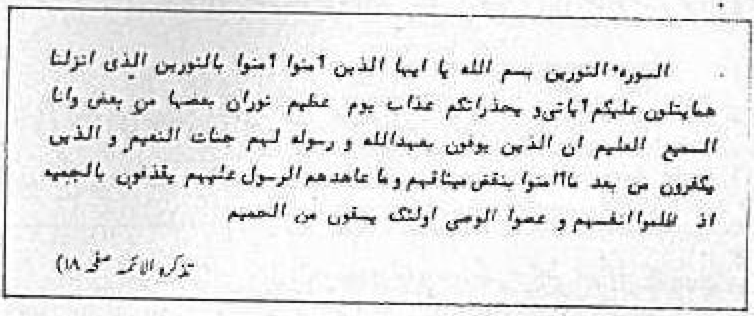

السورہ النورین بسم الله يا ايها الذين آمنوا آمنوا بالنورين الذي انزلنا
هما يتلون عليكم آياتي و يحذرانكم عذاب يوم عظيم نوران بعضهما من بعض و انا
السميع العليم ان الذين يوفون بعهدالله و رسوله لهم جنات النعيم و الذين
يكفرون من بعد ما آمنوا بنقض ميثاقهم و ما عاهدهم الرسول عليهم يقذفون بالجحيم
اذ ظلموا انفسهم و عصوا الوصي اولئك يسقون من الحميم

تذکرہ الائمہ صفحہ ۱۸)

۲۔ سورہ الولات

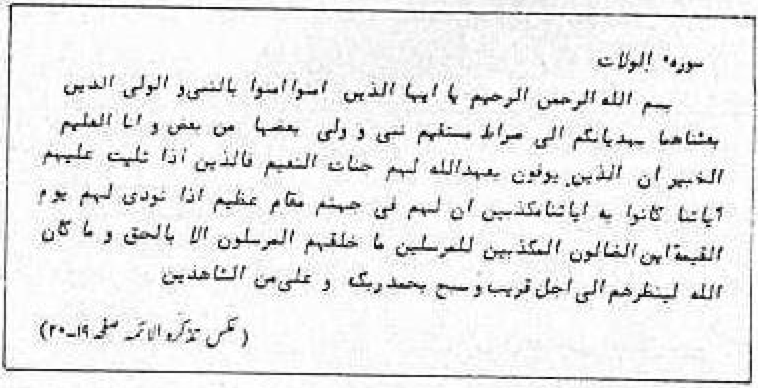

سورہ الولات
بسم الله الرحمن الرحيم يا ايها الذين امنوا امنوا بالنبي و الولي الذين
بعثناهما يهديانكم الى صراط مستقيم نبي و ولي بعضهما من بعض و انا العليم
الخبير ان الذين يوفون بعهدالله لهم جنات النعيم فالذين اذا تليت عليهم
آياتنا كانوا به اياتنا مكذبين ان لهم في جهنم مقام عظيم اذا نودي لهم يوم
القيمة اين الظالمون المكذبين للمرسلين ما خلقهم المرسلون الا بالحق و ما كان
الله لينظرهم الى اجل قريب و سبح بحمد ربك و علي من الشاهدين

(عکس تذکرہ الائمہ صفحہ ۱۹-۲۰)

جنابِ عالی ! مندرجہ بالا دو جعلی سورتیں جن کا وجود قرآن پاک میں نہیں ہے، آپ نے اصل کتاب سے عکس ملاحظہ فرما لیا ہے، علاوہ ازیں قرآنی آیات کے ساتھ شیعہ حضرات نے جو ظلم کیا ہے اور اپنے پاس سے ان میں جو اضافے کئے ہیں وہ بھی باقر مجلسی کی کتاب تذکرہ ائمہ ص ۱۹/۲۰ سے لئے گئے عکس کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں، ہم نے پارہ اور آیات نمبر لکھ دیئے ہیں تاکہ ہر آیت کو قرآن کریم سے دیکھ کر موازنہ کیا جائے تاکہ شیعہ مذہب کی حقیقت واضح ہو جائے، آیات میں اضافوں پر بھی غور فرمائیں تو یہ اضافے بھی صحابہ کرامؓ کو نعوذ باللہ جہنمی، دشمنانِ اسلام اور ظالم ثابت کرنے کے لئے کئے گئے ہیں۔

۱۔ سورہ المائدہ : پارہ ۶ آیت ۶۷ میں تحریف کی مثال۔

> سورہ المائدہ یا ایہا الرسول بلغ ما انزل الیک من ربک
> فی شان علی، ان لم تفعل فما بلغت رسالتہ واللہ یعصمک من الناس

اس آیت میں "فی شان علی" کے الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۲۔ سورہ الرعد : پارہ ۱۳۔ آیت ۷ میں تحریف کی مثال۔

> فی الرعد انما انت منذر لعباد و علی لکل قوم ھاد

اس آیت میں "لعباد و علی" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۳۔ سورہ الشعراء : پارہ ۱۹۔ آیت ۲۲۷ میں تحریف کی مثال۔

> فی الشعراء و سیعلم الذین ظلموا آل محمد ای منقلب ینقلبون

اس آیت میں "آل محمد" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۴۔ سورہ النساء : پارہ ۵۔ آیت ۵۴ میں تحریف کی مثال۔

> فی "النساء ام یحسدون الناس علی ما اتہم اللہ من فضل فقط اتینا
> آل ابراھیم و آل محمد الکتاب والحکمۃ و اتیناھم ملکا عظیما"

اس آیت میں "فضلہ" کی جگہ "فضل" اور "فقد" کی جگہ "فقط" بنایا گیا ہے
اور "آل محمد" کا اضافہ کیا ہے۔

۵۔ سورہ الصافات : پارہ ۲۳۔ آیت ۲۴ میں تحریف کی مثال۔

> فی الصافات وقفوھم انھم مسؤلون فی ولایۃ علی بن ابیطالب
> ما لکم لا تناصرون

اس آیت میں الفاظ "فی ولایت علی ابن ابی طالب" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۶۔ سورہ الزمر

> **فی الزمرفانا اذھبن بک فانا منھم منتقمون بعلی بن ابیطالب**

جناب عالی ! یہ آیت سورہ الزمر کی نہیں بلکہ سورہ احزاب کی آیت نمبر۴۱ ہے۔ "اس میں "فا ما نذھبن" کی جگہ "فانا اذھبن" کردیا ہے۔ اور "بعلی ابن ابی طالب" کے الفاظ اضافہ کئے گئے ہیں۔

۷۔ سورہ طٰہٰ : پارہ ۱۶۔ آیت ۱۱۵ میں تحریف کی مثال۔

> **فی طه و لقد عھدنا الی آدم من قبل کلمات فی محمد و علی و فاطمه والحسن و الحسین و التسعه المعصومین من ذریة الحسین فنسی فلن نجدله عزما"**

اس آیت میں ان الفاظ کا اضافہ کیا گیا ہے "کلمات فی محمد و علی و فاطمہ و الحسن والحسین والتسعۃ المعصومین من ذریۃ الحسین" نیز ولم کی جگہ فلن بنایا ہے۔

۸۔ سورہ النجم

درج ذیل الفاظ جس میں صرف "فا وحیٰ الیٰ عبدہ ما اوحیٰ" کے الفاظ قرآن کریم پارہ ۲۷ آیت ۱۰ کے ہیں اور باقی شیعہ حضرات کی بناوٹ ہے۔ نیز باقر مجلسی نے اس کو سورہ النجم کی آیت لکھا ہے حالانکہ اس نام کی کوئی سورت قرآن کریم میں نہیں ہے۔

> **فی النجم فاوحی الی عبدہ فی علی لیلة المعراج ما اوحی.**
>
> (آیت ۱۰۔ پارہ ۲۷)

۹۔ آیت الکرسی : پارہ ۳۔ آیت ۲۵۵ میں تحریف کی مثال۔

> فی ایۃ الکرسی الله لا اله هو الحی القیوم لا تاخذه سنة و لانوم
> له ما فی السموات و ما فی الارض و ما بینهما و ما تحت الثری عالم
> الغیب و الشهادة هوالرحمن الرحیم من ذی الذی یشفع عنده الا باذنه

جناب عالی ! آیت الکرسی چونکہ ہر مسلمان کو یاد ہے اس لئے حق و باطل کا تقابل آسانی سے ہو جائے گا۔

۱۰۔ سورہ الاحزاب : پارہ ۲۱۔ آیت ۲۵ میں تحریف کی مثال۔

> و کفی الله المؤمنین القتال بعلی بن ابیطالب و کان الله قویا" عزیزا"

اس آیت میں "بعلی ابن ابی طالب" کا اضافہ کیا گیا ہے۔

۱۱۔ سورہ فاتحہ

جناب عالی ! سورہ فاتحہ کے ساتھ ہونے والے ظلم اور عربی کی درگت بھی ملاحظہ فرمائیں۔

> الحمد بن لله رب العالمین الرحمن الرحیم ما ک یوم الدین هناک نعبدو
> وياک نستعان نوشد لسبیل المستقیم لسبیل الذین انعمت علیهم سوی، المغضوب
> ماهیم و لا الضالین۔
> (عکس تذکرۃ الائمہ صفحہ ۲۰)

خمینی کے دور حکومت میں قرآن شریف کے خلاف کی گئی سازش کا انکشاف

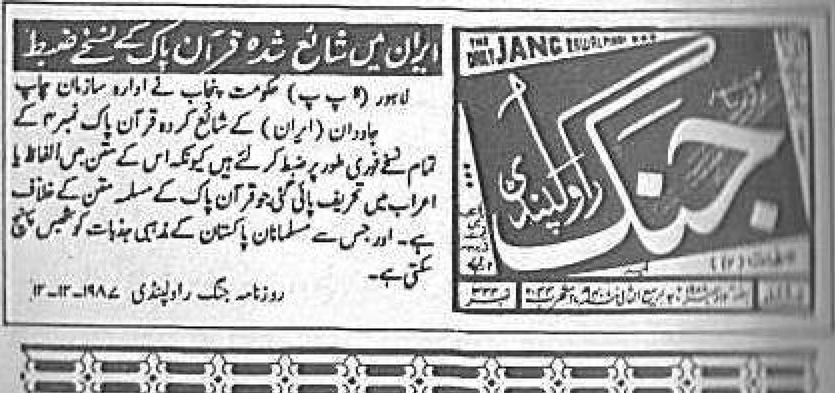

ایران میں شائع شدہ قرآن پاک کے نسخے ضبط

لاہور (پ پ پ) حکومت پنجاب نے ادارہ سازمان چاپ جاودان (ایران) کے شائع کردہ قرآن پاک نمبر ۴ کے تمام نسخے فوری طور پر ضبط کر لئے ہیں کیونکہ اس کے متن میں الفاظ یا اعراب میں تحریف پائی گئی جو قرآن پاک کے مسلمہ متن کے خلاف ہے۔ اور جس سے مسلمانان پاکستان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچ سکتی ہے۔

روزنامہ جنگ راولپنڈی ۱۹۸۷-۱۲-۳

THE DAILY JANG RAWALPINDI
جنگ راولپنڈی

جناب عالی ! قرآن کریم چونکہ اللہ تعالیٰ کا معجزانہ کلام ہے اور اس کی حفاظت بھی اسی کے ذمہ ہے، اس لئے آج تک قرآن کریم کے خلاف جتنی بھی سازشیں ہوئی ہیں وہ بری طرح ناکام ہوئی ہیں۔ کوئی ایک مسلمان بھی الحمد للہ ان سازشوں کا شکار نہیں ہوا۔ انشاء اللہ تعالیٰ سازشیوں کا منہ کالا ہوتا رہے گا اور یہ منجانب اللہ محفوظ کتاب اپنی شان و شوکت کے ساتھ باطل کے لئے تاقیامت چیلنج بنی رہے گی۔

جناب عالی ! تحریف قرآن کے سلسلے میں شیعوں کے بناوٹی قرآن سے متعلق بہت سے حضرات نے انکشافات کئے ہیں اس سلسلے میں حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحب" کے پوتے حضرت صاحبزادہ نصیرالدین صاحب گیلانی گولڑہ شریف کا انکشاف جو انہوں نے اپنی تصنیف "نام و نسب" میں کیا ہے ملاحظہ فرمائیں۔

شیعہ کا بناوٹی قرآن کے زیر عنوان تحریر فرماتے ہیں۔

"آخر میں ایک نئی اور چونکا دینے والی چیز پیش کی جاتی ہے۔ شیعہ مذہب میں ہمارے موجودہ قرآن کے مقابلے میں آیات بھی بنائی گئی ہیں، ذرا ان مصنوعی آیات میں استعمال ہونے والی عربی کی شان فصاحت و بلاغت تو ملاحظہ فرمائیے"

سُورةُ الولایة سبع ایاتٍ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا بِالنَّبِیِّ
وَبِالْوَلِیِّ الَّذَیْنِ بَعَثْنٰھُمَا یَھْدِیَانِکُمْ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ۔ نَبِیٌّ وَّ وَلِیٌّ
بَعْضُھُمَا مِنْ بَعْضٍ وَّاَنَا الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَھْدِ اللّٰہِ
لَھُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ۔ وَالَّذِیْنَ اِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُنَا کَانُوْا بِاٰیٰتِنَا مُکَذِّبِیْنَ
اِنَّ لَھُمْ فِیْ جَھَنَّمَ مَقَامًا عَظِیْمًا اِذَا نُوْدِیَ لَھُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ اَیْنَ الظّٰلِمُوْنَ
الْمُکَذِّبُوْنَ لِلْمُرْسَلِیْنَ مَا خَلَفَھُمُ الْمُرْسَلِیْنَ اِلَّا بِالْحَقِّ وَمَا کَانَ اللّٰہُ لِیُظْھِرَھُمْ
اِلٰی اَجَلٍ قَرِیْبٍ وَّسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّکَ وَعَلِیٌّ مِّنَ الشّٰھِدِیْنَ۔

عربی زبان کا ادنیٰ طالب علم ہونے کی حیثیت سے صرف اتنا عرض کروں گا کہ جس بھی شیعہ عالم نے مسطورہ بالا آیات تخلیق فرمائی ہیں اور عربی زبان کی جو ریڑھ ماری ہے، اس سے کہیں زیادہ اچھی اور فصیح و بلیغ عربی عبارات تو وہ لوگ بھی لکھ سکتے ہیں، جنہیں عربی ادب پر قدرے دستگاہ حاصل ہے۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ شیعہ مذہب مطابق عقل ہے یا خلاف عقل؟ اس کے عقائد تسلیم کرنے کی عقل سلیم اجازت دیتی ہے یا نہیں؟ ہمارے عقیدے کے مطابق جناب جبریل علیہ السلام نے قرآن رسالت مآب ﷺ کے قلب اطہر پر نازل کیا اور قرآن حکیم مکمل طور پر محفوظ اور ہر قسم کی افراط و تفریط سے پاک ہے اور خود ذات باری تعالیٰ ابدالاباد تک اس کی محافظ ہے، نیز **اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ**○ کی آیت مبارکہ اس حقیقت پر شاہد ہے۔ ("نام و نسب" صفحہ ۳۸۲-۳۸۳ گیلانی پبلشرز گولڑہ)

جناب عالی ! حضرت صاحبزادہ سید پیر نصیرالدین گیلانی صاحب نے مندرجہ بالا انکشاف کے علاوہ زیر عنوان "خوارج اور شیعہ کی زبان درازیاں" میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے وہ بھی ایمان افروز ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

خوارج اور شیعہ کی زبان درازیاں

"دوسری طرف شیعہ مسلک کے افراد، ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ اور اصحاب ثلاثہ (حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عثمان ذوالنورینؓ) رضوان اللہ علیہم اجمعین کے حق میں جو نازیبا الفاظ اور جلے کٹے رکیک کلمات استعمال کرتے ہیں، انہیں سن کر کلیجہ منہ کو آتا ہے اور زبان سے بے اختیار یہ دعا نکلتی ہے کہ اے خداوند عالم! یا تو ان کو ہدایت ارزانی فرما، یا پھر ان دونوں (یعنی خارجیوں اور شیعوں) کی زبانوں پر عذاب سکوت نازل فرما یا پھر بقول بیدلؒ

بہ ایں بے حاصلاں یا دانشے یا مرگ ناگاہے

یہ اس لئے کہ محبوب باری تعالیٰ کی باقی امت کی عقیدتیں مجروح ہونے اور ایمان خراب ہونے سے بچ سکے۔ کیا خارجیوں کی نظر سے وہ احادیث مقدسہ نہیں گزریں جو اہل بیت کرام رضی اللہ عنہم کے حق میں ہیں۔ اور کیا شیعہ کی نظر ان ارشادات عالیہ پر نہیں پڑی جو اصحاب ثلاثہؓ کے حق میں خصوصا اور دیگر صحابہؓ اور امہات المومنینؓ کے حق میں عموما وارد ہوئے ہیں، چونکہ امہات المومنینؓ کے بارے میں تو آیات قرآنیہ موجود ہیں، اس لئے ان کا منکر یا ان کی گستاخی کا مرتکب قرآن کا منکر ہے اور قرآن کا منکر بالاتفاق کافر و زندیق ہے۔ خدائے بزرگ و برتر کی بارگاہ میں التجاء ہے کہ ہم سب مسلمانوں کو امہات المومنینؓ اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے کماحقہ احترام کرنے اور ان سے محبت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ

میرے نزدیک یہی توشہ عقبیٰ ہے نصیر
حب اصحاب نبیؐ حرمت اولاد بتولؓ

(نام ونسب صفہ ۴۳)

سعادت اور خصوصی اعزاز

جناب عالی : اختصار کے پیش نظر اس باب میں چند حوالے پیش کئے گئے ہیں ورنہ اس موضوع پر بہت کچھ لکھا جا سکتا ہے بحمد للہ حقانیت قرآن پر علماء اسلام کی ہر زبان میں لکھی گئی تصانیف موجود ہیں موجودہ قرآن پاک کے ساتھ عداوت نے شیعہ حضرات کو حفظ قرآن کریم جیسی دولت سے بھی محروم کر دیا ہے۔

الحمد للہ یہ سعادت اور خصوصی اعزاز "از روئے احادیث شریفہ کہ قیامت میں حفاظ قرآن کے والدین کو سورج سے زیادہ روشن تاج پہنایا جائے گا" قرآن کریم کو کامل اور مکمل، تحریف و ترمیم اور حذف و اضافہ سے محفوظ ماننے والوں کو حاصل ہے کہ ان میں صرف مرد عورتیں، جوان اور بوڑھے ہی نہیں بلکہ معصوم بچے بھی قرآن کریم کے حافظ موجود ہیں۔

فللہ الحمد۔

احادیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں شیعہ عقیدہ

جناب عالی : امت مسلمہ کا متفقہ عقیدہ ہے کہ قرآن کریم کے بعد حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث شریفہ کا درجہ ہے۔ لیکن اس کے برعکس شیعہ حضرات کا عقیدہ مندرجہ ذیل ہے۔

موطا امام مالک، بخاری، مسلم، ابو داؤد جھوٹ کا پلندہ ہیں

جامعہ المنتظر لاہور کے پرنسپل اور شیعہ مصنف غلام حسین نجفی نے اہل السنت والجماعت پر رد کرتے ہوئے لکھا ہے۔

> آپ کے مذہب کی پہلی مایۂ ناز کتاب موطأ ہے جسے آپ کے امام مالک نے تحریر کیا ہے۔ مالک ۹۳ھ میں پیدا ہوا تھا اور ۱۷۹ھ میں مرگیا تھا۔ پس یہ کتاب رسول کریمؐ کے تقریباً سو سال بعد لکھی گئی ہے جس وقت کہ تمام صحابی بھی مر گئے تھے پس یہ کتاب جھوٹ کا پلندہ ہے۔
>
> آپ کی دوسری مایۂ ناز کتاب صحیح بخاری ہے جسے محمد بن اسماعیل نے لکھا ہے اور یہ ۱۹۴ھ میں پیدا ہوا ہے اور ۲۵۶ھ میں وفات پائی ہے۔ لہذا یہ کتاب نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو سال بعد لکھی گئی ہے۔ پس بخاری شریف بھی جھوٹ کا پلندہ ہے کیونکہ اس کے صحیح ہونے کی نہ ہی نبی کریمؐ نے اور نہ ہی کسی اور صحابی نے تصدیق کی ہے۔
>
> آپ کی تیسری مایۂ ناز کتاب صحیح مسلم ہے جسے مسلم بن حجاج نے تحریر کیا ہے یہ ۲۰۴ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۶۸ھ میں وفات پائی ہے پس یہ کتاب بھی نبی کریمؐ کے تقریباً دو سو پچیس برس بعد لکھی گئی ہے پس یہ بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔
>
> آپ کی چوتھی مایۂ ناز کتاب سنن ابی داؤد ہے جسے سلیمان بن اشعث نے لکھا ہے۔ یہ ۲۰۲ھ میں پیدا ہوئے ہیں اور ۲۷۵ھ میں وفات پائی ہے

> پس یہ کتاب بھی نبی کریم سے تقریباً دو سو پچیس برس کے بعد لکھی گئی ہے لہٰذا یہ کتاب بھی جھوٹ کا پلندہ ہے۔
>
> (عکس حقیقت فقہ حنفیہ صفحہ ۲۱ از غلام حسین نجفی)

جناب عالی ! شیعہ مجتہد نجفی نے جس دیدہ دلیری سے امت مسلمہ کی شدید دل آزاری کرتے ہوئے رحمۃ للعالمین ﷺ کی مبارک احادیث کے ذخیروں کو جھوٹ کا پلندہ لکھا ہے وہ امت مسلمہ کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ شیعہ عقائد کی بنا پر نہ تو اللہ تعالیٰ کا کلمہ ' نہ ارکان اسلام ' نہ اذان اسلام اور نہ ہی قرآن پاک محفوظ ہے۔ اور احادیث شریفہ تو ان کے نزدیک جھوٹ کا پلندہ ہوئیں تو پھر دین اسلام میں رہ کیا گیا ؟ نجفی نے یہ غلط تاثر دیا ہے کہ احادیث کی یہ کتابیں اس لئے جھوٹ کا پلندہ ہیں کہ ان کی تدوین بعد میں ہوئی ہے۔

جناب عالی ! مذکور نجفی کی طرح منکرین احادیث بھی ہمیشہ سے یہ مغالطہ دینے کی ناکام کوشش کرتے رہے ہیں جبکہ ان کے جواب میں علماء امت نے ہر زبان میں تدوین حدیث شریف پر علمی اور تحقیقی کتابیں لکھ کر اپنے پیارے نبی ﷺ کی احادیث شریفہ کا دفاع کیا ہے۔

اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ مغالطہ بالکل بے بنیاد ہے۔ احادیث شریفہ کی حفاظت کا ذریعہ صرف کتابت نہیں بلکہ اور بھی ذرائع ہیں۔ عہد رسالتؐ اور عہد صحابہؓ میں تین طریقے استعمال کئے گئے ہیں۔

نمبر۱۔ **حفظ روایت** : احادیث شریفہ کو یاد کرنا اور یہ طریقہ اس دور کے لحاظ سے انتہائی قابل اعتماد تھا۔

نمبر۲۔ **تعامل** : صحابہ کرامؓ آپ ﷺ کے اقوال و افعال پر دل و جان سے عمل کر کے ان کو یاد کرتے تھے۔ بہت سے صحابہ کرامؓ سے منقول ہے کہ انہوں نے کوئی عمل کیا اور اس کے بعد فرمایا۔ **ھکذا رأیت رسول اللہ** ﷺ کہ میں نے حضور انور ﷺ کو

اس طرح عمل کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ یہ طریقہ نہایت قابل اعتماد طریقہ ہے۔ اس لئے کہ جس بات پر انسان خود عمل کرے وہ ذہن میں نقش ہو جاتی ہے۔

۳۔ **طریقہ کتابت** : دور رسالت اور دور صحابہؓ میں جہاں احادیث شریفہ کی حفاظت ' حفظ روایت اور طریقہ تعامل سے کی گئی وہاں کتابت کے ذریعے بھی کی گئی۔

ممتاز عالم دین وفاقی شرعی عدالت کے جج جناب جسٹس مولانا محمد تقی عثمانی صاحب درس ترمذی میں لکھتے ہیں۔

عہد رسالت اور عہد صحابہ میں بہت سے مجموعے تیار ہو چکے تھے۔ احادیث شریفہ کے وہ مجموعے جو ذاتی نوعیت کے تھے ان میں سے ایک۔

۱۔ کتاب الصدقہ : احادیث کا وہ مجموعہ ہے جو حضور انور ﷺ نے خود املا کرایا تھا۔

۲۔ الصحیفہ الصادقہ : جلیل القدر صحابی حضرت عبداللہؓ بن عمروؓ بن العاص نے جمع کیا تھا۔

۳۔ صحیفہ علیؓ : خلیفہ چہارم حضرت علیؓ نے جمع کیا تھا۔

۴۔ صحف انس بن مالکؓ : مشہور صحابی حضرت انس بن مالکؓ کے پاس جمع شدہ احادیث کے کئی مجموعے تھے۔

۵۔ صحیفہ ابن عباسؓ : حضور انور ﷺ کے چچا حضرت عباسؓ کی جمع کردہ احادیث کا مجموعہ تھا۔

۶۔ صحیفہ ابن مسعودؓ : صحابی رسول ' فقیہ الامت حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی جمع کردہ احادیث کا مجموعہ تھا۔

۷۔ صحیفہ سعد بن عبادہؓ : جس میں جلیل القدر صحابی حضرت سعد بن عبادہؓ نے احادیث جمع کیں تھیں۔

۸۔ صحف ابی ہریرہؓ : مشہور صحابی حضرت ابو ہریرہؓ کی جمع کی ہوئی ہزاروں احادیث کا مجموعہ تھا۔

۹۔ صحیفہ جابر بن عبداللہؓ : اس صحیفہ میں حضرت جابرؓ نے احادیث مبارکہ جمع کیں تھیں۔

۱۰۔ مولف بشیر بن نہیکؒ : یہ حضرت ابو ہریرہؓ کے شاگرد ہیں ان سے احادیث سن کر لکھا کرتے تھے یہ انہی احادیث مبارکہ کا مجموعہ ہے۔

جناب عالی : یہ چند مثالیں اس بات کو واضح کرنے کے لئے کافی ہیں کہ عہد رسالت مآب ﷺ اور عہد صحابہؓ میں کتابت حدیث کا طریقہ خوب اچھی طرح رائج ہو چکا تھا اور انہی سے بعد کی کتابیں صحاح ستہ بخاری، مسلم، ابو داؤد شریف وغیرہ مجموعے تیار ہوئے جن پر ہر دور کے کروڑوں علماء، مشائخ، اولیاء اللہ اور ان کے پیروکاروں نے نہ صرف اعتماد کیا بلکہ اپنے سینوں کو منور کیا۔

لہذا شیعہ مجتہد نجفی کا منکرین حدیث کی طرح مغالطہ دینا سراسر باطل ہے اور احادیث شریفہ کو جھوٹ کا پلندہ لکھنا ایک طرف تو توہین رسالت کا ارتکاب ہے اور دوسری طرف کروڑوں مسلمانوں کی شدید دل آزاری ہے۔

جناب عالی! اس باب میں قرآن واحادیث شریفہ کے بارے میں شیعہ نظریات کا کچھ نمونہ ہم نے آپ کے سامنے پیش کردیا ہے کہ ان کے نزدیک نعوذ باللہ موجودہ قرآن کریم غیر محفوظ ہے اس میں تورات وانجیل کی طرح تحریف ہوئی ہے بلکہ یہاں تک کہ شیعہ حضرات نے اپنے اس کفریہ نظریہ کو ثابت کرنے کیلئے بناوٹی سورتیں بنانے تک سے گریز نہیں کیا اور احادیث شریفہ کے بارے میں ان کا غلط نظریہ آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں جبکہ الحمد للہ اہل سنت والجماعت موجودہ قرآن کو کامل اور مکمل اور ہر قسم کی تحریف سے پاک مانتے ہیں اور احادیث شریفہ کے بارے میں بھی ان کا نظریہ روز روشن کی طرح واضح ہے اس کے بعد حق وباطل میں تمیز مشکل نہیں ہے۔

باب سوم

رسالت کے متعلق شیعہ عقائد

عنوانات

رسالت کے متعلق شیعہ عقائد

صفحہ نمبر

☐ ختم المرسلین اور تمام انبیاء کرام انسانیت کی اصلاح و تربیت اور ۴۳
انصاف کے نفاذ میں ناکام ہے (العیاذ باللہ) ۴۳
☐ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوم بے وفا اور خمینی کی قوم باوفا ۴۶
☐ موجودہ ایرانی قوم، صدر اسلام کی حجازی اور عراقی اقوام سے بہتر ہے ۴۷
☐ خواتین کے لئے دور رسالت دور جاہلیت تھا ۴۸
☐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکے (العیاذ باللہ) ۴۹
☐ جانشین خمینی کا دعویٰ "مقام محمود" پر خمینی فائز ہو گیا (العیاذ باللہ) ۵۳
☐ شیعہ حضرات کا خود ساختہ عقیدہ امامت ۵۳
☐ ہم شیعہ جس امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں اہل السنت سرے سے اس
کے معتقد نہیں ہیں ۵۴
☐ امامت نبوت سے بالا ہے اور تمام ائمہ انبیاء سے افضل ہیں ۵۵
☐ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر خطاب ہوا کہ علیؓ کی رسالت و امامت پر ایمان لاتے ۵۵
☐ نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم امام مہدی کی بیعت کریں گے ۵۷
☐ متعہ اور شیعہ ۵۷
☐ نعوذ باللہ چار مرتبہ متعہ کرنے والا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا درجہ پائے گا ۵۸
☐ باقر مجلسی کے قلم سے متعہ جیسے قبیح فعل کے فضائل ۵۹

رسالت کے متعلق شیعہ عقائد :

جناب عالی ! کلمہ طیبہ ، اذان ، ارکان اسلام ، قرآن کریم اور احادیث مبارکہ کے بارے میں شیعہ نظریات کے بعد ہم رسالت سے متعلق شیعہ حضرات بالخصوص ان کے موجودہ امام و مقتدا امام خمینی صاحب کے چند حوالے پیش کرتے ہیں۔

سب سے پہلے وہ مبارک ہستی جن کی خاطر کل کائنات بنائی گئی، جن کو اللہ تعالی نے اپنا حبیب بنا کر اپنی تمام مخلوق کا سردار بنایا اور تمام انبیاء اور مرسلین علیہم السلام کا امام بنایا، جن کو " رحمتہ للعالمین " کا خطاب دیا، جن کو " مقام محمود " کا عالی منصب عطا کیا، اور جن کی کامیابی کا اعلان

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

کے قرآنی فرمان سے کیا۔

اور جن کو کافر مورخین نے بھی دنیا کا سب سے عظیم اور کامیاب ترین قائد تسلیم کیا ہے مگر خمینی صاحب کی ایک نشری تقریر جس کو خانہ فرہنگ ایران ملتان پاکستان نے " اتحاد و یکجہتی امام خمینی کی نظر میں " کے نام سے چھپوا کر تقسیم کیا ہے اس میں نعوذ باللہ تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور بالخصوص رحمتہ للعالمین ﷺ کو انسانوں کی اصلاح ، انصاف کے نفاذ ، اور انسانوں کی تربیت میں ناکام لکھا ہے۔

> **ختم المرسلین ﷺ اور تمام انبیاء علیہم السلام انسانوں کی اصلاح اور تربیت اور انصاف کے نفاذ میں ناکام رہے۔**

اصل کتابچہ سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

> جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے۔ ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے۔ انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ وہ آدمی جو اس معنی میں کامیاب ہو گا اور تمام دنیا میں انصاف کو نافذ کرے گا وہ بھی اس انصاف کو نہیں جسے عام لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین میں انصاف کا معاملہ صرف لوگوں کی فلاح و بہبود کے لئے ہو۔ بلکہ یہ انصافؑ انسانیت کے تمام مراتب میں ہو وہ چیز جس میں انبیاء کامیاب نہیں ہوئے باوجود اس کے کہ وہ اس خدمت کے لئے آئے تھے۔ خدائے تبارک و تعالیٰ نے ان (حضرت ولی عصر-ارواحنالہ الفداہ) کا ذخیرہ کیا ہے"۔
>
> ("اتحاد و یکجہتی" امام خمینی کی نظر میں صفحہ ۱۵ مطبوعہ خانہ فرہنگ ایران ملتان)

جناب عالی ! خمینی صاحب نے جن ہستیوں بالخصوص رحمۃ للعالمین ﷺ کو جس دیدہ دلیری سے انسانوں کی اصلاح اور تربیت اور انصاف کے نفاذ میں ناکام لکھا ہے یہ توہین رسالت کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ پر بھی بہتان ہے کہ اس نے منصب رسالت کے لئے جو حضرات مقرر کئے تھے، اور ان کو جو ذمہ داری سپرد کی تھی، وہ پوری نہ کر سکے، حالانکہ اس عالم الغیب نے خود ہی یہ ارشاد فرمایا ہے

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (پارہ ۸ - آیت ۱۲۴)

ترجمہ : اللہ تبارک و تعالیٰ ہی خوب جانتے ہیں جن کو انہوں نے رسالت دی۔

جناب عالی ! آج کل کسی حکومت کا کارندہ اپنے منصب کی ذمہ داریاں پوری نہ کرے تو اس پر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ حکومت ہی نااہل ہے، یہ سب کچھ شیعوں کے خود ساختہ عقیدہ

امامت (جس کا تفصیلی ذکر آئندہ صفحات میں ہو گا) کا کرشمہ ہے کہ اپنی تحریروں میں جگہ جگہ منصب رسالت کی توہین اور تنقیص کرتے ہوئے منصب امامت کو فوقیت دیتے ہیں، اور اپنے اس خود ساختہ نظریہ امامت کے لئے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے سچے اور برحق کلام قرآن مجید کو نعوذ باللہ تحریف شدہ قرار دینے جیسے عظیم جرم کے ارتکاب سے بھی گریز نہیں کیا۔ نیز اپنی مندرجہ بالا تحریر میں بھی خمینی نے اپنے نظریہ و عقیدہ (کہ امامت رسالت سے بالا ہے) کے مطابق تمام انبیاء کرام علیہم السلام اور خاص کر رحمہ للعالمین ﷺ کو ناکام لکھنے کے بعد اپنے امام (جو کہ حضور ﷺ کا امتی ہو گا) کی کامیابی و کامرانی کا زور دار اعلان کیا ہے وہ بھی امت مسلمہ کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

جناب عالی : دنیا کی تاریخ گواہ ہے کہ آپ ﷺ کے غلاموں نے روم و فارس اور دنیا بھر کے مغروروں کے غرور کو خاک میں ملا دیا اور لاکھوں مربع میل پر اسلامی پرچم لہرا کر مثالی عدل قائم کیا اور ان خوش نصیب صحابہ کرامؓ کے علاوہ آپ ﷺ کے ایک ایک غلام نے تنہا ہزاروں، لاکھوں انسانوں کی تربیت و اصلاح کی جس کی زندہ مثال محبوب سبحانی حضرت سید عبدالقادر جیلانیؒ، مفکر اسلام حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ، حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبندیؒ، حضرت خواجہ شہاب الدین سہروردیؒ، حضرت خواجہ بہاء الدین زکریا ملتانیؒ، حضرت خواجہ نظام الدین اولیاءؒ، حضرت مجدد الف ثانیؒ، حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیریؒ اور حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ وغیرہم حضرات ہیں۔

جناب عالی ! آپ کا تعلق شعبہ عدل سے ہے آپ خوب جانتے ہیں کہ حضور ﷺ

کے ایک غلام حضرت فاروق اعظمؓ نے دنیا میں ایسا عدل قائم کیا کہ آج دنیائے عدل میں "عدل فاروقی" ضرب المثل ہے۔ تو پھر ان کے آقا ان کو عدل سکھانے والے خود کیسے ناکام رہے ؟

عدل فاروقی پر علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے۔

سروری در دین ما خدمت گری است
عدل فاروقی و فقر حیدری است

جناب والا ! وہ ہستی جو خود فرماتے ہیں قیامت میں میری امت سب سے زیادہ جنت میں جائے گی کیا ان کا حال یہی تھا کہ وہ اپنے بلا واسطہ شاگردوں ' معتقدیوں اور مریدوں کی اصلاح و تربیت نہ کر سکے؟ اس سے بڑھ کر آپ کی ذات اور آپ کی رسالت کی توہین اور کیا ہوگی؟

خمینی صاحب کی اس تقریر کو ایرانی سفارت خانے نے "اتحاد و یکجہتی" کے نام سے شائع کیا ہے۔ کیا کوئی غیرت مند امتی اس پر ان سے اتحاد کا تصور کر سکتا ہے ؟

نعوذ باللہ حضور ﷺ کی قوم بے وفا اور خمینی کی قوم باوفا تھی

جناب عالی ! خمینی صاحب نے مرنے سے پہلے ایک وصیت نامہ لکھا تھا جو ان کے کہنے کے مطابق ان کی وفات کے بعد ان کے بیٹے احمد خمینی نے پڑھ کر سنایا تھا اس وصیت نامہ کو ایرانی حکومت نے مختلف زبانوں میں شائع کیا ہے اس کا اردو ترجمہ تحریک نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان نے منزا پرنٹنگ پریس اسلام آباد سے بنام "حضرت امام خمینی کا سیاسی و الٰہی وصیت نامہ" طبع کیا ہے۔ جس میں خمینی صاحب نے جرات کے ساتھ دعویٰ کیا ہے کہ اس کی قوم نعوذ باللہ حضور انور ﷺ کی قوم سے بہتر ہے اور یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ گویا آپ ﷺ کی قوم تو بزدل اور غدار تھی اور اس کی قوم زبردست بہادر اور وفادار ہے ' اصل کتاب سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

موجودہ ایرانی قوم صدر اسلام کی حجازی، کوفی اور عراقی اقوام سے بہتر ہے

میں جرأت کے ساتھ دعویٰ کرتا ہوں کہ آج کی ایرانی قوم اور اس کی کروڑوں کی آبادی آج کے دور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دور کی حجازی اور امیرالمومنین (علی) و حسین ابن علی صلوات اللہ وسلامہ علیہما کے دور کی کوفی و عراقی اقوام سے بہتر ہے۔

دور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجاز میں مسلمان بھی ان کی اطاعت نہیں کرتے تھے اور مختلف بہانے بنا کر محاذوں پر نہیں جاتے تھے جس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ توبہ میں کچھ آیات کے ذریعے ان کو سرزنش کرتے ہوئے عذاب کی وعید سنائی ہے اور اس حد تک ان کو جھوٹ کی نسبت دی کہ نقل (شدہ روایت) کے مطابق آپ نے منبر سے ان پر لعنت بھیجی اور عراق اور کوفہ والوں نے اس حد تک امیرالمومنین ؑ کے ساتھ غلط سلوک اور ان کی نافرمانی کی کہ آنحضرت کے شکوے نقل و تاریخ کی کتب میں مشہور ہیں اور عراق و کوفہ کے ان مسلمانوں نے سید الشہداء علیہ السلام کے ساتھ وہ سلوک کیا جو کیا اور جن لوگوں نے ان کی شہادت میں اپنے ہاتھوں کو آلودہ نہ کیا یا تو وہ میدان سے فرار ہوئے یا اس تاریخی جرم کے واقع ہونے تک بیٹھے رہے۔ لیکن آج دیکھتے ہیں کہ ایرانی قوم مسلح افواج، پولیس، سپاہ (پاسداران) اور بسیج کی مسلح فورسز سے لے کر قبائل اور رضاکاروں کی عوامی طاقتوں اور محاذوں پر موجود افواج سے لے کر محاذ کے پیچھے موجود عوام تک انتہائی جذبہ و شوق سے کس طرح کی قربانیاں دے رہے ہیں اور کتنی رزمیہ داستان تخلیق کر رہے ہیں اور دیکھتے ہیں کہ پورے ملک کے محترم عوام کتنی گرانقدر امداد کر رہے ہیں اور شہداء کے لواحقین اور جنگ سے متاثرہ افراد اور ان کے متعلقین بہادرانہ انداز کے چہروں اور اشتیاق و اطمینان سے بھرپور گفتار و کردار کے ساتھ ہمارے سامنے آتے ہیں اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ، اسلام اور ابدی زندگی کی نسبت ان کے عشق و جذبہ اور پختہ ایمان کی وجہ سے ہیں۔ درحالیکہ نہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے محضر مبارک میں ہیں اور نہ امام معصوم صلوات واللہ علیہ کی بارگاہ میں اور اس کے اسباب غیب پر ان کا ایمان و یقین ہے اور مختلف پہلوؤں میں کامیابی اور فتح کا راز یہی ہے۔ اسلام کو فخر کرنا چاہیے کہ اس طرح کے فرزندوں کی تربیت کی ہے، ہم سب فخر کرتے ہیں کہ اس قسم کے دور میں اور اس طرح کی قوم کے ساتھ ہیں۔

("امام خمینی کا سیاسی و الٰہی وصیت نامہ" صفحہ نمبر ۳۶-۳۷ ناشر نفاذ فقہ جعفریہ پاکستان)

جناب عالی : خمینی صاحب نے کس دیدہ دلیری سے نہ صرف ہمارے آقا نبی اکرم ﷺ

کو بلکہ ان ہستیوں کو بھی جن کی محبت کے وہ اتنے دعویدار ہیں کہ ان کو نبیوں سے افضل قرار دیتے ہیں یعنی حضرت علیؓ، حضرت حسینؓ ان سب کا اپنے سے موازنہ کرتے ہوئے، ان کی قوموں کو بے وفا اور یہ کہ ان کے لئے عذاب الٰہی ہے، اور ان پر لعنت کی گئی ہے، وہ بزدل اور میدان سے بھاگنے والی قومیں تھیں وغیرہ وغیرہ

مگر اپنی قوم کے لئے اسی تحریر میں یہاں تک لکھ دیا کہ ایرانی قوم انتہائی جذبہ و شوق سے قربانی دینے والی قوم ہے، زبردست بہادر، وفا شعار، پختہ ایمان والے ہیں...... اپنی اس تحریر کے آخر میں خمینی صاحب کے یہ جملے بھی غور سے ملاحظہ فرمائیں۔

" اسلام کو فخر کرنا چاہئے کہ اس طرح کے فرزندوں کی (خمینی نے) تربیت کی ہے، ہم سب فخر کرتے ہیں کہ اس قسم کے دور میں اور اس طرح کی قوم کے ساتھ ہیں "۔

جناب عالی ! اس کے ساتھ ہی اتحاد و یکجہتی صفحہ ۱۵ کے یہ سخت دل آزار جملے بھی دوبارہ پڑھ لیں

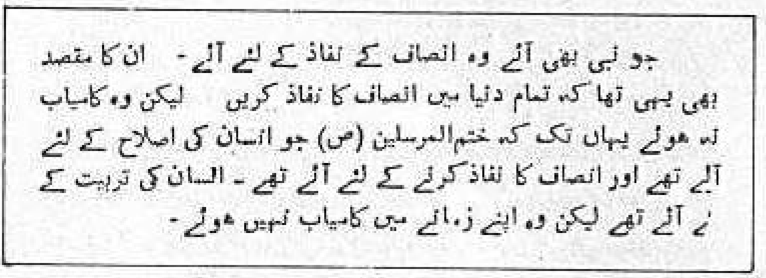

جو نبی بھی آئے وہ انصاف کے نفاذ کے لئے آئے - ان کا مقصد بھی یہی تھا کہ تمام دنیا میں انصاف کا نفاذ کریں لیکن وہ کامیاب نہ ہوئے یہاں تک کہ ختم المرسلین (ص) جو انسان کی اصلاح کے لئے آئے تھے اور انصاف کا نفاذ کرنے کے لئے آئے تھے - انسان کی تربیت کے لئے آئے تھے لیکن وہ اپنے زمانے میں کامیاب نہیں ہوئے -

خواتین کے لئے عہد رسالت دور جہالت تھا

جناب عالی ! خمینی صاحب کی بیٹی خانم زہرہ نے پاکستان کا دورہ کرتے ہوئے، جنگ فورم لاہور میں ایک سوال کے جواب میں قرآن اور سنت کی تعلیمات کے برعکس بے نظیر صاحبہ کا دفاع کرتے ہوئے، عہد رسالت کے بارے میں جو زہر افشانی کی ہے وہ بھی ملاحظہ ہو۔

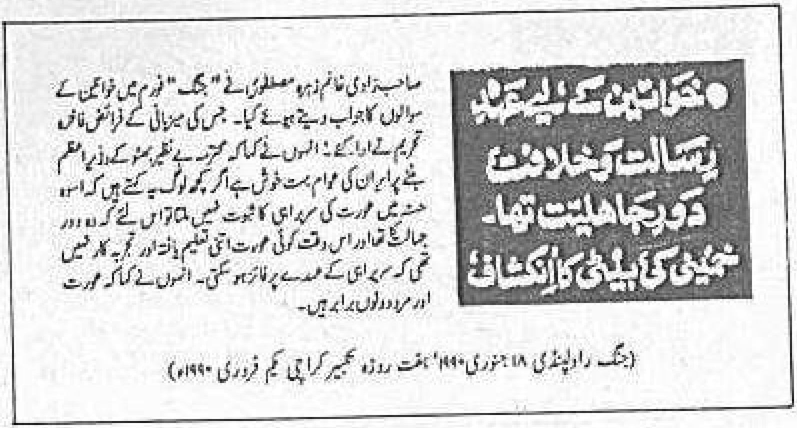

● حکمرانی کے لئے عہد رسالت و خلافت دورِ جاہلیت تھا۔ خمینی کی بیٹی کا انکشاف

صاحبزادی خانم زہرہ مصطفوی نے "جنگ" فورم میں خواتین کے سوالوں کا جواب دیتے ہوئے کیا۔ جس کی میزبانی کے فرائض خانم کریم نے ادا کئے۔ انہوں نے کہا کہ محترمہ بے نظیر بھٹو کے وزیر اعظم بننے پر ایران کی عوام بہت خوش ہے اگر کچھ لوگ یہ کہتے ہیں کہ اسوہ حسنہ میں عورت کی سربراہی کا ثبوت نہیں ملتا تو اس لئے کہ وہ دور جاہلیت کا تھا اور اس وقت کوئی عورت اتنی تعلیم یافتہ اور تجربہ کار نہیں تھی کہ سربراہی کے عہدے پر فائز ہو سکتی۔ انہوں نے کہا کہ عورت اور مرد دونوں برابر ہیں۔

(جنگ راولپنڈی ۱۸ جنوری ۱۹۹۰ء، ہفت روزہ تکبیر کراچی یکم فروری ۱۹۹۰ء)

جناب محترم ! یہ بھی عجیب بات ہے کہ عہد رسالت اور عہد خلافت راشدہ جو کہ پوری انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ روشن اور تابناک تھا، اور علم و عمل کے حوالے سے سب سے زیادہ مثالی دور تھا، خمینی خاندان کو ساری خامیاں اور خرابیاں اسی مبارک دور میں نظر آ رہی ہیں، جبکہ اپنی ذات اور حکومت میں سب خوبیاں جمع دکھاتے ہیں۔

کسی نے اسی موقعہ کے لئے کہا ہے۔

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بند قبا دیکھ

* * *

حضور ﷺ اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکے (العیاذ باللہ)

جناب عالی ! پاکستان کا دورہ کرتے ہوئے خمینی کے داماد ڈاکٹر محمود بروجردی نے روزنامہ مشرق کو انٹرویو دیتے ہوئے اپنے سسر کی ترجمانی میں جو کچھ کہا تھا وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

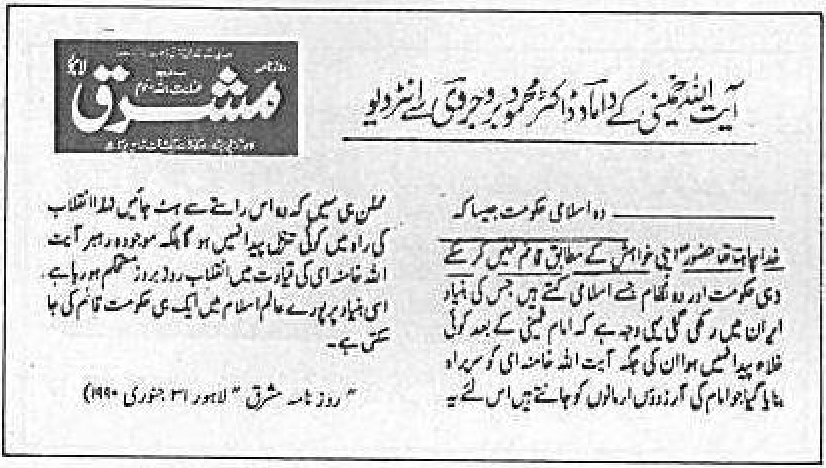

مشرق

آیت اللہ خمینی کے داماد ڈاکٹر محمود بروجردی سے انٹرویو

...... وہ اسلامی حکومت جیسا کہ خدا چاہتا تھا حضورؐ بھی خواہش کے مطابق قائم نہیں کر سکے وہی حکومت اور وہ نظام جسے اسلامی کہتے ہیں جس کی بنیاد ایران میں رکھی گئی یہی وجہ ہے کہ امام خمینی کے بعد کوئی خلاء پیدا نہیں ہوا ان کی جگہ آیت اللہ خامنہ ای کو سربراہ بنایا گیا جو امام کی آرزوؤں ارمانوں کو جانتے ہیں اس لئے یہ ممکن ہی نہیں کہ وہ اس راستے سے ہٹ جائیں لہٰذا انقلاب کی راہ میں کوئی خلل پیدا نہیں ہو گا بلکہ موجودہ رہبر آیت اللہ خامنہ ای کی قیادت میں انقلاب روز بروز مستحکم ہو رہا ہے۔ اسی بنیاد پر پورے عالم اسلام میں ایک ہی حکومت قائم کی جا سکتی ہے۔

" روزنامہ مشرق " لاہور ۳۱ جنوری ۱۹۹۰)

جناب عالی : ایک میزبان ملک میں ڈاکٹر محمود بروجروی نے کس قدر دیدہ دلیری سے ہمارے آقا حضور نبی اکرم ﷺ کے بارے میں کہہ دیا کہ وہ نعوذ باللہ خدا کی چاہت کے باوجود اسلامی حکومت قائم نہیں کر سکے' اور ایران میں اس کی بنیاد پڑ گئی ہے۔ پھر بیان میں اس کا یہ کہنا کہ پورے عالم اسلام میں ایک ہی حکومت قائم کی جا سکتی ہے' دراصل ایرانی انقلاب کو عالم اسلام میں برآمد کرنے کی ایرانیوں کی دلی خواہش کی ترجمانی ہے جس کے لئے وہ کوشاں ہیں اور اس سے پورا عالم اسلام بشمول اہل حرمین شریفین پریشان ہیں۔

جناب عالی ! حرمین شریفین کس قدر محترم' اور امن کے مقامات ہیں مگر شیعہ حضرات بالخصوص ایران میں موجودہ انقلاب کے بعد سے ایرانی زائرین' حج اور عمرہ کے موقع پر مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ بلکہ حرم کعبہ اور حرم نبویؐ میں جو کچھ کرتے ہیں وہ دنیا بھر کے حجاج اور زائرین آنکھوں سے دیکھتے اور کانوں سے سنتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ روضہ اقدس پر حاضری میں حضور منور ﷺ کی معیت میں آرام فرما حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو سب و شتم کرتے ہیں' اور بقیع شریف کے باہر اور اندر صحابہ کرامؓ پر اجتماعی اور انفرادی تبرا کرتے ہیں'

جس سے بسا اوقات سعودی پولیس اور ان کا آپس میں جھگڑا بھی ہوتا رہتا ہے۔ اگر ان کے حج کی کتابیں ملاحظہ فرمائیں تو ان مقدس ہستیوں پر تبرا سے پر ہیں، خمینی صاحب نے انقلاب کے بعد دنیا بھر کے شیعہ حضرات کو اپنے ہاں انقلاب برپا کرنے کی تاکید کی تھی، پاکستانیوں سے بھی کہا گیا کہ ضیاء الحق کا تختہ الٹ دیں، پڑوسی ملک عراق کے ساتھ جنگ کی گئی، امارات وغیرہ کو پریشان کیا گیا، حرم مکہ میں ۱۹۸۷ء میں اسی پالیسی کی وجہ سے سینکڑوں زائرین قتل ہوئے حرم شریف خون سے رنگین ہوا، پاکستانی شیعوں نے اپنے ہم مسلک ایرانیوں کی حمایت میں جو کچھ لکھا اور کہا اس کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

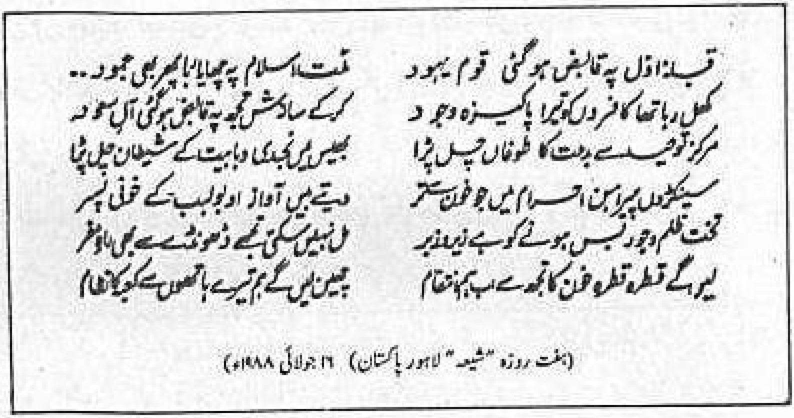

قبلۂ اول پہ قابض ہو گئی قوم یہود　ملت اسلام پہ چھایا ہوا پھر بھی جمود۔۔
کھل رہا تھا کافروں کو تیرا پاکیزہ وجود　کر کے سازش تجھ پہ قابض ہو گئی آل سعود
مرکز توحید سے بدعت کا طوفاں چل پڑا　بھیس میں نجدی وہابیت کے شیطان چل پڑا
سینکڑوں پیراہن احرام میں جو خوں سے تر　دیتے ہیں آواز او بولہب کے خلفی پسر
تخت ظلم و جور بس ہونے کو ہے زیر و زبر　مل نہیں سکتی تجھے ڈھونڈے سے بھی راہ فرار
لیں گے قطرہ قطرہ خوں کا تجھ سے اب ہم انتقام　چھین لیں گے ہم تیرے ہاتھوں سے کعبہ کا نظام

(ہفت روزہ "شیعہ" لاہور پاکستان) ۱۶ جولائی ۱۹۸۸ء)

جناب عالی ! واضح ہو کہ ۳ ذی الحج ۱۴۰۳ھ کو جدہ ائیرپورٹ پر ایرانی زائرین سے انتہائی خطرناک آتش گیر مادہ برآمد کیا گیا تھا یہ خبر پاکستانی اخبارات سمیت دنیا بھر کے اخبارات میں جلی سرخیوں سے شائع ہوئی تھی۔

جناب عالی ! ایران اپنے پڑوسی ملک افغانستان میں بھی جو کچھ کر رہا ہے وہ سب پر عیاں ہے۔ ایران، انڈیا اور روس وغیرہ کے ساتھ ملکر طالبان مخالف قوتوں کو خوب اسلحہ اور ہر طرح کی مدد دے رہا ہے، حالانکہ طالبان نے آج تک ایرانی حدود کی خلاف ورزی نہیں کی، خود ایران

دوسروں کے ہاں مداخلت کرتا ہے اور افسوس اور دکھ کی بات ہے کہ الزام ہمارے ملک پاکستان پر لگاتا ہے، ایرانی انقلاب کے اس پہلو کو ملک کے نامور صحافی جناب اختر کاشمیری صاحب نے اپنے سفرنامہ ایران بنام " آتش کدہ ایران " میں خوب واضح کیا ہے۔

جناب عالی ! طالبان کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ سنی حنفی ہیں اور انہوں نے اپنے زیر کنٹرول علاقوں میں خلافت راشدہ کے طرز پر مکمل اسلامی نظام قائم کیا ہے، جس کی برکت سے وہاں مثالی امن قائم ہے، مگر چونکہ وہ شیعہ نہیں، سُنی ہیں اس لئے ایران ان کو کسی صورت برداشت نہیں کر سکتا، دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ طالبان چونکہ ہمارے پیارے ملک پاکستان کے زبردست حامی ہیں پورے افغانستان پر ان کے کنٹرول سے انشاء اللہ تعالیٰ پاکستان آزاد روسی ریاستوں کے ساتھ تجارت کی وجہ سے پھلے پھولے گا یہ بھی ایران کو ناگوار ہے کیونکہ وہ خود یہ سب فوائد حاصل کرنا چاہتا ہے۔

جناب عالی ایرانی انقلاب جس کا بظاہر تاثر اسلامی انقلاب کا ہے وہ خالص شیعی انقلاب ہے۔ ایرانی دستور میں صراحتاً یہ لکھا ہوا ہے کہ

> " ایران کا سرکاری مذہب اسلام اور جعفری اثنا عشری ہے یہ اصل ہمیشہ کے لئے ناقابل ترمیم و تنسیخ ہے "
>
> (" جمہوریہ ایران کا آئین " صفحہ ۹ زیر عنوان اصل نمبر ۱۲، مطبوعہ ایرانی سفارت خانہ اسلام آباد)

جناب عالی ! یہ بھی عجیب انصاف ہے کہ خود تو ایرانیوں نے اکثریت کے بل بوتے پر اپنے ملک کے دستور میں صراحتاً لکھ دیا ہے کہ " ایران کا سرکاری مذہب جعفری اثنا عشری ہے " لیکن اگر پاکستان کے دستور میں غالب اکثریت سُنی عوام فقہ حنفی کے نفاذ کا جائز اور آئینی مطالبہ کرتے ہیں، تو ایرانی اور پاکستانی شیعہ اس پر سیخ پا ہوتے ہیں، اسی لئے انہوں نے فقہ حنفی کے نفاذ کو روکنے کے لئے " تحریک نفاذ فقہ جعفریہ " بنائی ہے۔ جس کے پلیٹ فارم سے اکثریت کو اپنے

جائز اور آئینی حق سے محروم رکھنے کی سعی میں وہ تاحال کامیاب ہیں۔

جانشین خمینی کا دعویٰ "مقام محمود" پر خمینی فائز ہو گیا (العیاذ باللہ)

جناب عالی ! قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے حبیب ﷺ سے ارشاد فرمایا ہے

وَمِنَ الَّیلِ فَتَہَجَّدْ بِہٖ نَافِلَۃً لَّکَ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

(پارہ ۱۵ آیت ۷۹)

ترجمہ اور کچھ رات جاگتا رہ قرآن کے ساتھ یہ زائد ہے تیرے لیے قریب ہے کھڑا کر دے تجھ کو تیرا رب مقام محمود میں۔

جناب عالی ! اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ سے "مقام محمود" کا وعدہ فرمایا ہے اور احادیث مبارکہ میں جناب رسول پاک ﷺ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ "مقام محمود" صرف اور صرف میرے ہی لیے ہے۔ جس پر اولین و آخرین رشک کریں گے۔ چنانچہ پوری امت مسلمہ بالاتفاق ہر اذان کے بعد دعا میں یہ مقام اپنے پیارے نبی ﷺ کے لئے اظہار عشق اور نجات دارین کے لئے مانگتی ہے۔

مگر مقام صد افسوس ہے کہ رہبر انقلاب شیعہ امام، امام خمینی کے جانشین آیت اللہ خامنائی نے امام خمینی کے چہلم کے موقع پر ایک یادگار پیغام میں جس کو ایرانی سفارت خانہ اسلام آباد نے اپنے رسالہ "وحدت اسلامی" شمارہ نمبر ۵۷ خصوصی اشاعت میں نمایاں طبع کیا ہے۔ اپنے امام خمینی صاحب کی تعریف کرتے ہوئے اسی آیت شریفہ کا حوالہ دے کر (کہ جس میں خطاب حضور ﷺ سے ہے)۔ یہاں تک ہرزہ سرائی کی ہے کہ مقام محمود پر امام خمینی فائز ہو گیا ہے۔ (استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ) اصل رسالہ سے عکس ملاحظہ ہو۔

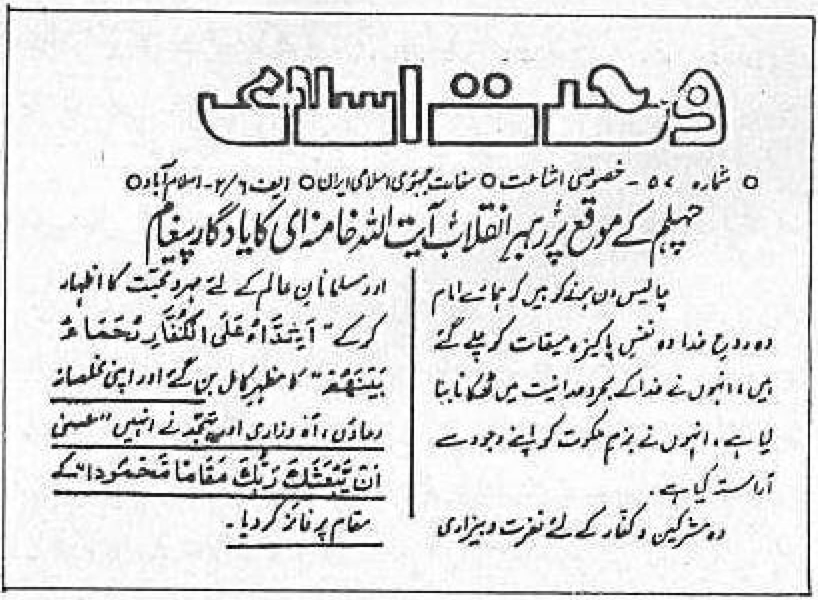

وحدت اسلامی

○ شمارہ ۵۰ - خصوصی اشاعت ○ سفارت جمہوری اسلامی ایران ○ ایف ۶/۲ - اسلام آباد ○

چہلم کے موقع پر رہبر انقلاب آیت اللہ خامنہ ای کا یادگار پیغام

چالیس دن بیت گئے ہیں کہ ہمارے امام
وہ روح خدا وہ نفس پاکیزہ میقات کو چلے گئے
ہیں، انہوں نے خدا کے بحر وحدانیت میں ٹھکانا بنا
لیا ہے، انہوں نے بزم ملکوت کو اپنے وجود سے
آراستہ کیا ہے۔
وہ مشرکین و کفار کے لئے نفرت و بیزاری
اور مسلمانان عالم کے لئے مہر و محبت کا اظہار
کرکے "اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ
بَيْنَهُمْ" کا مظہر کامل بن گئے اور اپنی مخلصانہ
دعاؤں، آہ و زاری اور تہجد نے انہیں "عَسٰى
اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا" کے
مقام پر فائز کر دیا۔

شیعہ حضرات کا خود ساختہ عقیدہ امامت

جناب عالی ! شیعہ حضرات نے امت مسلمہ سے جدا ایک نیا عقیدہ بنام "امامت" ایجاد کیا ہے اور ان کے نزدیک یہ اسی طرح رکن ایمان ہے جس طرح عقیدہ توحید' رسالت اور عقیدہ قیامت اور آخرت' یہ عقیدہ کتنا خطرناک ہے فی الحال یہاں اس پر بحث نہیں کرتے کہ علماء اسلام نے اس پر مختلف زبانوں میں بہت کچھ لکھا ہے یہاں اتنا ہی بتلانا مقصود ہے کہ اس عقیدہ سے نہ صرف توہین رسالت ہوتی ہے بلکہ عقیدہ ختم نبوت کی بھی نفی ہوتی ہے۔ حوالہ جات ملاحظہ ہوں۔

ہم شیعہ جس امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں اہل سنت سرے سے اس کے معتقد نہیں ہیں

ایران کے مشہور شیعہ راہنما مرتضی مطہری نے عقیدہ امامت پر اہل سنت اور اہل تشیع کے

اختلاف کا ذکر کرتے ہوئے یہاں تک لکھا ہے ، ملاحظہ ہو۔

> "ہم کہتے ہیں شرائط امام یہ ہیں کہ وہ معصوم ہو اور منصوص ہو یعنی اللہ اور اس کے رسولؐ کی طرف سے معین و مقرر کیا گیا ہو اور وہ کہتے ہیں ایسا نہیں ہے جبکہ شیعہ جس امامت کا عقیدہ رکھتے ہیں اہل سنت سرے سے اس کے معتقد نہیں ہیں"۔
>
> (دو ماہی رسالہ "توحید" صفحہ ۴۶ مطبوعہ قم ایران)

امامت نبوت سے بالا ہے' اور تمام ائمہ تمام انبیاء سے افضل ہیں

ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے "مرتبہ امامت ' مرتبہ پیغمبری سے بالا تر ہے"

(حیات القلوب مترجم جلد سوم صفحہ ۱۰ ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور)

نیز اسی کتاب کی جلد دوم صفحہ نمبر ۷۸۷ کے حاشیہ میں یہاں تک لکھا ہے کہ "جناب امیر (حضرت علیؓ) اور تمام ائمہ علیہم السلام تمام انبیاء سے افضل ہیں۔

ملا باقر مجلسی اور دوسرے شیعہ حضرات کی طرح ان کے موجودہ مقتدا امام خمینی صاحب نے عقیدہ امامت کے بارے میں لکھا ہے۔

> از ضروریات مذهب ما است که کسی به مقامات معنوی ائمه (ع) نمیرسد حتی ملک مقرب و نبی مرسل.
>
> (ولایت فقیہ صفحہ ۵۸ مطبوعہ قم ایران)

ترجمہ : اور ہمارے مذہب کے ضروری عقائد میں سے یہ عقیدہ بھی ہے کہ ہمارے ائمہ کو وہ مقام حاصل ہے جس تک کوئی مقرب فرشتہ اور نبی مرسل بھی نہیں پہنچ سکتا۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر واجب ہوا کہ علیؓ کی رسالت اور امامت پر ایمان لاتے

جناب عالی ! خود ساختہ عقیدہ امامت و ولایت نے شیعہ حضرات کو کہاں سے کہاں تک پہنچا

دیا ہے اس کا ایک اور نمونہ پاکستانی شیعہ مجتہد محمد یاور حسین جعفری کی کتاب "۱۲ مسئلے" سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

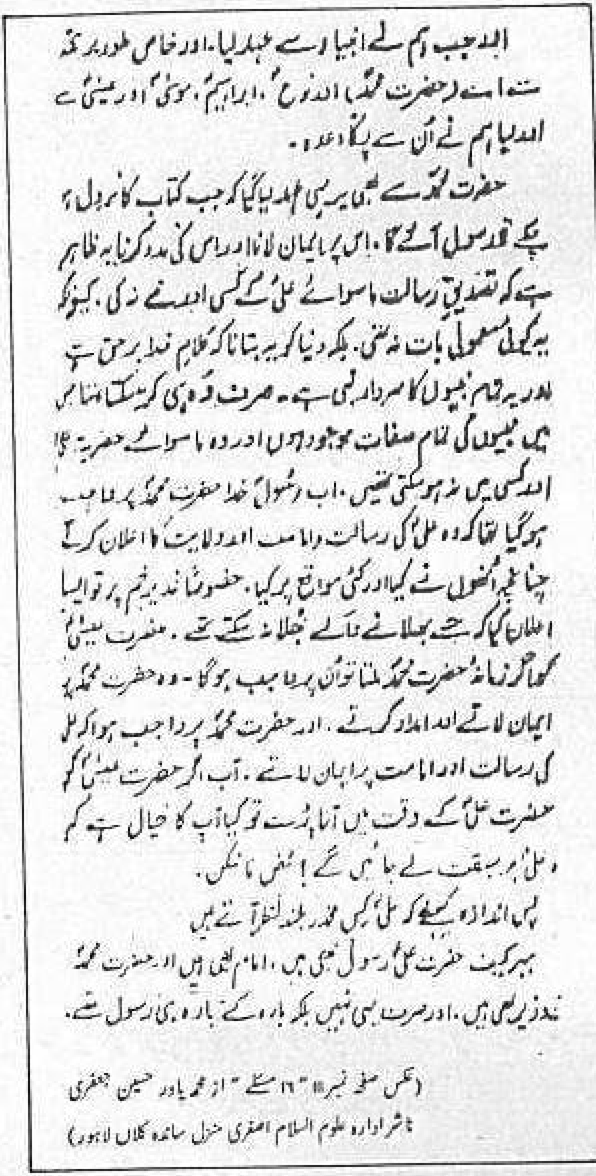

اور جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا۔ اور خاص طور پر تم سے اور (حضرت محمدؐ) اور نوحؑ، ابراہیمؑ، موسیٰؑ اور عیسیٰؑ سے اور لیا ہم نے ان سے پکا وعدہ۔

حضرت محمدؐ سے بھی یہ ہی عہد لیا گیا کہ جب کتاب کا نزول ہو چکے تو رسول آئے گا۔ اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا یہ ظاہر ہے کہ تصدیقِ رسالت ماسوائے علیؑ کے کسی اور نے نہ کی۔ کیونکہ یہ کوئی معمولی بات نہ تھی۔ بلکہ دنیا کو یہ بتانا کہ کلام خدا برحق ہے اور یہ تمام نبیوں کا سردار نبی ہے۔ صرف وہ ہی کر سکتا تھا جس میں نبیوں کی تمام صفات موجود ہوں اور وہ ماسوائے حضرت علیؑ اور کسی میں نہ ہو سکتی تھیں۔ اب رسولِ خدا حضرت محمدؐ پر واجب ہو گیا تھا کہ وہ علیؑ کی رسالت و امامت اور ولایت کا اعلان کرتے چنانچہ انھوں نے کیا اور کئی مواقع پر کیا۔ حضور نے غدیر خم پر تو ایسا اعلان کیا کہ جسے بھلانے والے بھلا نہ سکتے تھے۔ حضرت عیسیٰؑ کو اگر زمانۂ حضرت محمدؐ ملتا تو ان پر واجب ہو گا۔ وہ حضرت محمدؐ پر ایمان لاتے اور امداد کرتے۔ اور حضرت محمدؐ پر واجب ہوا کہ علیؑ کی رسالت اور امامت پر ایمان لاتے۔ اب اگر حضرت عیسیٰؑ کو حضرت علیؑ کے وقت میں آنا درست تو کیا آپ کا خیال ہے کہ علیؑ ان پر سبقت لے جائیں گے! ہرگز نہیں۔

پس اندازہ کیجئے کہ علیؑ کس قدر بلند نظر آتے ہیں

بہرکیف حضرت علیؑ رسول بھی ہیں، امام بھی ہیں اور حضرت محمدؐ نذیر بھی ہیں۔ اور صرف یہی نہیں بلکہ بارہ کے بارہ ہی رسول تھے۔

(عکس صفحہ نمبر ۱۱ "۱۲ مسئلے" از محمد یاور حسین جعفری
ناشر ادارہ علوم السلام اصغری منزل سانده کلاں لاہور)

جناب عالی ! مرزائی تو صرف ایک مرزا قادیانی کو حضور انور ﷺ کے بعد نبی اور رسول ماننے کے جرم میں کافر قرار دیئے گئے ہیں، اور یہاں تو نہ صرف بارہ اماموں کو رسول مانا جا رہا ہے بلکہ یہاں تک لکھ دیا گیا کہ نعوذ باللہ حضور انور ﷺ پر واجب تھا کہ وہ حضرت علیؓ کی رسالت و امامت کا نہ صرف اعلان کرتے بلکہ ان کی رسالت اور امامت پر ایمان لاتے۔ حالانکہ حضرت علیؓ تو حضور انور ﷺ کے غلام تھے، امتی تھے اور چوتھے خلیفہ تھے، ان پر حضور خاتم النبیین ﷺ کا نعوذ باللہ ایمان لانے کا جھوٹا دعویٰ انکار ختم نبوت اور توہین رسالت نہیں تو اور کیا ہے؟

نعوذ باللہ حضور ﷺ امام مہدی کی بیعت کریں گے

شیخ طوسی اور نعمانی آٹھویں امام حضرت رضاؓ سے روایت کرتے ہیں کہ امام مہدی کے ظہور کی علامت یہ ہو گی کہ وہ بروئے آفتاب برہنہ ظاہر ہوں گے اور منادی کریں گے کہ امیر المومنین دوبارہ آ گئے ہیں ان کا سب سے پہلے مرید کون ہو گا؟ ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے۔

> "اول کسے کہ بہ او بیعت کند محمد باشد"
>
> (حق الیقین صفحہ ۳۴۷)

ترجمہ : سب سے پہلے اس مہدی کی جو بیعت کریں گے وہ رسالت مآب ﷺ ہوں گے (استغفر اللہ)

جناب عالی ! یہ بھی شیعہ عقیدہ امامت کا خطرناک نتیجہ ہے کہ نعوذ باللہ رحمہ للعالمین امام الانبیاء والمرسلین ﷺ اپنے ایک غلام اور امتی کے مرید بنیں گے۔

متعہ اور شیعہ

جناب عالی ! قرآن مجید میں یہود و نصاریٰ کے غلو کا ذکر ہے کہ انہوں نے پہلے تو اپنے نبی

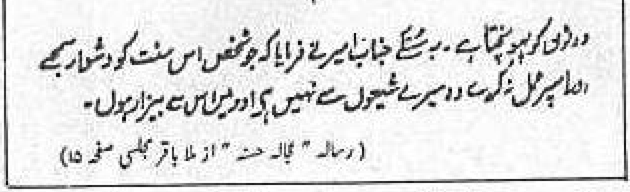

دونوں کو پہونچتا ہے۔ بے شک جناب امیر نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اس پر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔

(رسالہ "عجالہ حسنہ" از ملا باقر مجلسی صفحہ ۱۵)

جناب عالی ! متعہ جیسے فعل کے بارے میں ملا باقر مجلسی کی عبارت آپ ملاحظہ فرما چکے ہیں اس میں درج ذیل عبارت دوبارہ ملاحظہ فرمائیں۔

"وہ لوگ (یعنی متعہ کرنے والے) فارغ ہو کر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے ان کے بدن سے گرتے ہیں ان سے حق تعالی ایسے فرشتے خلق یعنی (پیدا) فرماتا جو تسبیح و تقدیس ایزدی بجالاتے ہیں اور اس کا ثواب تا قیامت دونوں کو پہنچتا ہے"۔ کیا یہ اللہ تعالی کے نورانی اور معصوم فرشتوں کی توہین نہیں ہے؟

جناب عالی! رسالت کے متعلق گزشتہ اوراق میں مختصراً" کچھ شیعہ عقائد و نظریات مستند حوالوں کے ساتھ پیش کئے گئے اور ان میں ان کے موجودہ دور کے امام خمینی صاحب کا نظریہ بالخصوص پیش کیا گیا ہے۔ جس کو ایرانی حکومت پورے عالم میں بالخصوص پاکستان میں پاکستانی پریس سے چھپوا کر پھیلا رہی ہے جس پر پاکستانی حکمران باوجود باخبر ہونے اور باخبر کرائے جانے کے نہ صرف خاموش ہیں بلکہ اگر کوئی غیرت مند مسلمان اپنی ماں' باپ اور جان سے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع میں ان کفریات کا رد کرتا ہے تو وہ مجرم ہے پابند سلاسل کر دیا جاتا ہے' حالانکہ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ مجرموں کو جرم سے روکا جاتا اور اس طرح کے دل آزار لٹریچر کو بند کر دیا جاتا اور متعلقہ افراد اور حکومت سے احتجاج کیا جاتا مگر یہاں تو معاملہ بالکل برعکس ہے بلکہ جنگل کا قانون ہے۔ جس کی لاٹھی اس کی بھینس کے مصداق ہے۔ اللہ تعالی آپ کو توفیق دے کہ یہ مسئلہ حل ہو جائے اور ملک و ملت محفوظ ہو جائیں

◆

باب چہارم

امہات المومنین رضؓ کے متعلق شیعہ عقائد

عنوانات

امہات المومنینؓ کے متعلق شیعہ عقائد

صفحہ نمبر

☐ ہماری ماں سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی شان ——— ۶۴

☐ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی خطرناک توہین ——— ۶۴

☐ بی بی عائشہ کوئی امریکی میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی ——— ۶۵

☐ ام المومنین سیدہ حفصہؓ کی توہین ——— ۶۶

☐ ازواج مطہراتؓ اور اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر لعنت کے وظیفے۔ ۶۷

☐ لعنتی وظیفہ نمبر۱ ——— ۶۷

☐ لعنتی وظیفہ نمبر۲ ——— ۶۸

امہات المومنین رضی اللہ عنہن کے متعلق شیعہ عقائد :

جناب عالی ! اللہ تبارک تعالیٰ نے ہمارے آقا رحمۃ للعالمین ﷺ کی ازواج طیبات طاہرات کو ایمان والوں کی مائیں قرار دیا ہے۔ چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

○ **"اَلنَّبِیُّ اَولٰی بِالْمُؤمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ"**

ترجمہ : نبی سے لگاؤ ہے ایمان والوں کو زیادہ اپنی جان سے اور اس کی عورتیں ان کی مائیں ہیں۔ ایک اور جگہ پر اللہ تعالیٰ نے یہاں تک ارشاد فرمایا۔

○ **"وَالطَّیِّبٰتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَالطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبٰتِ اُولٰٓئِکَ مُبَرَّءُوْنَ مِمَّا یَقُوْلُوْنَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّرِزْقٌ کَرِیْمٌ"** **(پارہ-۱۸ آیت-۲٦ سورہ نور)**

ترجمہ : پاکیزہ عورتیں پاکیزہ مردوں کے لئے اور پاکیزہ مرد پاکیزہ عورتوں کے لئے ہیں اور وہ لوگ (صحابہ کرامؓ بالخصوص سیدہ عائشہ صدیقہؓ) بری ہیں اس سے جو کچھ وہ (منافقین) کہتے ہیں ان (صحابہ کرامؓ) کے لئے بخشش اور عمدہ رزق ہے۔ (تفسیر جلالین شریف صفحہ ۲۹۷)

جناب عالی : اللہ تعالیٰ نے کس شان سے آپ ﷺ کی پاک بیویوں کو ہماری مائیں قرار دیا ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان کو **"ام المومنین"** کے پیارے لفظ سے یاد کیا جاتا ہے اور بیٹے کو ماں سے جو محبت ہوتی ہے اور جو ہونی چاہئے وہ ہر ذی عقل و ذی شعور پر واضح ہے اس میں مسلمان تو مسلمان کافر بھی اپنی ماں کی عزت و ناموس پر فدا ہوتا ہے اور اپنی ماں کی شان میں ذرہ برابر گستاخی برداشت نہیں کر سکتا۔

جناب عالی ! کچھ عرصہ قبل ایک امریکی وکیل نے ہم پاکستانیوں کو ماں کی گالی دی تھی اور صرف اتنا ہی کہا تھا کہ

"پاکستانی قوم چند ہزار ڈالروں کے لئے اپنی ماں کو بھی بیچ سکتے ہیں"

پھر کیا ہوا آپ حضرات سمیت محترم صدر پاکستان ' محترم وزیر اعظم پاکستان 'علماء کرام ' مشائخ عظام ' وکلاء ' صحافی ' سیاسی لیڈر ' طلبہ ' مزدور ' غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے ملک و بیرون ملک پاکستانیوں نے اس پر شدید رد عمل کا اظہار کیا باوجودیکہ وہ ایک سپر طاقت کہلانے والی حکومت " امریکہ " کا وکیل تھا' لیکن پھر بھی پاکستانی قوم کے غیظ و غضب نے امریکہ کو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا' اور اس بد بخت وکیل کو اپنے الفاظ واپس لینے پڑے اور امریکہ کو بھی معذرت کرنی پڑی ۔ امریکی وکیل کی اس گستاخی پر صرف سنی قوم ہی نے نہیں بلکہ شیعوں نے بھی بہت برا منایا اور پر زور احتجاج کیا۔

ہماری ماں سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی شان

جناب محترم ! جس ماں کو قرآن کریم میں ہماری ماں فرمایا گیا ہے (ہم سب کی وہ مائیں جن سے ہم پیدا ہوئے ہیں' ان ماؤں کی حرمت و عظمت پر قربان کی جا سکتی ہیں۔ جن کو قرآن میں امہات المومنین فرمایا گیا ہے)۔ یہ وہ ماں ہے جن کی چادر میں حضور اقدس ﷺ پر وحی آتی تھی ' جن کی شان میں ' اور منافقین کے رد میں ' قرآن پاک کی پوری سورہ نور نازل فرمائی گئی۔ یہ ہمارے پیارے آقا نبی اکرم ﷺ کی سب سے زیادہ لاڈلی بیوی تھیں۔ جن کا حجرہ مبارکہ آج بھی حضور انور ﷺ کا روضہ اقدس ہے جس پر انسانی عشاق کے علاوہ روزانہ ستر (۷۰) ہزار نورانی فرشتے سلام عرض کرنے حاضر ہوتے ہیں' جس روضہ اقدس کی مٹی بقول ہمارے اکابرین کے اللہ تعالیٰ کے عرش ' کرسی ' اور بیت اللہ شریف سے بھی افضل ہے۔

اس صدیقہ کائنات طاہرہ طیبہؓ کے بارے میں بدبخت ظالموں کی دریدہ دہنی ملاحظہ فرمائیں۔

سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی خطرناک توہین

شیعہ حضرات بالخصوص ان کے امام خمینی صاحب کے محبوب اور مقتدا ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے ۔

اصل سے عکس ملاحظہ ہو

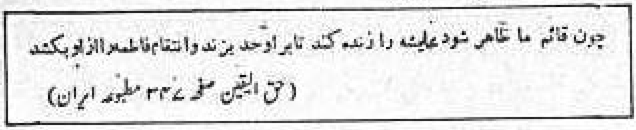

چون قائم ما ظاهر شود عایشه را زنده کند تا بر او حد بزند و انتقام فاطمه را ازو بکشد

(حق الیقین صفحہ ۳۴۷ مطبوعہ ایران)

ترجمہ : جب ہمارے امام ظاہر ہوں گے تو عائشہ کو زندہ کریں گے تاکہ اس پر حد لگائیں اور اس سے فاطمہ کا بدلہ لیں۔ (استغفر اللہ ثم استغفر اللہ)

جناب محترم ! کیا کوئی بھی انسان اپنی ماں کے بارے میں اس طرح کی گستاخی اور بے حرمتی برداشت کر سکتا ہے ؟ ملا باقر مجلسی نے دیگر شیعہ مصنفین کی طرح اپنی دوسری کتابوں میں بھی جا بجا اس سے بڑھ کر حضرت سیدہ عائشہ صدیقہؓ کی شان میں گستاخیاں کی ہیں، یہاں ہم "نقل کفر کفر نباشد" کے تحت نمونہ دکھا رہے ہیں۔

بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی

شیعہ مصنف غلام حسین نجفی (پرنسپل جامعہ المنتظر لاہور) کی بد ترین گستاخی، عکس ملاحظہ فرمائیں۔

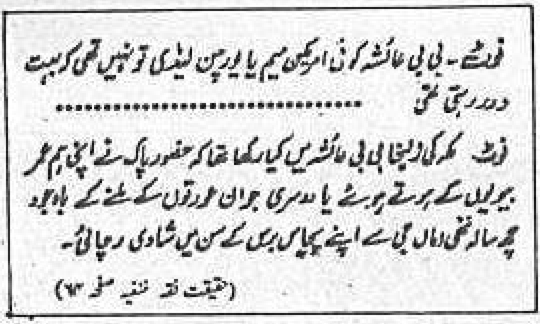

نوٹ شدہ۔ بی بی عائشہ کوئی امریکن میم یا یورپین لیڈی تو نہیں تھی کہ بہت دور رہتی تھی

....

نوٹ مگر کی زلیخا بی بی عائشہ میں کیا رکھا تھا کہ حضور پاک نے اپنی ہم عمر بیویوں کے ہوتے ہوئے یا دوسری جوان عورتوں کے ملنے کے باوجود چھ سالہ ننھی رواں جی سے اپنے پچاس برس کے سن میں شادی رچائی۔

(حقیقت فقہ حنفیہ صفحہ ۷۳)

جناب عالی ! نجفی کے 'حضرت صدیقہؓ' کی توہین کے ساتھ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں دل خراش الفاظ کہ "پچاس برس کے سن میں شادی رچائی" کو بھی بغور ملاحظہ

فرمائیں، کوئی ایماندار امتی اپنے ہی نبی ﷺ کی شان میں اس طرح کے کلمات لکھ سکتا ہے؟ کیا یہ پاکستان کا رشدی نہیں ہے؟ اور کیا ان رشدیوں کو لگام دینے کیلئے پاکستانی حکمرانوں اور پاکستانی عدالتوں کے پاس کوئی طاقت یا قانون نہیں ہے؟

ام المومنین سیدہ حضرت حفصہؓ کی توہین

فقہ حنفی پر تنقید کرتے ہوئے نجفی نے جس دیدہ دلیری سے حضور اکرم ﷺ کی پاک بیوی، حضرت فاروق اعظمؓ کی صاحبزادی اور ایمان والوں کی ماں طیبہ طاہرہ "حضرت حفصہؓ" کی توہین کی ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

> بی بی حفصہ جیسی بدخلق عورت کو حضور نے قبول کر لیا تھا درانحالیکہ
> وہ بیوہ بھی تھی اور شکل کی بھی پوری شوری تھی
>
> (حقیقت فقہ حنفیہ صفحہ ۳۳)

یہ آپ کی مفتی اور مجتہد اماں جی آپ کے امام اور خلیفہ عثمان کی قاتل تھی
(العیاذ باللہ)

جناب عالی : نجفی نے اہل السنت والجماعت (بریلوی مکتب فکر) کے ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد علی صاحب پر اپنی تصنیف "تحفہ حنفیہ" میں برستے ہوئے اپنے بڑوں کی اتباع میں جو کچھ لکھا ہے وہ بھی ملاحظہ فرمائیں

> بال گنج لاہور کے شیخ الحدیث کو ہم دعوت فکر دیتے ہیں کہ آپکی مفتی اور مجتہد
> اماں جی آپکے امام اور خلیفہ عثمان کی قاتل بھی ہے اور آپکی احادیث کی راوی بھی ہے
> اگر عثمان مومن تھا تو مومن کا قاتل تو دوزخی ہے پھر آپکی اماں کو کیسے
> گلے سے چپکا لے شیخ الحدیث کا اس طرح کا حال ہے کہ۔
> ع خصم کا کھائیں ویر کے گیت گائیں بھیا جی کے یہ بیچارا مانتا اہل بیت کو ہے
> اور تعریف صحابہ کی کرتا ہے سچ ہے دھوبی کا کتا نہ گھر کا نہ گھاٹ کا۔
>
> (تحفہ حنفیہ صفحہ ۳۰)

جناب عالی : مندرجہ بالا کفریات کے علاوہ بھی نجفی کی ایسی تحریرات موجود ہیں کہ جن کو نقل کرنے سے کلیجہ کانپتا ہے اور حضور انور ﷺ (جن پر ہمارے ماں باپ اور اولاد سب کچھ قربان ہو جائیں) کی مبارک نسبت اور ان کے مبارک گھر پاک کی حیاء مانع ہے۔ لہذا یہ سب کچھ اس جبار و قہار کے سپرد ہے جن کے وہ حبیب ہیں اور ان کی پاک بیویوں کو انہوں نے اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ فرمایا ہے اور ان کو ام المؤمنین بنایا ہے۔

ازواج مطہرات؇ اور اصحاب رسول ﷺ پر لعنت کے وظیفے

جناب عالی ! آپ حضرات سمیت جملہ مسلمین مسلمات، اور مؤمنین مؤمنات نمازوں کے بعد وظائف پڑھتے ہیں جس میں سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، کلمہ طیبہ، درود شریف اور استغفار وغیرہ بھی ہوتے ہیں۔ مگر شیعہ حضرات کا وظیفہ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

اور یہ کسی عام شیعہ مجتہد کی بات نہیں بلکہ ان کے محبوب اور عظیم مقتدا ملا باقر مجلسی کی تحریر ہے جس کے بارے میں امام خمینی صاحب نے اپنی کتاب کشف الاسرار صفحہ 121 پر لکھا کہ وہ کتابیں جو مجلسی نے فارسی زبان لوگوں کیلئے لکھی ہیں انہیں پڑھتے رہو تاکہ اپنے آپ کو کسی بے وقوفی میں مبتلا نہ کرو

لعنتی وظیفہ نمبر١ درج ذیل ہے

> پس باید بعد ازہر نماز بگوید اللهم العن ابابكر وعمر وعثمان ومعوية وعايشة وحفصة وهند. و ام الحكم
>
> (عین الحیاۃ صفحہ ٥٩٩ تصنیف ملا باقر مجلسی مطبوعہ ایران)

ترجمہ : پس چاہئے کہ ہر نماز کے بعد کہے اے اللہ ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ، اور عائشہ، حفصہ، ھند اور ام الحکم پر لعنت کر۔

لعنتی وظیفہ نمبر ۲

> اعتقاد ما در برائت آنستکه بیزاری جویند از بتهای چهار گانه یعنی ابوبکر وعمر وعثمان ومعویه وزنان چهار گانه یعنی عایشه وحفصه وهند وام الحکم واز جمیع اشیاع واتباع ایشان وآنکه ایشان بدترین خلق خدایند وآنکه تمام نمیشود اقرار بخدا ورسول وائمه مگر به بیزاری از دشمنان ایشان .
> ("حق الیقین" صفحہ ۵۱۹)

ترجمہ : تبرا کے بارے میں ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ چار بتوں ابو بکر، عمر، عثمان، معاویہ، اور چار عورتوں یعنی عائشہ، حفصہ، ہند اور ام الحکم سے اور ان کے تمام احباب اور پیروکاروں سے اظہار بیزاری کیا جائے اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں بد ترین لوگ ہیں، ان سے بیزاری کے بغیر اللہ اور رسولؐ اور ائمہ پر ایمان مکمل نہیں ہو سکتا۔ (العیاذ باللہ)

جناب عالی ! اس سے بڑھ کر ہماری پیاری ماؤں یعنی ہمارے پیارے نبی سید الاولین و الآخرین ﷺ کی ازواج مطہراتؓ کی اور آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ کی توہین اور کیا ہو گی۔

جناب عالی ! بد بخت امریکی وکیل تو صرف پاکستانی ماؤں کو گالی دے تو ایک قیامت برپا ہو جائے اور یہاں نہ صرف پاکستانیوں کی، بلکہ پوری امت مسلمہ کی ماؤں، اور حرم نبوی کی عزت و ناموس امہات المومنین بالخصوص سیدہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کو گالیاں دی جائیں ان پر لعنت کے وظیفے پڑھے اور پڑھوائے جائیں اور نعوذ باللہ یہاں تک لکھ دیا جائے کہ "ان کو قبر سے نکال کر حد لگائی جائے گی" تو کیا ان کی اولاد ایمان اور غیرت سے اتنی عاری ہو کہ وہ یہ سب کچھ سنتے اور پڑھتے ہی رہیں ؟ بے حس حکمران بجائے اس کے کہ اپنی ماؤں کی عزت و ناموس کا تحفظ کرتے الٹا مظلوم اکثریت ہی کو درس امن دیتے رہتے ہیں۔ مگر ظالم کو ظلم سے نہیں روکتے۔

تو جناب والا اندریں حالات امن کیسے قائم ہو گا؟ اور کیا اب بھی ملک کی غالب اکثریت اہل السنت والجماعت ہی افتراق اور انتشار کی ذمہ دار قرار پائے گی ؟

باب پنجم

اہل بیت رض کے متعلق شیعہ عقائد

عنوانات

اہل بیتؓ کے متعلق شیعہ عقائد

صفحہ نمبر

☐ سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی توہین ۷۱
☐ نعوذ باللہ حضرت علیؓ بیعت کیلئے گھسیٹے گئے اور بنو ہاشم بھی ساتھ تھے۔ ۷۱
☐ نعوذ باللہ فاروق اعظمؓ نے شیر خداؓ کی بیٹی کے ساتھ زبردستی نکاح کیا۔ ۷۲
☐ سیدنا علیؓ میدان شجاعت کے شہسوار تھے ۷۳
☐ انبیاء نے علی کو پکارا ۷۴
☐ قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر "علی" ہیں ۷۴
☐ علی سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے ۷۵
☐ اہل بیتؓ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ۷۵
☐ اہل السنّت والجماعت اور اہل بیت عظام ۷۶
☐ سیدنا حضرت علیؓ کی خلفاء ثلاثہؓ سے محبت ۷۷
☐ سیدنا حضرت علیؓ کی خلفاء ثلاثہ سے محبت کی لازوال مثالیں ۷۷
☐ کوئی بھی شخص اپنے جگر گوشوں کا نام دشمن کے نام پر نہیں رکھتا۔ ۷۹

اہل بیتؓ کے متعلق شیعہ عقائد

جناب عالی : یوں تو شیعہ حضرات اپنے آپ کو محب اہل بیتؓ گردانتے ہیں مگر انہی اہل بیت عظامؓ کو کہیں تو بزدل اور کہیں دوسروں سے ڈر کر ایمان چھپانے والے وغیرہ وغیرہ بتاتے ہیں۔

توہین اہل بیتؓ کے سلسلہ میں یہاں چند حوالے پیش خدمت ہیں۔

سیدنا علی کرم اللہ وجہہ کی توہین

۱۔ ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ حضرت سیدہ فاطمہؓ نے حضرت علیؓ کا ان صفات سے ذکر کیا ہے۔

> مانند جنین در رحم پرده نشین شده و مثل خائنان درخانه گریخته ای وبعداز آنکه شجاعان دهر را بخاک هلاک افکندی مغلوب این نامردان گردیده ای
>
> (حق الیقین جلد ۱ صفحہ ۲۰۳)

ترجمہ : "رحم میں پڑے ناپختہ بچے کی طرح تم پردہ نشیں ہوئے بیٹھے ہو اور خیانت کرنے والوں کی طرح گھر بھاگ آئے ہو اور دنیا کے بہادروں کو خاک ہلاکت پر گرانے کے بعد خود ان نامردوں (صحابہ کرامؓ) سے مغلوب ہو گئے ہو"

۲۔ (نعوذ باللہ) حضرت علیؓ بیعت کے لئے گھسیٹے گئے، بنو ہاشم بھی ساتھ تھے

حضرت ابو بکر صدیقؓ کے لئے حضرت علیؓ سے جبری بیعت لینے کے بارے میں ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ گھسیٹ کر بیعت کے لئے لائے گئے' ملاحظہ فرمائیں۔

> پس عمر رفت با گروهی بسوی خانهٔ حضرت فاطمه (ع) بااسید و سلمه و گفت بیائید و بیعت کنید وایشان امتناع نمودند و زبیر شمشیر کشید و بیرون آمد. عمر گفت این سگ را بگیرید سلمة بن اسلم شمشیر را گرفت و بر دیوار زد و اورا و علی را کشیدند و بسوی ابوبکر بردند وبنوهاشم همراه بودند ("حق الیقین" صفحہ ۱۸۰ مطبوعہ ایران)

ترجمہ : پس عمر ایک گروہ کے ساتھ اسید اور سلمہ سمیت حضرت فاطمہؓ کے گھر گئے اور کہا کہ آؤ بیعت کرو، انھوں نے انکار کیا، زبیر نے تلوار نکالی اور باہر آیا، عمر نے کہا اس کتے کو پکڑو سلمہ بن اسلم نے تلوار پکڑ کر دیوار پر ماری اور اس کو اور علی کو پکڑ کر ابو بکر کے پاس لے گئے بنو ہاشم بھی علی کے ساتھ تھے۔

(نعوذ باللہ) فاروق اعظم نے شیر خدا کی بیٹی کے ساتھ زبردستی نکاح کیا

جناب عالی : امت مسلمہ کا عقیدہ ہے کہ شیر خدا حضرت علیؓ کو صحابہ کرامؓ سے بے حد محبت تھی اور ان کو مومن صادق سمجھتے تھے۔ اسی محبت کا ایک نمونہ ہے کہ اپنی پیاری بیٹی حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عمر فاروقؓ سے کیا۔ اس طرح وہ حضرت علیؓ اور سیدہ حضرت فاطمہؓ کے دامادی کا اور حسنین کریمینؓ کے بہنوئی ہونے کا شرف بھی پا گئے اور امت مسلمہ کے لئے ہر طرح قابل تعظیم اور واجب الاحترام ٹھہرے۔

مگر اس کے برعکس شیعوں کے رئیس المحدثین ثقۃ الاسلام ابو جعفر یعقوب کلینی کی فروع کافی جلد دوم میں اس نکاح سے متعلق ایک مستقل باب ہے، جس کا عنوان ہے "باب فی تزویج ام کلثوم" (یعنی یہ باب ہے ام کلثوم کے نکاح کے بیان میں) اس باب میں امام جعفر صادق کے خاص شیعہ راوی جناب زرارہ سے روایت ہے اور یہ باب کی پہلی روایت ہے۔

عن زرارة عن ابی عبداللہ علیہ السلام فی تزویج ام کلثوم فقال ان ذالک فرج غصبناہ (فروع کافی جلد دوم ۱۴۱)

جناب عالی ! جو حضرات عربی دان ہیں انھوں نے تو سمجھ لیا ہو گا کہ یہ جملہ جو زرارہ صاحب نے امام جعفر صادق کا ارشاد بنا کر روایت کیا ہے (ذالک فرج غصبناہ) کس قدر شرمناک اور حیا سوز ہے جو ہرگز کسی شریف آدمی کی زبان سے نہیں نکل سکتا نیز یہ کہ اس سے خود حضرت علی مرتضیٰؓ پر کتنا شدید الزام عائد ہوتا ہے۔ جو حضرات عربی دان نہیں ہیں ان کو سمجھانے کے لئے ٹھیٹ عوامی اردو زبان میں اس کا ترجمہ کرنے سے تو حیا اور شرافت مانع ہے تاہم ان کے لئے

حتی الوسع محتاط اور مناسب الفاظ میں عرض کیا جاتا ہے کہ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ عمر بن الخطاب کے ساتھ ام کلثوم کا نکاح شرعی قاعدہ کے مطابق ان کے والد اور شرعی ولی حضرت علی مرتضیٰ کی اور خود ام کلثوم کی رضامندی سے نہیں ہوا تھا بلکہ (معاذاللہ) عمر بن الخطاب نے اپنے دور خلافت میں ان کو زبردستی حضرت علی سے چھین کر اور غاصبانہ قبضہ کر کے اپنے گھر میں بیوی بنا کے رکھ لیا تھا یعنی جو کچھ ہوا بالجبر ہوا۔ استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ۔

(فروع کافی جلد دوم صفحہ ۱۴۱ بحوالہ ایرانی انقلاب صفحہ ۲۱۱)

جناب عالی ! جس طرح حضور انور ﷺ کی برکت سے (ان کے ایک غلام) خلیفہ اول سیدنا ابوبکر صدیقؓ میدان صداقت میں صدیق کہلائے، اور میدان عدل میں (دوسرے غلام) خلیفہ ثانی سیدنا عمر فاروقؓ ایسے مشہور ہوئے کہ "عدل فاروقی" اب ضرب المثل ہے اور آپ ﷺ کے (تیسرے غلام) خلیفہ سوم سیدنا عثمان غنیؓ میدان سخاوت کے شہسوار بن گئے۔ اس طرح آپ ﷺ کے (چوتھے غلام) خلیفہ چہارم شیر خدا سیدنا علی المرتضیٰؓ نے میدان شجاعت میں وہ جوہر دکھائے کہ "شجاعت علی" ضرب المثل بن گئی۔

مگر افسوس صد افسوس کہ اس عظیم بہادر کے متعلق ان کی محبت کا دم بھرنے والے شیعہ حضرات نے یہ نقشہ دکھایا کہ حضرت علیؓ کو اپنی اہلیہ محترمہ سے بزدلی کے طعنے سننے پڑے۔ اور ان کے مخالفین نے گھر سے گھسیٹ کر زبردستی ان سے بیعت لی، اور یہ کہ زبردستی ان سے خلافت چھینی گئی۔ بلکہ نعوذ باللہ ثم نعوذ باللہ ان سے بیٹی تک چھینی گئی۔

سیدنا علیؓ میدان شجاعت کے شہسوار تھے

جناب عالی : میدان شجاعت کے شہسوار شیر خدا سیدنا علی کرم اللہ وجہہ بزدلی کوسوں دور تھی، انہوں نے اپنے پیش روتینوں خلفاءؓ کے پیچھے تقریباً ۲۵ سال نمازیں پڑھیں اور ان سے رشتے کیے۔ اور اپنے بیٹوں کے نام ان کے نام پر رکھے۔ ان کے مشیر رہے۔ لہٰذا جب ان کی

بیعت کی تو یہ سب کچھ ڈر کر بزدلی یا تقیہ سے نہیں بلکہ ان کے ساتھ محبت و عقیدت سے ان کو مومن کامل سمجھ کر اور حق دار خلافت سمجھ کر بیعت کی۔ اور یہی عقیدہ الحمد للہ ہم اہل السنت و الجماعت کا ہے۔ اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ اس عظیم بہادر کے عظیم بیٹے سیدنا حضرت امام حسینؓ نے یزید کو حقدار خلافت نہ سمجھا لہذا اپنی ذات مبارک اور اپنے خاندان مبارک کی خواتین اور بچوں تک کو شہید کروا کر' خاندانی شجاعت کا ثبوت دیا۔

جناب والا ! اگر حضرت علیؓ خلفاء ثلاثہؓ کی خلافت کو برحق نہ سمجھتے تو یقیناً میدان کربلا سے بڑھ کر کربلا حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور ہی میں وقوع پذیر ہو جاتا' کیونکہ وہ بہرحال حضرت حسینؓ کے والد گرامی اور فاتح خیبر اسد اللہ تھے' چنانچہ شیر خدا سے قطعاً یہ امید نہیں کی جا سکتی کہ وہ ظلم اور باطل سے ٹکرانے سے گریز کرتے رہے۔

جناب عالی ! یہ بھی عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو شیر خدا سیدنا علیؓ کے بارے میں یہ کچھ لکھا گیا اور دوسری جانب ان کو خدائی صفات کا حامل قرار دیا گیا ہے جو شرک صریح ہے۔

۱۔ ملا باقر مجلسی لکھتا ہے۔ عکس ملاحظہ فرمائیں۔

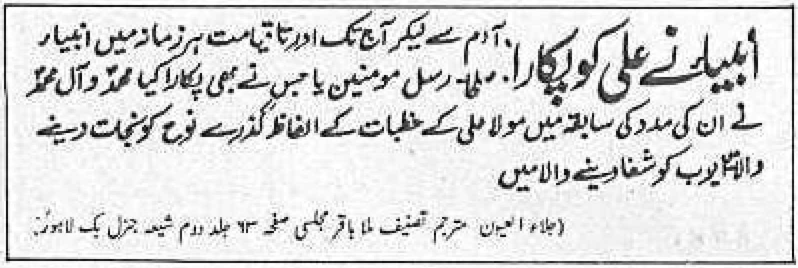

انبیاء نے علی کو پکارا۔ آدم سے لیکر آج تک اور تا قیامت ہر زمانہ میں انبیاء ملائکہ رسل مومنین یا جس نے بھی پکارا کیا محمدؐ و آل محمدؐ نے ان کی مدد کی سابقہ میں مولا علی کے خطبات کے الفاظ گذرے نوح کو نجات دینے والا ایوب کو شفا دینے والا میں

(جلاء العیون مترجم تصنیف ملا باقر مجلسی صفحہ ۹۳ جلد دوم شیعہ جنرل بک لاہور)

مزید ملاحظہ ہو۔

۲۔ قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علی ہیں

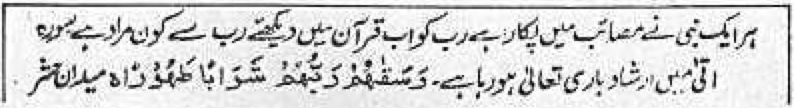

ہر ایک نبی نے مصائب میں پکارا ہے رب کو اب قرآن میں دیکھئے رب سے کون مراد ہے سورہ الّم میں ارشاد باری تعالیٰ ہو رہا ہے۔ وَسَقٰھُمْ رَبُّھُمْ شَرَابًا طَھُوْرًا ۔ میدان حشر

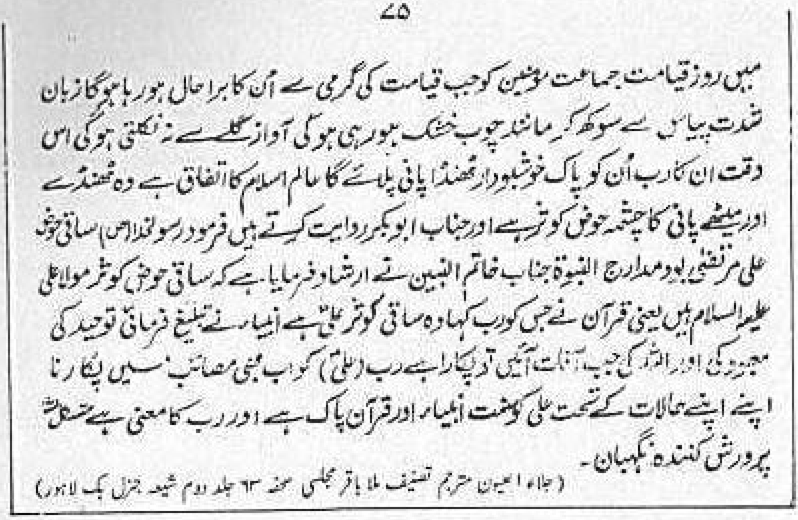

میں روز قیامت جماعت مومنین کو جب قیامت کی گرمی سے اُن کا برا حال ہو رہا ہوگا زبان شدت پیاس سے سوکھ کر مانند چوب خشک ہو رہی ہوگی آواز گلے سے نہ نکلتی ہوگی اس وقت ان کا رب اُن کو پاک خوشبودار ٹھنڈا پانی پلائے گا عالم اسلام کا اتفاق ہے وہ ٹھنڈے اور میٹھے پانی کا چشمہ حوض کوثر ہے اور جناب ابوبکر روایت کرتے ہیں فرمود رسول خدا اس ساقی حوض علی مرتضیٰ بود مدارج النبوۃ جناب خاتم النبین نے ارشاد فرمایا ہے کہ ساقی حوض کوثر مولا علی علیہ السلام ہیں یعنی قرآن نے جس کو رب کہا وہ ساقی کوثر علیؑ ہے انبیاء نے تبلیغ فرمائی توحید کی معبود کی اور اللہ کی جب آفات آئیں تو پکارا ہے رب (علیؑ) کو اب بھی مصائب میں پکارنا اپنے اپنے حالات کے تحت علی کو سنت انبیاء اور قرآن پاک ہے اور رب کا معنی ہے خالق پرورش کنندہ نگہبان۔

(جلاء العیون مترجم تصنیف ملا باقر مجلسی صفحہ ۶۳ جلد دوم شیعہ جنرل بک لاہور)

۳۔ علی سے مدد مانگنا شرک نہیں بلکہ سنت خاتم الانبیاء ہے

پاکستانی شیعہ مصنف عبدالکریم مشتاق نے اپنی تصنیف "ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور" جلد دوم صفحہ ۴۱ پر لکھا ہے عکس ملاحظہ ہو۔

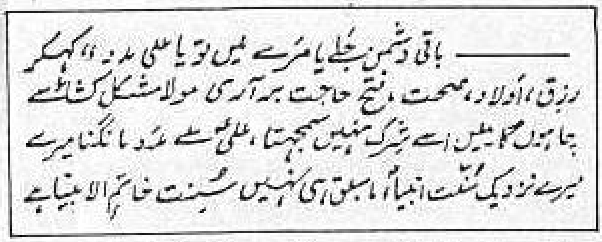

—— باقی دشمن جلے یا مرے میں تو یا علی مدد" کہکر رزق، اولاد، صحت، فتح، حاجت بر آری مولا مشکل کشا سے چاہوں گا میں اسے شرک نہیں سمجھتا، علیؑ سے مدد مانگنا میرے میرے نزدیک سنت انبیاءؑ کا سبق ہی نہیں سنت خاتم الانبیاء ہے

جناب عالی ! اس طرح کی شرکیات سے شیعہ مصنفین کی کتابیں بھری پڑی ہیں ہم نے صرف نمونہ دکھایا ہے۔

نعوذ باللہ متعہ کرنے والے ، حضرت علیؓ، حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کا درجہ حاصل کر سکتے ہیں۔ اہل بیت اور نبی اکرم ﷺ کی توہین

جس نے ایک بار متعہ کیا، اسے جناب حسینؓ کا درجہ مل گیا۔ جس نے دو دفعہ متعہ

کیا' اسے جناب حسنؓ کا درجہ مل گیا۔ جس نے تین دفعہ متعہ کیا' اس نے جناب علیؓ کا درجہ پا لیا اور جس نے چار مرتبہ متعہ کیا' اس کا درجہ میرے برابر ہو گا۔ (نعوذ باللہ)

نوٹ : مندرجہ بالا عبارت کا مکمل حوالہ صفحہ ....۵۸.... پر گزر چکا ہے۔

اہل السنت والجماعت اور اہل بیت عظامؓ

جناب عالی ! یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ ہم اہل السنت والجماعت الحمد للہ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں۔ اسی طرح اہل بیت عظام کا بھی احترام کرتے ہیں۔ کوئی گناہگار سے گناہگار سنی بھی توہین اہل بیتؓ کا ارتکاب تو درکنار' اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ الحمد للہ جہاں اہل سنت حضرت ابو بکر صدیقؓ' حضرت عمر فاروقؓ حضرت عثمان ذوالنورینؓ سے محبت و عقیدت کی وجہ سے اپنی پیاری اولاد کے نام ابو بکر' عمر' عثمان رکھتے ہیں وہاں حضرت علیؓ' حضرت حسنؓ' حضرت حسینؓ سے محبت و عقیدت کی بنا پر علی' حسن' حسین' نام بھی رکھتے ہیں۔

اس طرح سنی حضرات کے ہاں جہاں سیدنا صدیق اکبرؓ کانفرنس' سیدنا فاروق اعظمؓ کانفرنس اور سیدنا ذوالنورینؓ کے ناموں سے کانفرنس کا انعقاد ہوتا ہے وہاں سیدنا علیؓ کانفرنس' سیدنا حسنینؓ کانفرنس' اور سیدنا حسینؓ کانفرنس کے ناموں سے بھی کانفرنسیں منعقد کی جاتی ہیں۔

جناب عالی ! اہل السنت اپنی خواتین میں بھی جہاں ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ' ام المومنین سیدہ حفصہؓ' ام المومنین سیدہ ام حبیبہؓ اور دیگر امہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ سے عقیدت کی وجہ سے اپنی بچیوں کا نام عائشہ' حفصہ' ام حبیبہ' رکھتے ہیں۔ وہاں اہل بیت عظام سے محبت کی وجہ سے فاطمہ' سکینہ اور زینب نام بھی رکھتے ہیں۔

یہ بات کسی دلیل کی محتاج نہیں بلکہ اظہر من الشمس ہے' اس کے برعکس کائنات میں کہیں بھی کسی شیعہ مرد کا نام ابو بکر' عمر' عثمان سننے میں نہیں آیا اور نہ ہی کسی شیعہ عورت کا

نام عائشہ ' حفصہ ' یا ام حبیبہ سننے میں آیا اور اسی طرح نہ ہی وہ سیدنا صدیق اکبرؓ ' سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمانؓ کے ناموں سے کانفرنسیں منعقد کرتے ہیں۔

جناب عالی ! یہاں یہ یاد دلانا بھی مناسب ہو گا کہ اہل السنت والجماعت کی محبت کا یہ انداز بعینہ وہی ہے جو کہ صحابہ کرامؓ اور اہل بیت عظامؓ کا آپس کا تھا۔

سیدنا حضرت علیؓ کی خلفاء ثلاثہؓ سے محبت
اور اس کا شیعہ کتب سے ناقابل تردید ثبوت

جناب عالی ! شیر خدا امیرالمومنین سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (اس قرآنی فرمان کے تحت أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ کہ یہ حضرات کافروں پر سخت اور آپس میں مہربان ہیں) ' تمام صحابہ کرامؓ سے بے انتہاء محبت تھی اس کی ایک مثال حضرت امیر معاویہؓ کی ہے کہ جب ان کے اور حضرت علیؓ کے درمیان جنگ ہو رہی تھی اور یہ جنگ بھی مشہور منافق عبداللہ ابن سبا یہودی کی سازش کا نتیجہ تھی ' تو اس دوران موقع سے فائدہ اٹھانے کے لئے شاہ روم نے حضرت معاویہؓ کو حمایت کا خط لکھا تھا جس کا جواب حضرت معاویہؓ نے درج ذیل دیا تھا۔

" اے رومی کتے ' تو ہماری آپس کی لڑائی سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا جس وقت تو مدینہ کی طرف رخ کرے گا تو خدا کی قسم علیؓ کے لشکر سے جو پہلا سپاہی تیری سرکوبی کے لئے نکلے گا اس کا نام معاویہؓ بن ابی سفیانؓ ہو گا " (تاریخ طبری)

چنانچہ اس خط سے اس عیسائی کے حوصلے پست ہو گئے۔

سیدنا حضرت علیؓ کی خلفاء ثلاثہؓ سے محبت کی لازوال مثالیں

جناب عالی : سیدنا علیؓ کو خلفاء ثلاثہؓ ' سیدنا صدیق اکبرؓ ' سیدنا فاروق اعظمؓ اور سیدنا عثمان ذوالنورینؓ سے بہت زیادہ اور لازوال محبت تھی ' یہی وجہ ہے کہ انہوں نے ان تینوں حضرات

کے پیچھے تقریباً ۲۵ سال نمازیں پڑھیں اور ان کے مشیر رہے نیز ان کے حکم سے جہاد میں حصہ بھی لیتے رہے اور کمان بھی کرتے رہے۔ انہوں نے اپنی پیاری بیٹی حضرت ام کلثومؓ کا نکاح بھی حضرت عمرؓ سے کیا تھا نیز ان کے تین بیٹے جو کربلا میں اپنے بھائی حضرت امام حسینؓ کی حمایت میں شہید ہوئے تھے۔ ان میں سے ایک کا نام ابو بکر' ایک کا نام عمر' اور ایک کا نام عثمان تھا اس حقیقت سے شیعہ حضرات بھی انکار نہیں کرسکتے چنانچہ ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب " تذکرۃ الائمہ " مطبوعہ ایران صفحہ ۶۴ اور دوسری تصنیف جلاء العیون مترجم مطبوعہ شیعہ بک ایجنسی لاہور صفحہ ۲۵۸ پر حضرت علیؓ کی اولاد میں یہ تینوں نام لکھے ہیں بلکہ اسی کتاب میں انہوں نے باقی اماموں کی اولاد میں بھی ایسے نام لکھے ہیں' جو صحابہ کرامؓ کے ناموں پر ہیں۔ ملاحظہ فرمائیں۔

○ حضرت علیؓ کے بیٹوں میں ایک کا نام ابو بکر' ایک کا نام عمر اور ایک کا نام عثمان تھا اور یہ تینوں اپنے بھائی حضرت امام حسینؓ کے ساتھ کربلا میں شہید ہو گئے تھے۔ (تذکرہ الائمہ صفحہ ۶۴' جلاء العیون صفحہ ۲۵۸)

○ حضرت حسنؓ کے بیٹوں میں عمر' طلحہ' ابو بکر' نام تھے (تذکرہ الائمہ صفحہ ۷۴)

○ حضرت حسینؓ کے ایک بیٹے کا نام عمر تھا اور ایک کا نام ابو بکر تھا۔

(جلاء العیون صفحہ ۲۵۸ مطبوعہ شیعہ جنرل بک ایجنسی لاہور)

○ حضرت زین العابدینؓ کے بیٹوں میں ایک کا نام عمر تھا اور آپ کی کنیت ابو بکر تھی۔
تذکرۃ الائمہ صفحہ ۹۶۔ بحار الانوار جلد ۱۱ صفحہ ۳)

○ حضرت کاظمؓ کے بیٹوں میں ایک کا نام ابو بکر' ایک کا نام عمر' اور ایک بیٹی کا نام عائشہ تھا۔

(تذکرہ الائمہ صفحہ ۱۱۰)

○ حضرت علی نقیؓ کے بیٹوں میں ایک کا نام ابو بکر تھا۔ (تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۳۲)

○ حضرت امام جعفر صادق کی والدہ محترمہ ام فروہ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پڑپوتی اور آپ کی

نانی محترمہ حضرت اسماؓ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی پوتی تھیں۔ (اصول کافی جلد ۲۔۳ صفحہ ۲۱۳)

○ کوئی بھی شخص اپنے جگر گوشوں کا نام دشمن کے نام پر نہیں رکھتا :

جناب عالی ! کوئی بھی شخص اپنے پیارے جگر گوشوں یعنی اولاد کے نام اپنے دشمنوں کے نام پر نہیں رکھتا۔ اگر آج ہم بھی ان کی باہمی محبت اور ان کے سچے عقائد و اعمال کو اپنائیں تو شیر و شکر ہو جائیں، اور سارے فتنے ختم ہو جائیں۔ اگر شیعہ حضرات کو ائمہ کرام سے (جن کے بارے میں عقیدت و محبت کا ان کو دعویٰ ہے) سے ذرا بھی عقیدت و احترام کا تعلق ہے تو وہ اپنے لوگوں کو تاکید و تلقین کریں کہ وہ بھی اپنی اولادوں کے نام خلفاء ثلاثہؓ کے ناموں پر رکھیں جیسا کہ حضرت علیؓ، حضرات حسنینؓ اور ان کی اولاد نے رکھے

الله

محمد رسول

والذین معہ

اشداء علی الکفار

رحماء بینھم

صدق اللہ العظیم

باب ششم

صحابہ کرامؓ سے متعلق شیعہ عقائد

عنوانات

صحابہ کرام رضہم کے متعلق شیعہ عقائد

صفحہ نمبر

☐ اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق شیعہ عقائد ــــــــ ۸۶
☐ نعوذ باللہ تمام صحابہ حضورؐ کے بعد مرتد ہو گئے تھے ــــــــ ۸۶
☐ نعوذ باللہ ابو بکر و عمر کافر تھے اور جو ان کو دوست رکھے وہ بھی کافر ہے ــــــــ ۸۶
☐ (نعوذ باللہ) فرعون و ھامان سے مراد ابو بکر و عمر ہے ــــــــ ۸۷
☐ ایمان کے معنی علی کفر کا مطلب ابو بکر فسق سے مراد عمر اور عصیان سے مراد عثمان ہیں (معاذ اللہ) ــــــــ ۸۹
☐ حضرت عمرؓ پر نسبی بہتان ــــــــ ۹۰
☐ نعوذ باللہ ابو بکر و عمر شیطان سے زیادہ شقی اور جہنمی ہیں ــــــــ ۹۱
☐ نعوذ باللہ ابو بکر و عمر کو قبروں سے نکال کر پھانسی دی جائے گی اور دنیا کے قیام تا قیامت تمام جرائم کا ان کو مجرم قرار دیا جائے گا ــــــــ ۹۳
☐ مکہ اور مدینہ پر قبضہ کر کے دو بتوں (ابو بکرؓ و عمرؓ) کو نکالوں گا ــــــــ ۹۵
☐ قدرت کا انتقام ــــــــ ۹۶
☐ خمینی صاحب کی نیم برہنہ میت گر گئی اور پیروں کے نیچے روندی گئی ــــــــ ۹۶
☐ تاریخ کا ایک اور عبرتناک واقعہ ــــــــ ۹۷
☐ اصحاب عقبہ بھی نعوذ باللہ منافق تھے ان پر اور ان کے اولین و آخرین پر لعنت ہو ــــــــ ۹۷
☐ ”تین کتے“ مراد نعوذ باللہ اصحاب ثلاثہؓ (ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) ہیں ــــــــ ۹۸

صفحہ نمبر

☐ اللہ تعالیٰ کا فرمان میں صحابہ کرامؓ سے راضی وہ مجھ سے راضی ـــــ ۹۹

☐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان صحابہ کرامؓ سے محبت مجھ سے محبت ہے اور ان سے بغض مجھ سے بغض ہے ـــــ ۱۰۰

☐ شیعہ "امام خمینی" کے صحابہ کرامؓ کے بارے میں نظریات و خیالات ـــــ ۱۰۰

☐ نعوذ باللہ صحابہ کرامؓ شجرہ خبیثہ کی جڑ ہیں ـــــ ۱۰۱

☐ مخالفتہائے ابوبکر با نص قرآن یعنی ابوبکر کی نص قرآن کی مخالفت (العیاذ باللہ) ـــــ ۱۰۱

☐ مخالفت عمر با قرآن خدا یعنی حضرت عمر کی قرآن خدا کی مخالفت ـــــ ۱۰۲

☐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو سب سے زیادہ محبت حضرت عائشہ صدیقہؓ اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے تھی ـــــ ۱۰۳

☐ "حضرت علیؓ کا فرمان" اس امت میں سب سے افضل ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں ـــــ ۱۰۳

☐ علامہ اقبال کے گلہائے عقیدت بحضور حضرت صدیق اکبرؓ ـــــ ۱۰۳

☐ آسمان میں میرے دو وزیر جبرائیل و میکائیل علیہما السلام ہیں اور زمین میں ابوبکرؓ و عمرؓ ہیں ـــــ ۱۰۵

☐ میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یقیناً عمرؓ ہوتے ـــــ ۱۰۵

☐ سیدنا حضرت عثمانؓ اور سیدنا حضرت امیر معاویہؓ کے بارے میں خمینی کی ہرزہ سرائی ـــــ ۱۰۶

☐ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ فرمایا ـــــ ۱۰۶

☐ میں اس سے کیوں نہ حیا کروں، جس سے اللہ کے فرشتے حیا کرتے ہیں ـــــ ۱۰۷

☐ فرمان رسالت: ابوبکر صدیق ہیں، عمرؓ و عثمانؓ شہید ہیں ـــــ ۱۰۷

☐ فرمان مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم یا اللہ معاویہ کو ہادی و مہدی بنا ـــــ ۱۰۸

☐ ہم شیعہ "اصحاب ثلاثہ" کو ایمان سے تہی دامن سمجھتے ہیں ـــــ ۱۰۸

☐ اکابرین امت اور ان کے فتوے ـــــ ۱۱۰

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور قرآن و سنت میں ان کا مقام :

جناب عالی :۔ صحابہ کرامؓ یعنی جماعت رسول اللہ ﷺ جس مقدس گروہ کا نام ہے، وہ امت کے عام افراد کی طرح نہیں، وہ رسول اللہ ﷺ اور امت کے درمیان ایک مقدس واسطہ ہونے کی وجہ سے شرعاً ایک خاص مقام اور امتیاز رکھتے ہیں

رحمتہ للعلمین ﷺ کے معجزات میں سے قرآن پاک کے بعد یہ مبارک جماعت آپ کا سب سے بڑا معجزہ ہے، کہ لاکھوں انسانوں کو اپنے رنگ میں رنگ دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے قلوب کتنے مبارک اور قابل رشک ہیں جو قلب اطہر سے براہ راست منور ہوئے، ان کی آنکھیں کتنی مبارک ہیں جنہوں نے روئے انور کے جلوے خود دیکھے، ان کے کان کتنے مبارک ہیں کہ زبان اقدس سے نکلے ہوئے الفاظ سماعت کئے، وہ کتنے مبارک مقتدی ہیں جن کے امام خود رسول اکرم ﷺ ہیں وہ مرید کتنے مبارک ہیں جن کے مرشد رحمت کائنات ﷺ ہیں، وہ کتنے قابل رشک سپاہی ہیں جن کے سپہ سالار خاتم النبیین ﷺ ہیں، اور وہ کس قدر بخت آور رعایا ہے جن کے حاکم حبیب کبریا ﷺ ہیں۔

یہ حضراتؓ تو حضور پر نور ﷺ کے سب کچھ ہیں، امتی ہیں، مقتدی ہیں، شاگرد ہیں، مشیر ہیں، ارکان حکومت ہیں، سپاہی ہیں، رشتہ دار ہیں، پہرے دار ہیں، رسالت کے گواہ ہیں اور بلا واسطہ فیض پانے والے ہیں، غرضیکہ ان کو وہ جلوے نصیب ہوئے جو کسی اور کے لئے نہ صرف ناممکن، بلکہ محال ہیں۔

خود رب کائنات جل جلالہ نے جو بندوں کے ظاہر و باطن سے اور ہر حرکت و سکون سے واقف ہیں ان کی پیدائش سے کئی صدیاں قبل اپنی کتابوں میں ان کی صفات حمیدہ بیان فرمائیں، اور اپنے آخری کلام قرآن مجید میں ان کی ایسے شیریں الفاظ میں تعریف کی کہ اس کے لئے

علیحدہ ضخیم کتاب چاہیے' اختصار کے پیش نظر ہم یہاں صرف ایک آیت مبارکہ نقل کرتے ہیں کہ جس سے جماعت رسول صحابہ کرام ؓ کی عظمت واضح ہو گی۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْئَهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا ۝

(پ ۲۶ آیت ۲۹ سورہ الفتح)

ترجمہ : محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں جو لوگ آپ کی صحبت پائے ہوئے ہیں' وہ کافروں کے مقابلے میں سخت ہیں ' آپس میں مہربان ہیں' تو ان کو دیکھے گا کہ کبھی رکوع کر رہے ہیں کبھی سجدے کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل و رضا مندی کی جستجو میں لگے ہوئے ہیں' ان کے آثار سجدے کی تاثیر ان کے چہروں پر نمایاں ہیں یہ ان کے اوصاف تورات میں ہیں' اور انجیل میں ' ان کا یہ وصف ہے کہ جیسے کھیتی کہ اس نے اپنی سوئی نکالی پھر اس نے اس کو قوی کیا' پھر کھیتی اور موٹی ہوئی پھر اپنے تنا پر سیدھی کھڑی ہو گئی 'کسانوں کو بھلی معلوم ہونے لگی تاکہ ان کی (صحابہ کرام ؓ کی) اس حالت سے کافروں کو حسد میں جلا دے ' ان صاحبوں سے جو کہ ایمان لائے ہیں اور نیک کام کر رہے ہیں ' مغفرت اور اجر عظیم کا وعدہ کر رکھا ہے۔

جناب عالی ! احادیث شریفہ میں بھی اصحاب رسول اللہ ﷺ کی مدح و ثناء اور ان کو رضائے الٰہی اور جنت کی بشارت دی گئی ہے اور امت کو ان کے ادب و احترام اور ان کی اقتداء کا حکم بھی دیا گیا ہے' ان میں سے کسی کو برا کہنے پر سخت وعید بھی فرمائی ہے ' ان کی محبت کو رسول اللہ ﷺ نے اپنی محبت اور ان کے ساتھ بغض کو اپنے ساتھ بغض قرار دیا ہے اور

یہی امت مسلمہ کا عقیدہ ہے ' اللہ تعالیٰ ہمارے سینوں کو ان کے ساتھ بغض و عداوت سے محفوظ رکھے اور ان کی محبت ' ان کا عشق اور ان کی کامل اتباع عطا فرما کر اپنی کامل رضا کا وعدہ نصیب فرمائے ' اور جنت میں ان کے ساتھ رکھے ' آمین!

اصحاب رسول ﷺ کے متعلق شیعہ عقائد

جناب عالی ! اب تصویر کا دوسرا رخ بھی ملاحظہ فرمائیں کہ شیعہ حضرات ' اسلام کے ابدی دشمنوں ابو جہل ' ابو لہب وغیرہ کو تو معاف رکھتے ہیں ' مگر حضور انور ﷺ کے لاڈلے ' اور پیارے صحابہ کرام؇ کے بارے میں وہ جو کچھ لکھتے ہیں ' ملاحظہ فرمائیں۔

(نعوذ باللہ) تمام صحابہ؇ حضور ﷺ کے بعد مرتد ہو گئے تھے

ملا باقر مجلسی نے اپنی کتاب "عین الحیاۃ" میں لکھا ہے۔

> جمیع صحابہ بعد از وفات حضرت رسول ﷺ مرتدشدہ وازدین بر گشتند
> (عین الحیاۃ صفحہ ۳ ملا باقر مجلسی مطبوعہ ایران)

ترجمہ : تمام صحابہ؇ (نعوذ باللہ) حضور ﷺ کی وفات کے بعد مرتد ہو گئے تھے اور دین سے پھر گئے تھے۔

ابو بکر و عمر کافر تھے اور جو ان کو دوست رکھے وہ بھی کافر ہے

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے۔

> ہر دو کافر بودند و ہر کہ ایشانرا دوست دارد کافر است .
> (حق الیقین صفحہ ۵۲۲ مطبوعہ ایران)

ترجمہ : وہ دونوں کافر تھے اور جو ان کو دوست رکھے وہ بھی کافر ہے۔

جناب عالی ! ملا باقر مجلسی جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے ، شیعہ حضرات بالخصوص خمینی صاحب کے نزدیک بہت معتمد اور عظیم شخصیت ہے۔

یہ خوفناک اور خطرناک فتویٰ اسی کا ہے کہ نعوذ باللہ شیخین (ابو بکرؓ و عمرؓ) کافر تھے اور ان سے محبت کرنے والے بھی کافر ہیں۔

یہ بات تو اظہر من الشمس ہے کہ ان سے محبت کرنے والے خود حضرت علیؓ تمام صحابہ کرامؓ ، تمام اہل بیت عظامؓ اور امت مسلمہ کے خیر القرون سے تا قیامت اربوں کھربوں مسلمان ہیں۔ نعوذباللہ یہ سب لوگ حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ محبت رکھنے کی وجہ سے کافر ہیں۔

جناب عالی ! اس طرح تو آپ سمیت جج صاحبان ، وکلاء ، ممبران پارلیمنٹ و سینٹ ، افواج پاکستان ، صدر پاکستان اور وزیر اعظم پاکستان وغیرہ بھی اس فتوے کی زد میں آتے ہیں۔ الحمد للہ آپ سب ان دونوں حضرات سے نہ صرف محبت کرتے ہیں بلکہ اس کو جز ایمان سمجھتے ہیں۔

مکرر عرض ہے کہ یہ فتویٰ کسی عامی شیعہ عالم کا نہیں بلکہ ان کے اس مسلمہ پیشوا و مقتدا کا ہے جس کی تعلیمات پر خمینی صاحب کے عقائد کی عمارت کھڑی ہے۔ مزید کفریات ملاحظہ ہوں۔

(نعوذ باللہ) فرعون و ہامان سے مراد ابو بکرو عمر ہیں

جناب عالی ! سورہ قصص کی ابتدائی آیات میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ان کی قوم بنی اسرائیل پر ، فرعونی مظالم اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کی مدد کا ذکر ہے جس کو آیت نمبر ۵ اور ۶ میں یوں ارشاد فرمایا ہے۔

وَنُرِيۡدُ اَنۡ نَّمُنَّ عَلَى الَّذِيۡنَ اسۡتُضۡعِفُوۡا فِى الۡاَرۡضِ وَ نَجۡعَلَهُمۡ اَئِمَّةً وَّ نَجۡعَلَهُمُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۝ وَ نُمَكِّنَ لَهُمۡ فِى الۡاَرۡضِ وَنُرِىَ فِرۡعَوۡنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوۡدَهُمَا مِنۡهُمۡ مَّا كَانُوۡا يَحۡذَرُوۡنَ ۝

ترجمہ : اور ہم چاہتے تھے کہ ان پر احسان کریں ۔ جو ملک میں کمزور کیے گئے تھے اور انہیں سردار بنا دیں اور انہیں وارث کریں اور انہیں ملک پر قابض کریں اور فرعون اور ھامان اور ان کے لشکروں کو وہ چیز دکھا دیں جس کا وہ خطرہ کرتے تھے ۔ (یعنی زوال سلطنت و ہلاکت ، جس سے بچاؤ کے لئے ایک خواب کی بنا پر فرعون نے ہزاروں بچے قتل کیے تھے) ۔

اس آیت کے ذیل میں تمام مفسرین کے برعکس اور امت مسلمہ سے جدا اور سخت دل آزار تشریح جو ملا باقر مجلسی نے کی ہے وہ بھی اصل کتاب سے عکس ملاحظہ فرمائیں ۔

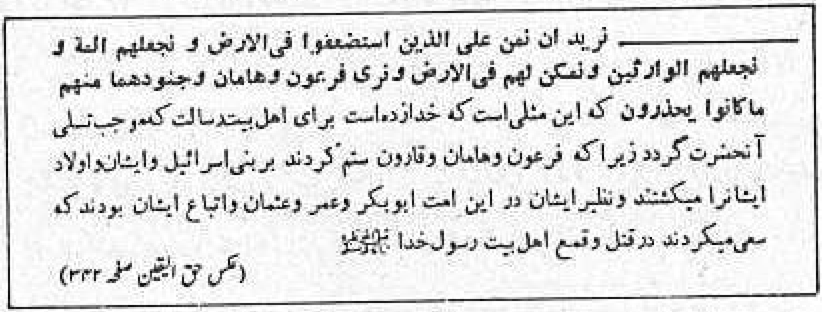

نرید ان نمن علی الذین استضعفوا فی الارض و نجعلهم ائمة و
نجعلهم الوارثین و نمکن لهم فی الارض و نری فرعون و هامان و جنودهما منهم
ما کانوا یحذرون که این مثلی است که خدا زده است برای اهل بیت رسالت که موجب تسلی
آنحضرت گردد زیرا که فرعون و هامان و قارون ستم کردند بر بنی اسرائیل و ایشان و اولاد
ایشان را میکشتند و نظیر ایشان در این امت ابوبکر و عمر و عثمان و اتباع ایشان بودند که
سعی میکردند در قتل و قمع اهل بیت رسول خدا ﷺ

(عکس حق الیقین صفحہ ۳۲۲)

ترجمہ : اللہ تعالٰی نے یہ مثال دی ہے جو آنحضرت کے لئے باعث تسلی بنی ، اس لئے کہ فرعون و ہامان اور قارون نے بنی اسرائیل پر ظلم کیے اور ان کو اور ان کی اولاد کو قتل کیا اور ان (فرعون ، ہامان ، قارون) کی نظیر اس امت میں ابو بکر ، عمر ، عثمان اور ان کے پیرو کار تھے کہ انھوں نے اہل بیت کو قتل کرنے اور ان کو مٹانے کی کوشش کی ۔

اس طرح اس تشریح کے آخر میں باقر مجلسی نے دوبارہ لکھا ہے " و بنمائیم بفرعون و ھامان یعنی ابابکر و عمر و لشکرہای ایشان را ۔ نمایند کہ غصب حق آل محمد کردند "

ترجمہ : اور دکھلائیں ہم فرعون اور ہامان یعنی ابوبکر و عمر کو اور ان کے لشکر کو ، اور یہی لوگ ہیں کہ جنھوں نے آل محمد (ﷺ) کے حقوق غصب کیے ۔

جناب عالی ! ملا باقر مجلسی کی اس گستاخی پر لکھنے کو تو بہت کچھ دل چاہتا ہے لیکن اس سے

اپنے غیظ و غضب کے اظہار کے سوا کوئی فائدہ نہ ہو گا اسی لئے اس کا انتقام عزیز ذ و انتقام کے سپرد کرتے ہیں۔

ایمان کے معنی علی، کفر کا مطلب ابو بکر، فسق سے مراد عمر، اور عصیان سے مراد عثمان (معاذ اللہ)

جناب عالی! سورہ حجرات آیت نمبر ۷ میں صحابہ کرام کی تعریف میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

" وَلٰكِنَّ اللّٰهَ حَبَّبَ اِلَيْكُمُ الْاِيْمَانَ وَزَيَّنَهٗ فِيْ قُلُوْبِكُمْ وَكَرَّهَ اِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوْقَ وَالْعِصْيَانَ ۚ اُولٰٓئِكَ هُمُ الرّٰشِدُوْنَ ○

جس کا صاف مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر اے اصحاب محمدیہ انعام فرمایا ہے کہ ایمان کی محبت تمہارے دلوں میں پیدا کر دی اور تمہارے قلوب کو ایمان کی زینت سے مزین کر دیا اور کفر فسق اور معصیت کی نفرت تمہارے اندر پیدا کر دی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

لیکن اس کے برعکس شیعہ مفسر نے یہ دل آزار تشریح کی ہے۔ عکس ملاحظہ ہو۔

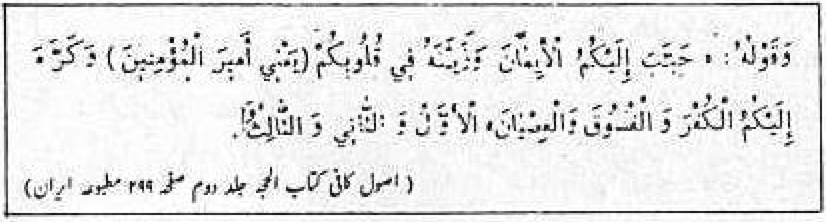

وَقَوْلُهُ: «حَبَّبَ إِلَيْكُمُ الْإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ (يَعْنِي أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ) وَكَرَّهَ إِلَيْكُمُ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ» الْأَوَّلَ وَالثَّانِيَ وَالثَّالِثَ.

(اصول کافی کتاب الحجہ جلد دوم صفحہ ۲۹۹ مطبوعہ ایران)

ترجمہ : **حبب الیکم الایمان** میں ایمان کا مطلب ہے امیر المومنین علیہ السلام اور آگے "**کرہ الیکم الکفر و الفسوق والعصیان**" میں کفر کا مطلب ہے خلیفہ اول (ابو بکر) اور فسق کا مطلب ہے خلیفہ ثانی (عمر) اور عصیان کا مطلب ہے خلیفہ ثالث (عثمان)۔

استغفر اللہ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نسبی بہتان

جناب عالی ! سیدنا عمر فاروق؄ حضور انور ﷺ کے سسر اور آپ ﷺ کے دوسرے برحق خلیفہ ہیں، حضور انور ﷺ نے حضرت عمر؄ کو اللہ تعالیٰ سے مانگا تھا اس لئے آپ؄ مراد رسول بھی ہیں، آپ؄ نے فرمایا کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر؄ ہوتے، اب اس مبارک ہستی اور امت مسلمہ کے محبوب کے خلاف ملا باقر مجلسی کی کلیجہ پھاڑنے والی تحریر کا عکس ملاحظہ ہو جو اس نے اپنے آقاؤں یہود و نصاریٰ سے روایت کی ہے۔ (اللہ تعالیٰ اس نقل کفر کفر نہ باشد پر ہماری گرفت نہ فرمائیں)۔

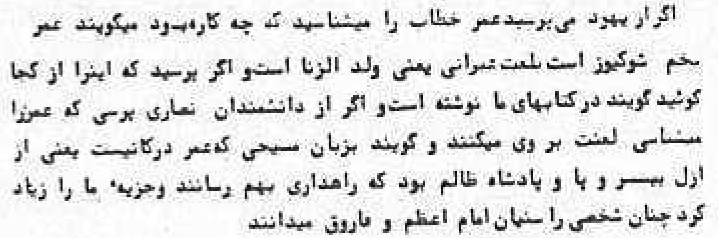
اگراز یهود می‌پرسید عمر خطاب را میشناسید که چه کاره بود میگویند عمر
تخم شوکیوز است بلغت عبرانی یعنی ولد الزنا استو اگر پرسید که اینرا از کجا
گوئید گویند درکتابهای ما نوشته استو اگر از دانشمندان نصاری پرسی که عمرزا
میشناسی لعنت بر وی میکنند و گویند بزبان مسیحی که عمر درکانیست یعنی از
ازل بیسر و پا و پادشاه ظالم بود که راهداری بهم رسانند وجزیه ما را زیاد
کرد چنان شخصی را سنیان امام اعظم و فاروق میدانند

(عکس تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۰۳، ۱۰۴)

ترجمہ : اگر یہودیوں سے پوچھیں کہ عمر خطاب کو جانتے ہو کہ کس قسم کا تھا تو وہ عبرانی زبان میں کہیں گے کہ "عمر تخم شوکیوز" یعنی ولد الزنا ہے اور اگر ان سے پوچھیں کہ یہ بات کہاں سے کہتے ہو تو کہیں گے ہماری کتابوں میں لکھا ہوا ہے، اور اگر عیسائی دانشواروں سے پوچھیں کہ عمر کو جانتے ہو؟ تو وہ اس پر لعنت کرتے ہوئے مسیحی زبان میں کہیں گے کہ عمر ازل سے بے سروپا اور ظالم بادشاہ تھا کہ ہم پر راہداری اور جزیہ لگایا، ایسے شخص کو سُنی امام اعظم اور فاروق جانتے ہیں۔

نیز یہ خبیث تہمت ملا باقر مجلسی نے اپنی دوسری تصنیف حق الیقین صفحہ ۲۵۵ پر بھی لگائی ہے۔

جناب عالی ! یہ بات بھی قابل غور ہے کہ صحابہ کرامؓ کے بارے میں ملا باقر مجلسی اسلام کے بدترین دشمن یہود و نصاریٰ سے پوچھتا ہے کہ وہ کیا تھے؟ اللہ تعالیٰ اور ان کے حبیب نبی کریم ﷺ سے کیوں نہیں پوچھتا کہ وہ کیا تھے؟ اس سے شیعہ مذہب کی حقیقت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے تو صحابہ کرامؓ کو اپنی رضا کے تمغے عطا فرمائے ہیں اور حضور انور ﷺ نے ان کی محبت کو اپنی محبت اور ان سے بغض کو اپنے ساتھ بغض قرار دیا ہے۔ اور ان پر تنقید سے منع فرمایا ہے۔

جناب عالی ! سیدنا فاروق اعظمؓ کے کروڑوں عاشق دنیا میں موجود ہیں اگر ردعمل کے طور پر کوئی عاشق جذبات سے مغلوب ہو کر یوں کہہ دے کہ ملا باقر مجلسی ولد الزنا تھا‘ تو کیا شیعہ لوگ برداشت کر لیں گے؟ ان کو تکلیف نہیں ہو گی؟ جذبات نہیں ابھریں گے؟ اور فتنہ و فساد برپا نہیں ہو گا؟

یہی وہ اسباب ہیں جس نے آگ بھڑکائی ہے اور ان کا ازالہ از حد ضروری ہے۔

نعوذ باللہ ‘ابو بکر‘ عمر‘ شیطان سے زیادہ شقی اور جہنمی ہیں

جناب عالی ! ملا باقر مجلسی نے اپنی تصنیف " حق الیقین " میں (کہ جس سے شیعہ امام خمینی نے اپنی کتاب کشف الاسرار میں بھی اپنی تائید میں حوالے دیئے ہیں)۔ سولھویں فصل " در بیان جہنم و عقوبات آن " کے عنوان سے تقریباً بیس صفحات میں زیادہ تر یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ نعوذ باللہ صحابہ کرامؓ بالخصوص شیخین حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ پکے جہنمی ہیں اور جہنم کے اس حصے میں آگ کے صندوقوں میں بند ہیں کہ جہاں فرعون‘ ھامان‘ نمرود‘ سامری وغیرہ بند ہیں‘ اس ضمن میں ملا باقر مجلسی نے شیطان کے حوالے سے ایک حکایت لکھی ہے۔ کہ شیطان کی ملاقات اچانک امیر المومنین حضرت علیؓ سے ہوئی انہوں نے شیطان

سے کہا کہ تو تو بڑا گمراہ اور شقی ہے' اس نے جواباً کہا کہ یا امیر المومنین ایسا نہ کہیں خدا کی قسم جب مجھے اللہ تعالیٰ نے بطور سزا جنت سے نکالا تو میں نے دریافت کیا تھا کہ یا اللہ مجھ سے زیادہ شقی تو آپ نے کسی کو پیدا نہیں کیا ہو گا؟ اللہ تعالیٰ نے میری طرف وحی کی کہ میں نے تجھ سے بھی زیادہ شقی پیدا کئے ہیں پھر داروغہ جہنم "مالک" سے فرمایا کہ اس کو جہنم میں لے جاؤ .... جہنم کے نچلے طبقے میں دو ایسے شخص دکھلائے گئے کہ جن کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں تھیں اور وہ الٹے لٹکائے گئے تھے۔ آگ کے گرزوں سے ان کی پٹائی کی جا رہی تھی میں نے مالک "داروغہ جہنم" سے پوچھا یہ کون ہیں جواباً اس نے کہا یہ دونوں ابو بکر و عمر' علی ؑ کے دشمن اور ان پر ظلم کرنے والے ہیں۔

حق الیقین کی اصل عبارت کا عکس ملاحظہ ہو۔

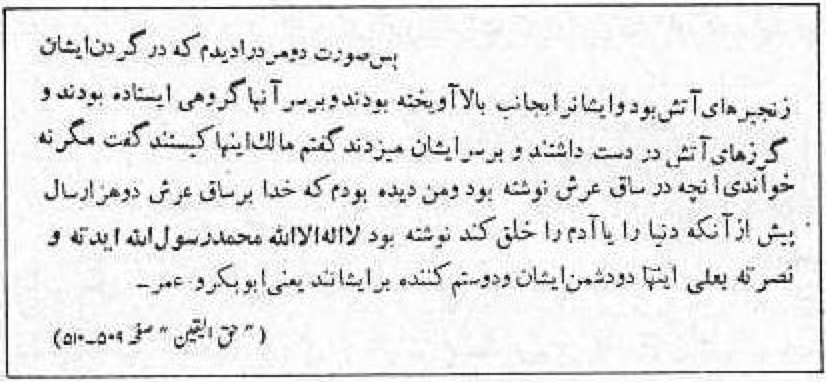

پس صورت دومرد را دیدم که در گردن ایشان زنجیرهای آتش بود وایشانرا بجانب بالا آویخته بودند وبرسر آنها گروهی ایستاده بودند و گرزهای آتش در دست داشتند و برسر ایشان میزدند گفتم مالک اینها کیستند گفت مگر نه خواندی آنچه در ساق عرش نوشته بود ومن دیده بودم که خدا برساق عرش دوهزار سال پیش از آنکه دنیا را یا آدم را خلق کند نوشته بود **لا اله الا الله محمد رسول الله ایدته و نصرته بعلی** اینها دودشمن ایشان ودوستم کننده برایشانند یعنی ابوبکر و عمر۔

("حق الیقین" صفحہ ٥٠٩-٥١٠)

ترجمہ : پس میں نے دو مردوں کو اس حال میں دیکھا کہ ان کی گردنوں میں آگ کی زنجیریں تھیں اور وہ الٹے لٹکائے گئے تھے اور ان کے سرہانے ایک ایسی جماعت کھڑی تھی جن کے ہاتھوں میں آگ کے گرز تھے وہ ان کے سروں پر مار رہے تھے میں (یعنی شیطان) نے کہا مالک یہ کون لوگ ہیں اس نے کہا کہ عرش کے پایہ پر لکھا ہوا تم نے نہیں پڑھا جو کہ میں نے دیکھا تھا آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال قبل لکھا ہوا تھا **لا الہ الا للہ محمد رسول اللہ**

ایدتہ ونصرتہ بعلی۔ یہ دو دشمن ان کے اور ان پر ظلم کرنے والے یعنی ابو بکر و عمر ہیں۔

جناب عالی : ملا باقر مجلسی جیسے شخص (جو شیعہ حضرات کے مسلمہ مقتدا اور پیشوا جناب ــــــ خمینی صاحب کے نزدیک نہایت معتمد ہے) کا یہ سب کچھ لکھنا " کہ وہ دونوں حضرات (ابو بکر و عمر نعوذ باللہ) جہنم کے سب سے نچلے درجے میں ہیں اور یہ کہ وہ (نعوذ باللہ) شیطان سے بھی زیادہ شقی ہیں" اور اس مقصد کے لئے شیطانی حکایات بنا کر پیش کرنا دراصل جماعت رسول (صحابہ کرامؓ) کے بارے میں غیض و غضب اور شدید بغض کا اظہار ہے جس کو اس کے بغیر ظاہر نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کیا یہ امت مسلمہ کی شدید دل آزاری نہیں ہے؟

(نعوذ باللہ) ابو بکرؓ و عمرؓ کو قبروں سے نکال کر سولی دی جائے گی اور دنیا کے قیام سے تا قیامت تمام جرائم کا ان کو مجرم قرار دیا جائے گا

جناب عالی : یہاں ہم ملا باقر مجلسی کی ایک اور حکایت دل پر جبر کر کے اللہ تعالیٰ سے ہزار بار معافی کے ساتھ محض " نقل کفر کفر نہ باشد " کے تحت پیش کرتے ہیں۔ جس میں لکھا ہے کہ ہمارا امام جب ظاہر ہو گا تو مکہ مکرمہ کے بعد وہ مدینہ منورہ جائے گا' اور اس سے عجیب بات کا ظہور ہو گا وہ (نعوذ باللہ) حضور انور ﷺ کے روضئہ اقدس کی دیواریں توڑ کر وہاں سے آپ کے دونوں ساتھیوں ابو بکر و عمر کی لاشیں قبروں سے نکلوائے گا' پھر ان کے تر و تازہ بدنوں سے کفن اتروا کر' ان کو ایک درخت کے ساتھ لٹکایا جائے گا اور دنیا کے آغاز سے لے کر اس کے ختم تک دنیا میں جتنے ناحق خون ہوئے ہیں' اور جتنے بھی زنا ہوئے ہیں' اور جو بھی سود یا حرام مال کھایا گیا ہو گا وغیرہ وغیرہ ان سب گناہگاروں کے گناہوں کی سزا میں (حضور انور ﷺ کے لاڈلوں) حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو سزا دے گا۔ اس کے بعد کیا ہو گا ملا باقر مجلسی ہی کی زبانی پڑھیں۔

> پس فرماید که آن دو ملعون را بزیر آورند و ایشان را بقدرت الٰہی زنده گردانند و امر فرماید خلایق را که جمع شوند پس هر ظلمی و کفری که از اول عالم تا آخر شده گناهش را بر ایشان لازم آورد و زدن سلمان فارسی را و آتش افروختن بدر خانه امیر المؤمنین ﷺ و فاطمه و حسن و حسین (ع) برای سوختن ایشان و زهر دادن امام حسن و کشتن امام حسین و اطفال ایشان و پسر عمان ایشان و یاران او و اسیر کردن ذریهٔ رسول و ریختن خون آل محمد در هر زمانی و هر خونی که بناحق ریخته شده و هر فرجی ر بحرام جماع شده و هر سودی و حرامی که خورده شده و هر گناهی و ظلمی وجوری که واقع شده تا قیام قائم آل محمد ﷺ همه را بایشان بشمارند که از شما شده و ایشان اعتراف کنند زیرا که اگر در روز اول غصب حق خلیفهٔ به حق نمیکردند اینها نمیشد پس امر فرماید که از برای هر مظالم هر که حاضر باشد از ایشان قصاص نماید پس ایشان را بفرماید که از درخت بر کشند و آتشی را فرماید که از زمین بیرون آید و ایشان را بسوزاند با درخت و بادی را امر فرماید که خاکستر آنها را بدریاها پاشد ۔ (حق الیقین ص ۳۴۷، ۳۴۳)

ترجمہ : پھر (امام مہدی) حکم دیں گے کہ (نعوذ باللہ) ان دو ملعونوں (ابو بکر و عمر) کو نیچے اتاریں، پھر ان کو زندہ کریں گے اور حکم دیں گے کہ تمام مخلوق جمع ہو پھر یہ ہو گا کہ دنیا کے آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا اس سب کا گناہ ان دونوں (ابو بکر و عمر) پر لازم کیا جائے گا اور انہی کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا (خاص کر) سلمان فارسی کو پیٹنا اور امیر المومنین اور فاطمہ الزہرا اور حسن حسین کو جلا دینے کے لئے ان کے گھر کے دروازے میں آگ لگانا اور امام حسن کو زہر دینا اور حسین اور ان کے بچوں اور چچا زاد بھائیوں اور ان کے ساتھیوں مددگاروں کو قتل کرنا اور رسول خدا کی اولاد کو قید کرنا اور ہر زمانے میں آل محمد کا خون بہانا اور ان کے علاوہ جو بھی ناحق خون کیا گیا ہو اور کسی عورت کے ساتھ جہاں کہیں بھی زنا کیا گیا ہو اور جو سود یا جو بھی حرام مال کھایا گیا ہو اور جو بھی گناہ اور جو ظلم و ستم قائم آل محمد (امام غائب مہدی) کے ظہور تک دنیا میں کیا گیا ہو ان سب کو ان دونوں کے سامنے گنوایا جائے گا اور پوچھا جائے گا کہ کیا یہ سب کچھ تم سے اور تمہاری وجہ سے ہوا ہے وہ دونوں اقرار کریں گے،

کیونکہ اگر پہلے ہی دن خلیفہ برحق (علی) کا حق یہ دونوں مل کر غصب نہ کرتے تو ان گناہوں میں سے کوئی بھی نہ ہوتا پھر امام حکم کریں گے کہ جو لوگ موجود ہیں وہ ان دونوں سے قصاص لیں پھر حکم کریں گے کہ ان دونوں کو درخت پر لٹکا دیا جائے اور آگ کو حکم دیں گے کہ زمین سے نکلے اور ان دونوں کو درخت سمیت جلا کر راکھ کر دے اور ہوا کو حکم دیں گے کہ ان کی راکھ کو دریاؤں پر چھڑک دے۔

اس کے بعد یہاں تک لکھا ہے کہ ان کو دن رات میں ہزار مرتبہ مار ڈالا جائے گا اور زندہ کیا جائے گا۔ اس کے بعد خدا جہاں چاہے گا ان کو لے جائے گا اور عذاب دیتا رہے گا۔

جناب عالی ! جو کچھ مندرجہ بالا عبارات میں باقر مجلسی نے لکھا ہے نہ صرف یہ کہ خلاف واقعہ ہے بلکہ ننگ شرافت اور ننگ انسانیت بھی ہے کیا دنیا کی کوئی عدالت کسی شخص پر اس کی پیدائش سے قبل دوسرے لوگوں کے گناہوں (چوری ' زنا ' سود خوری اور دیگر مظالم وغیرہ) کے جرم ڈال کر اس کو سزا دے سکتی ہے ؟ اور کیا کائنات میں کہیں ایسا ہوا بھی ہے ؟ باقر مجلسی کے ان حیاء سوز ننگ شرافت ننگ انسانیت الفاظ کو پھر ملاحظہ فرمائیں۔

" دنیا کے آغاز سے اس کے ختم تک جو بھی ظلم اور جو بھی کفر ہوا ان سب کا گناہ ان دونوں (ابوبکر و عمر) پر لازم کیا جائے گا اور انہی کو اس کا ذمہ دار قرار دیا جائے گا "

مکہ اور مدینہ پر قبضہ کر کے دو بتوں ابوبکر و عمر کو نکالوں گا

جناب عالی ! ملا باقر مجلسی کا یہ لکھنا کہ ہمارا امام ' حضرت صدیق ؓ و فاروق ؓ کو قبروں سے نکال کر کفن برہنہ سولی پر لٹکائے گا ' اسی طرح کا بیان اس کے پیروکار خمینی صاحب نے فرانس میں جلا وطنی کے زمانہ میں دیا تھا ' جو " خطاب بہ نوجوانان " کے نام سے طبع ہوا تھا اس میں خمینی صاحب نے کہا تھا

"دنیا کی اسلامی اور غیر اسلامی طاقتوں میں ہماری قوت اس وقت تک تسلیم نہیں ہو سکتی جب تک مکہ اور مدینہ پر ہمارا قبضہ نہیں ہو جاتا۔ چونکہ یہ علاقہ مہبط الوحی اور مرکز اسلام ہے، اس لئے اس پر ہمارا غلبہ اور تسلط ضروری ہے........

میں جب فاتح بن کر مکہ اور مدینہ میں داخل ہوں گا تو سب سے پہلے میرا یہ کام ہو گا کہ حضور ﷺ کے روضہ میں پڑے ہوئے دو بتوں ابوبکر اور عمر کو نکال باہر کروں گا"

("خطاب بہ نوجوانان" بحوالہ خمینی ازم اور اسلام صفحہ ۸)

قدرت کا انتقام

جناب عالی ! ایک حدیث قدسی میں ہے کہ جس نے اللہ تعالیٰ کے دوستوں کے ساتھ دشمنی کی اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا اعلان جنگ ہے، اسی ارشاد کے تحت قدرت کا انتقام دیکھئے، کہ خمینی صاحب اپنی اور اپنے مقتدا باقر مجلسی کی تمنا کے باوجود حبیب کبریا ﷺ کے لاڈلے اور روضہ اقدس میں ساتھ آرام فرمانے والے ابوبکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ کو ان کی قبروں سے نکال کر برہنہ تو نہ کر سکے، ہاں خود قدرت کے انتقام کا شکار ہو گئے، وہ اس بیان کے بعد اللہ تعالیٰ کے حرم میں بھی نہ جا سکے اور اپنے عقیدت مندوں کے ہاتھوں خمینی صاحب کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ عالمی پریس کے علاوہ پاکستانی اخبارات میں بھی شائع ہوا تھا اس کا ایک نمونہ ملاحظہ فرمائیں۔

میت گر گئی اور پیروں کے نیچے روندی گئی

"خمینی کو دفن کرنے کی پہلی کوشش اس وقت ناکام ہو گئی جب غم و دکھ سے مغلوب سوگواروں نے ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہو کر امام خمینی کے جسد خاکی کو چھین لیا اور ان کا کفن پھاڑ دیا اس بد نظمی میں امام خمینی کی نیم برہنہ میت قبرستان کی زمین پر گر گئی اور پاؤں تلے روندی گئی۔ روزنامہ جنگ لندن کی خبر کا عکس ملاحظہ ہو۔

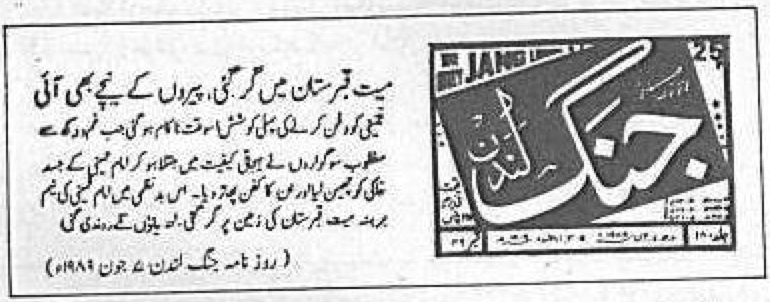

میت قبرستان میں گر گئی، پیروں کے نیچے بھی آئی

خمینی کو دفن کرنے کی پہلی کوشش اس وقت ناکام ہو گئی جب ہجوم کے مضطرب سوگواروں نے ہیجانی کیفیت میں مبتلا ہو کر امام خمینی کے جسد خاکی کو چھین لیا اور ان کا کفن پھاڑ دیا۔ اس بدنظمی میں امام خمینی کی نیم برہنہ میت قبرستان کی زمین پر گر گئی۔ اور پیروں سے روندی گئی

(روز نامہ جنگ لندن ۷ جون ۱۹۸۹ء)

جناب عالی! خمینی صاحب کی وہ برہنہ تصویر عالمی اخبارات و رسائل "ٹائمز آف امریکہ" "دی پیپلز لندن" وغیرہ کے علاوہ روزنامہ امروز لاہور ۲۵ دسمبر ۱۹۸۹ء میں بھی شائع ہوئی تھی۔

تاریخ کا ایک اور عبرتناک واقعہ

جناب عالی ! علاوہ ازیں تاریخ میں ایک اور عبرتناک واقعہ پہلے بھی پیش آ چکا ہے کہ جب ملک شام کے شہر حلب سے ایک جماعت جو چالیس افراد پر مشتمل تھی اور انہوں نے مسجد نبوی میں داخل ہو کر حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کو قبروں سے نکالنے کی سازش کی تو وہ اسی وقت قہر خداوندی کا شکار ہو گئے جب وہ مسجد نبوی شریف میں روضہ اقدس کی طرف اس ناپاک ارادے سے چلے، ابھی منبر شریف تک بھی نہ پہنچے تھے کہ ایک دم ان کو مع ان کے ساز و سامان کے زمین نگل گئی یہ بھی شیعہ لوگ تھے۔

جناب عالی ! آج بھی مسجد نبوی شریف میں وہ نشان عبرت موجود ہے۔ حق تعالیٰ شانہ محض اپنے لطف و کرم سے بے ادبی کے وبال سے محفوظ فرمائے۔

اصحاب عقبہ بھی نعوذ باللہ منافق تھے ان پر اور ان کے اولین و آخرین پر لعنت ہو

ملا باقر مجلسی نے اپنی تصنیف "تذکرۃ الائمہ" صفحہ ۳۱ مطبوعہ ایران میں لکھا ہے۔ اصل سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

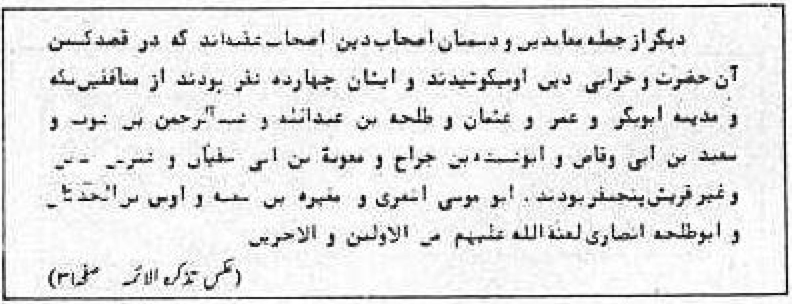

دیگر از جملہ معاندین و دشمنان اصحاب دین اصحاب عقبہ اند کہ در قصد کشتن
آن حضرت و خرابی دین او میکوشیدند و ایشان چهارده نفر بودند از منافقین مکہ
و مدینہ ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ بن عبداللہ و عبدالرحمن بن عوف و
سعد بن ابی وقاص و ابوعبیدہ بن جراح و معویۃ بن ابی سفیان و عمرو بن عاص
و غیر قریش پنجنفر بودند ۔ ابو موسی اشعری و مغیرہ بن شعبہ و اوس بن الحدثان
و ابوطلحہ انصاری لعنۃ اللہ علیہم من الاولین و الاخرین

(عکس تذکرہ الائمہ صفحہ ۳۱)

ترجمہ : فی الجملہ دشمنان دین میں سے اصحاب عقبہ ہیں کہ آنحضرتؐ کے قتل کرنے اور دین کی بربادی کے درپے تھے اور یہ چودہ آدمی تھے۔ مکہ اور مدینہ کے منافقوں میں سے ابو بکر، عمر، عثمان، طلحہ بن عبداللہ، عبدالرحمٰن ابن عوف، سعد ابن ابی وقاص، ابو عبیدہ ابن الجراح، معاویہ ابن ابی سفیان، عمرابن عاص، اور غیر قریشی پانچ تھے ابو موسیٰ اشعری، مغیرہ ابن شعبہ، اوس ابن الحدثان، اور ابو طلحہ انصاری ان پر اور ان کے اولین و آخرین پر لعنت ہو۔ (العیاذ باللہ)

تین کتے۔ مراد نعوذ باللہ اصحاب ثلاثہؓ (ابو بکرؓ، عمرؓ، عثمانؓ) ہیں

جناب عالی ! ملا باقر مجلسی کی عادت ہے کہ کسی نہ کسی بہانے اصحاب رسول ﷺ کی توہین کرنے کا موقعہ ہاتھ سے نہیں جانے دیتا، چنانچہ گزشتہ مسلمان حکمرانوں کی مخالفت کرتے ہوئے ان کے شیعہ قوم پر مظالم کی ایک فرضی داستان میں تذکرہ یوں کیا ہے۔

اصل سے عکس ملاحظہ ہو

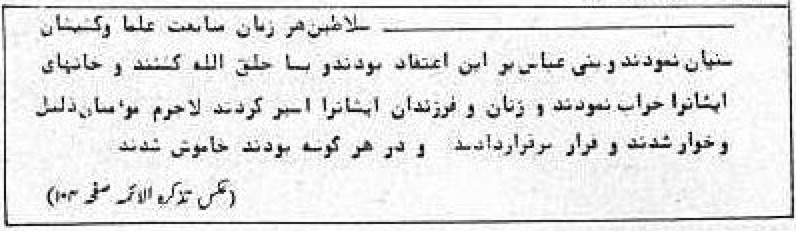

سلاطین هر زمان متابعت علما و کشتن
سنیان نمودند و بنی عباس بر این اعتقاد بودند و بسا خلق اللہ کشتند و خانہای
ایشانرا خراب نمودند و زنان و فرزندان ایشانرا اسیر کردند لاجرم مؤمنان ذلیل
و خوار شدند و فرار برقرار دادند و در هر گوشہ بودند خاموش شدند

(عکس تذکرہ الائمہ صفحہ ۱۰۳)

ترجمہ : ہر زمانہ کے سلاطین نے سنی علماء کی تابعداری کی انہوں نے بہت سے شیعوں کو قتل کیا، ان کے گھر ویران کئے، ان کے مرد، عورتوں اور بچوں کو قید کیا، جس کے نتیجے میں

"مومنان" یعنی شیعہ ذلیل خوار ہو کر کچھ تو فرار ہو گئے اور جو جہاں تھے خاموش ہو گئے۔ اس داستان کے بعد باقر مجلسی نے اپنے خبث باطن کا اظہار ان الفاظ کے ساتھ کیا ہے۔ اصل سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

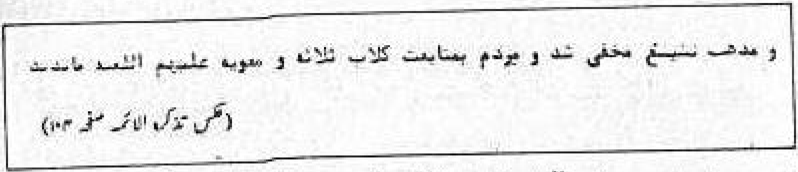

و مذهب تشيع مخفي شد و مردم بمتابعت كلاب ثلاثه و معويه عليهم اللعنه ماندند

(عکس تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۰۳)

ترجمہ : اور مذہب شیعہ مخفی ہو گیا اور لوگ (نعوذ باللہ) تین کتوں (ابوبکرؓ، عمرؓ عثمانؓ) اور معاویہؓ ان پر لعنت ہو کے تابعدار ہو گئے۔

جناب عالی ! ملا باقر مجلسی کی غلیظ اور خبیث تحریر آپ نے ملاحظہ فرمالی ہے جو اس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کے محبوبوں اور پوری امت مسلمہ کے مقتداؤں کے بارے میں لکھی ہے، اب اگر کوئی ان حضرات کا عاشق وہی الفاظ خمینی، یا ملا باقر مجلسی، یا اور کسی شیعہ کے بارے میں لکھ دے تو کیا شیعہ حضرات برداشت کر لیں گے ؟ آگ بگولہ نہیں ہوں گے ؟ بلکہ اگر کسی سیاسی لیڈر کے بارے میں بھی اس طرح لکھا جائے تو شورش اور طوفان برپا نہیں ہو گا ؟ اور امن و امان کا مسئلہ نہیں بنے گا؟ اور اس بد امنی کا ذمہ دار انہی کو قرار دیا جائے گا جن کے بڑوں کے بارے میں یہ سب کچھ لکھا گیا ہو؟

اللہ تعالیٰ کا فرمان "میں صحابہ کرامؓ سے راضی وہ مجھ سے راضی"

جناب محترم : ایک طرف تو باقر مجلسی وغیرہ کے یہ کفریات ہیں جبکہ دوسری جانب اللہ تبارک و تعالیٰ جو عالم الغیب ہیں، نے ان حضرات صحابہ کرامؓ کو اپنے پاک کلام قرآن مجید میں رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ کہ میں ان سے راضی وہ مجھ سے راضی ہیں کے مبارک تمغے دیئے ہیں (اور ان کے پیروکاروں کے لئے بھی فرمایا کہ میں ان سے بھی راضی ہوں) اور یہ

سب جنتی ہیں ' سچے ایمان والے ہیں ' ان کے دل نور ایمان سے منور ہیں ' وہ اللہ کا گروہ ہیں اور ایک مقام پر تو یہاں تک ارشاد فرمایا کہ میں نے ان (صحابہ کرامؓ) کے قلوب میں ایمان کی محبت پیدا کی ہے ' اور ان کے مبارک دلوں کو ایمان کی زینت سے مزین کیا ہے ' کفر فسق اور گناہوں کی نفرت ان کے اندر پیدا کی ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں۔ (سورہ الحجرات آیت نمبر ۷)

حضور ﷺ کا فرمان "صحابہ کرامؓ سے محبت مجھ سے محبت ہے اور ان سے بغض مجھ سے بغض ہے"

نیز ہمارے آقا حضور رحمۃ للعالمین ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے صحابہؓ کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو (طعن و تشنیع کا) نشانہ نہ بناؤ کیونکہ جس نے ان سے محبت کی تو مجھ سے محبت رکھنے کی وجہ سے کی اور جس نے ان سے بغض رکھا تو مجھ سے بغض رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا اور جس نے ان کو ایذاء پہنچائی تو اس نے مجھے ایذاء پہنچائی اور جس نے مجھے ایذاء پہنچائی تو اس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دی اور جس نے اللہ تعالیٰ کو اذیت دینے کی کوشش کی تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو اپنے عذاب میں پکڑ لے۔ (ترمذی شریف صفحہ ۲۲۹)

شیعہ امام خمینی کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بارے میں نظریات و خیالات

جناب عالی : بعض حضرات کا خیال ہے کہ خمینی تشدد پسند نہیں بلکہ وہ اخوت اسلامی کے علمبرداروں میں سے ہے۔ لیکن یہ سب کچھ لاعلمی کی وجہ سے ہے یا کسی مصلحت کی وجہ سے ' حقیقت یہ ہے کہ وہ ان نظریات کا حامی ہے جو اس کے بڑوں بالخصوص اس کے محبوب مقتداء ملا باقر مجلسی کے ہیں۔ ملا باقر مجلسی کی طرح خمینی صاحب کی بھی عادت ہے کہ تقریباً وہ اپنی ہر تحریر و تصنیف کے آغاز میں صحابہ کرامؓ پر لعنت بھیجتے ہیں ملاحظہ ہو۔

(نعوذ باللہ) صحابہ کرامؓ شجرہ خبیثہ کی جڑ ہیں

> تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں اور تو پاک ہے اے اللہ درود بھیج حضرت محمد ﷺ اور ان کی آل پر ...... اور لعنت ہو ان پر ظلم کرنے والوں پر جو شجرہ خبیثہ کی جڑ ہیں
>
> (سیاسی الٰہی وصیت نامہ صفحہ ۲۶)

جناب عالی : خمینی صاحب نے یہ کن ظالموں کا ذکر کیا ہے اور کن کے بارے میں یہ دل آزار الفاظ کہے ہیں ان کے مقتداء ملا باقر مجلسی کی زبانی ملاحظہ فرمائیں۔

> "دربیان جورے کہ او با عمرو سائر منافقان بر اہل بیت عصمت و طہارت نمود ندو ر غصب خلافت"
>
> (حق الیقین صفحہ ۱۵۷)

ترجمہ : "اس ظلم کے بیان میں جو اس نے (یعنی ابو بکرؓ نے) عمر اور تمام منافقین کے ساتھ مل کر اہل بیت اطہار پر کیے ہیں ان سے خلافت غصب کرنے میں"

آگے ملا باقر مجلسی نے کئی صفحات اس موضوع پر سیاہ کیے ہیں، اور خود خمینی صاحب نے بھی کشف الاسرار صفحہ ۱۱۰ پر ان مظالم کا ذکر کیا ہے۔

جناب عالی : خمینی صاحب نے اپنی کتاب "کشف الاسرار" کے خطبے میں بھی لعنت والی اپنی عادت پوری کی ہے اور اس میں (نعوذ باللہ) صحابہ کرامؓ کے بارے میں لکھا ہے، کہ وہ منافق تھے صرف حکومت اور اقتدار کی خاطر انہوں نے بظاہر اسلام قبول کیا تھا اسی کتاب میں آگے چل کر حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کا نام لے کر فرداً فرداً تبرا کی مشق کی ہے۔

پہلا عنوان قائم کیا ہے۔

○ مخالفتہائے ابوبکر بانص قرآن یعنی ابو بکرؓ کی نص قرآن کی مخالفت (نعوذ باللہ)

پھر لکھا ہے۔

مخالفتهای ابوبکر با نص قرآن

شاید بگوئید اگر در قرآن امامت تصریح میشد شیخین مخالفت نمیکردند و فرضاً آنها مخالفت میخواستند بکنند مسلمانها ز آنها نمیپذیرفتند ناچار ما در این مختصر چند ماده از مخالفتهای آنها با صریح قرآن ذکر میکنیم

(کشف الاسرار صفحہ ۱۱۳ مطبوعہ قم ایران)

ترجمہ : شاید آپ کہیں کہ قرآن میں اگر صراحت کے ساتھ امامت کا ذکر کر دیا جاتا تو شیخین (ابوبکر و عمر) اس کے خلاف نہ کر سکتے..... چند نمونے کہ انہوں نے قرآن کے صریح احکام کے خلاف فیصلے کیے (نعوذ باللہ)

اس کے بعد دوسرا عنوان اس طرح قائم کیا۔

مخالفت عمر با قرآن خدا یعنی حضرت عمرؓ کی قرآن خدا کی مخالفت

مخالفت عمر با قرآن خدا

اینجا بعضی از مخالفتهای عمر را با قرآن ذکر میکنیم تا معلوم شود مخالفت با قرآن پیش آنها چیز مهمی نبوده و اگر فر

(کشف الاسرار صفحہ ۱۱۷)

ترجمہ : خدا کے قرآن کے ساتھ عمر کی مخالفت ' یہاں پر ہم عمر کے قرآن کی بعض مخالفتوں کا ذکر کریں گے تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان کے ہاں قرآن کی مخالفت کوئی مشکل بات نہ تھی۔ (نعوذ باللہ)

جناب عالی : ان دونوں عنوانوں کے تحت خمینی صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ امت مسلمہ کے لئے تازیانہ عبرت ہے۔ خاص طور سے دوسرے عنوان کے آخر میں سیدنا حضرت عمر فاروق ؓ کو (نعوذ باللہ) کافر اور زندیق تک لکھ دیا ہے۔ ملاحظہ ہو۔

این کلام یاوہ کہ از اصل کفر و زندقہ ظاہر شدہ مخالف است با آیاتی از قرآن کریم۔

ترجمہ: عمر کا یہ گستاخانہ کلمہ دراصل اس کے باطن اور اندر کے کفر و زندقہ کا ظہور تھا، یعنی ظاہر ہو گیا (معاذاللہ) وہ باطن میں کافر اور زندیق تھا۔

جناب عالی! غور فرمائیں حضرات شیخین (ابو بکر صدیقؓ و عمر فاروقؓ) جن کے بارے میں خمینی صاحب نے اپنے شدید بغض کا اظہار کیا ہے۔ کیا یہ وہی نہیں ہیں جو حضور انور ﷺ کے سسر، آپ ﷺ کے خلفاء اور آپ ﷺ کے مشیر تھے۔ یہ حضرات تو قدم قدم پر حضور اقدس ﷺ کے ساتھ رہے کہیں بھی جدائی نہیں ہوئی مکہ میں ساتھ، مدینہ میں ساتھ، جنگ میں ساتھ، حتیٰ کہ باغ جنت مزار شریف میں بھی ساتھ۔ قرآن کریم میں ان کی تعریفیں ہیں اور ان کے لئے رضا کا اعلان ہے۔

حضور ﷺ کو سب سے زیادہ محبت حضرت صدیقہؓ اور حضرت صدیقؓ سے تھی

○ بخاری اور مسلم شریف کی روایت میں ہے کہ حضور انور ﷺ سے ان کے صحابی حضرت عمرو ابن العاصؓ نے عرض کی کہ سب سے زیادہ محبت آپ ﷺ کو کس سے ہے آپؐ نے فرمایا عائشہؓ سے، انہوں نے عرض کی مردوں میں، ارشاد فرمایا ابو بکرؓ سے۔

○ ترمذی شریف میں شیر خدا حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "ابو بکرؓ و عمرؓ جنت کے بڑی عمر والوں کے سردار ہیں سوائے انبیاء اور مرسلین کے"

⁂

حضرت علیؓ کا فرمان ”اس امت میں سب سے افضل ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں“

○ بخاری شریف میں حضرت علیؓ کا فرمان درج ہے کہ اس امت میں نبی ﷺ کے بعد سب سے بہتر ابو بکرؓ ہیں پھر عمرؓ۔

○ مشہور محدث حافظ عبدالبرؒ الاستیعاب میں حضرت علیؓ کا ارشاد نقل کرتے ہیں ”جناب رسول اللہ ﷺ کئی شب و روز بیمار رہے ان دنوں میں جب نماز کے لئے اذان ہوتی تھی تو آپ ﷺ فرماتے کہ ابو بکرؓ کو حکم پہنچا دو کہ وہ لوگوں کو (میری جگہ) نماز پڑھا دیں۔

”چنانچہ حضرت ابو بکرؓ نے بیس نمازیں پڑھائیں اور ایک نماز آپ ﷺ نے خود حضرت ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی۔ (سیرت المصطفےٰ جلد سوم صفحہ ۲۲۸۔۲۲۹)

علامہ اقبالؒ کے گلہائے عقیدت بحضور حضرت صدیق اکبرؓ

جناب عالی ! علامہ اقبال مرحوم بھی حضرت صدیق اکبرؓ کے نبی اکرم ﷺ کے ساتھ اس خصوصی تعلق اور محبت کی بنا پر ان کو بایں الفاظ گلہائے عقیدت پیش کرتے ہیں۔

پروانے کو چراغ ہے بلبل کو پھول بس
صدیقؓ کے لئے ہے خدا کا رسولؐ بس

علامہ اقبال مرحوم کے بارگاہ صدیقؓ میں مزید عقیدت کے پھول ملاحظہ ہوں۔

آں امن الناس بر مولائے ما
آں کلیم اول سینائے ما
ہمت او کشت ملت را چو ابر
ثانی اسلام و غار و بدر و قبر

آسمان والوں میں میرے دو وزیر جبرائیل و میکائیل ہیں اور زمین والوں میں ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں

○ ترمذی شریف میں ہے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا " ہر نبی کے دو وزیر آسمان والوں میں اور دو وزیر زمین والوں میں سے ہوتے ہیں ۔ میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرائیل و میکائیل اور دو وزیر زمین والوں میں ابو بکرؓ و عمرؓ ہیں "

○ ترمذی شریف کی ایک اور روایت میں ہے کہ " نبی کریم ﷺ ایک روز گھر سے باہر نکل کر مسجد تشریف لے گئے ۔ اور آپ ﷺ کے ہمراہ دائیں ، بائیں ، ابو بکرؓ و عمرؓ تھے اور آپ ﷺ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے ۔ (سبحان اللہ) اسی حالت میں فرمایا کہ ہم تینوں قیامت کے دن اسی حالت میں اٹھیں گے "

میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ یقیناً عمرؓ ہوتے

○ ترمذی شریف کی ایک اور روایت میں خاتم النبیین حضور انور ﷺ کا ارشاد ہے کہ "اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو یقیناً وہ عمر بن خطابؓ ہوتے"

عاشق اصحاب رسول ﷺ علامہ اقبال مرحوم نے کیا خوب کہا ہے ۔

تازہ کن آئین صدیقؓ و عمرؓ
چوں صبا بر لالۂ صحرا گزر

◆

سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین رض اور سیدنا حضرت امیر معاویہ رض کے بارے میں خمینی کی ہرزہ سرائی۔

> ما خدائی را پرستش میکنیم و میشناسیم
> کہ کارھایش بر اساس خرد باید و بخلاف گفتہ ھای عقل ھیچ کاری نکند نہ آنخدائی
> کہ بنائی مرتفع از خدا پرستی و عدالت و دینداری بنا کند وخود بخرابی آن بکوشد
> و یزید و معاویہ و عثمان و از این قبیل چپاولچی ھای دیگر را بمردم امارت دھد و
> (کشف الاسرار صفحہ ۱۰۷)

ترجمہ : ہم ایسے خدا کی پرستش کرتے اور اسی کو مانتے ہیں جس کے سارے کام عقل و حکمت کے مطابق ہوں، ایسے خدا کو نہیں جو خدا پرستی اور عدالت و دینداری کی ایک عالیشان عمارت تیار کرائے اور خود ہی اس کی بربادی کی کوشش کرے کہ یزید و معاویہ اور عثمان جیسے ظالموں، بد قماشوں کو امارت اور حکومت سپرد کردے۔

جناب عالی : یہ کون عثمان رض ہیں کہ جن کو خمینی صاحب نے چپاولچی (ظالم اور بد قماش) لکھا ہے یہ وہی حضرت عثمان تو ہیں جو حضور اکرم ﷺ کے داماد تھے اپنی دو شہزادیاں (حضرت رقیہ رض، حضرت ام کلثوم رض) یکے بعد دیگر آپ ﷺ نے ان کو نکاح میں دیں۔ اسی وجہ سے آپ رض کو ذوالنورین کا خطاب ملا۔ قبل از اسلام بھی قریش میں آپ رض کی بڑی عزت تھی۔

حضور ﷺ نے اپنے مبارک ہاتھ کو حضرت عثمان رض کا ہاتھ فرمایا

○ بروایت ترمذی شریف حضور انور ﷺ نے جب بیعت رضوان کا حکم دیا تو حضرت عثمان رض حضور ﷺ کے قاصد بن کر گئے۔ حضرات صحابہ کرام رض نے بیعت شروع کردی، تو آپ ﷺ نے فرمایا، عثمان رض اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے کام کے لئے گئے ہوئے ہیں (لہٰذا ان کو بھی اس بیعت میں شریک کرنا ضروری ہے) پھر آپ ﷺ نے اپنا ایک ہاتھ مبارک دوسرے ہاتھ مبارک پر رکھا اور فرمایا کہ یہ بیعت عثمان کی ہے۔ پس رسول خدا

ﷺ کا ہاتھ جو عثمانؓ کی طرف سے بیعت کے لئے تھا وہ لوگوں کے ہاتھ سے جو اپنے لئے تھے بہتر تھا۔ (ترمذی شریف)

میں اس سے کیوں نہ حیاء کروں جس سے اللہ کے فرشتے حیاء کرتے ہیں۔

○ مسلم شریف میں ہے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عثمانؓ کے متعلق فرمایا کہ

”میں اس شخص سے کیوں نہ حیا کروں جس سے فرشتے حیا کرتے ہیں“

جناب عالی : جس مبارک ہستی (حضرت عثمان ذوالنورین) سے حسب ارشاد نبوی ﷺ معصوم اور نورانی فرشتے اور جناب رسول اللہ ﷺ حیاء کرتے ہیں یہ لوگ (جن کے حوالے پیش کئے گئے ہیں) ان سے حیاء نہیں کرتے بلکہ ان کی شان میں ناقابل برداشت گستاخیاں کرتے ہیں۔ جن سے ان کے ماننے والوں پر قیامت گزرنا فطری امر ہے۔

فرمان رسالت ابو بکرؓ صدیق ہیں اور عمرؓ و عثمانؓ شہید

○ بخاری و مسلم شریف میں ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک روز احد پہاڑ پر چڑھے اور آپ ﷺ کے ساتھ ابو بکرؓ، عمرؓ اور عثمانؓ تھے پہاڑ ہلنے لگا۔ تو آپ ﷺ نے پاؤں مبارک سے اشارہ کیا اے احد ٹھہر جا۔ تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق، اور دو شہید (عمرؓ و عثمانؓ) ہیں۔

جناب عالی : اس حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کو اپنی زبان مبارک سے صدیق فرمایا اور حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ کو شہید فرمایا ہے۔ جس وقت ان

کو شہید فرمایا تھا اس کے کافی عرصہ بعد، آپ ﷺ کی اس پیشگوئی کا مصداق بن کر یہ حضرات شہادت کی نعمت سے سرفراز ہوئے تھے۔

تو کیا صدیق اور شہید ایسے ہوتے ہیں کہ جس طرح کا نقشہ دشمنان صحابہؓ نے پیش کیا ہے۔

فرمان مصطفےٰ ﷺ یا اللہ معاویہؓ کو ہادی اور مہدی بنا

جناب عالی ! سیدنا حضرت امیر معاویہؓ بھی جلیل القدر صحابی اور کاتب وحی تھے۔ ان کی بہن حضرت ام حبیبہؓ حضور اقدس ﷺ کی بیوی تھیں۔ بروایت ترمذی شریف آپ ﷺ نے ان کے حق میں یہ دعا فرمائی۔

" اے اللہ معاویہ کو ہادی اور مہدی بنا یعنی خود بھی ہدایت پر ہوں اور دوسروں کے لئے ہدایت کا ذریعہ ہوں "

ہم شیعہ "اصحاب ثلاثہ" کو ایمان سے تہی دامن جانتے ہیں

ایک اور شیعہ مجتہد محمد حسین ڈھکوی لکھتا ہے۔ اصل کتاب سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

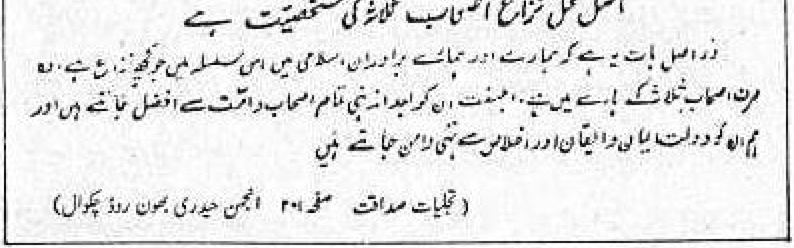

اصل محل نزاع اصحاب ثلاثہ کی شخصیت ہے

دراصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہمارے برادران اسلامی میں اس سلسلہ میں جو کچھ نزاع ہے وہ صرف اصحاب ثلاثہ کے بارے میں ہے۔ اہلسنت ان کو بعد از نبی تمام اصحاب و امت سے افضل جانتے ہیں اور ہم ان کو دولت ایمان و ایقان اور اخلاص سے تہی دامن جانتے ہیں

(تجلیات صداقت صفحہ ۲۰۱ انجمن حیدری بھون روڈ چکوال)

جناب عالی : خرافات کے سمندر سے یہ چند قطرے بطور نمونہ بادل ناخواستہ ہزار استغفار کے ساتھ آپ کے سامنے پیش کیے ہیں، اللہ تعالیٰ اس "نقل کفر کفر نہ باشد" کے سننے سنانے

اور لکھنے پر بھی ہماری گرفت نہ فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے عداوت بہت بڑی بد بختی ہے۔

اب ان مختصر عبارات کے بعد یہ فیصلہ کرنا قطعاً مشکل نہیں ہے کہ شیعہ حضرات کا مسلمانوں کے مسلمہ عقائد سے کتنا ٹکراؤ ہے اور مسلمانوں کے لئے کتنی دل آزاری کی بات ہے کہ وہ قرآن کو (جسے خود اللہ تعالیٰ نے محفوظ و مامون کتاب قرار دیا ہے) محرف کتاب تصور کرتے ہیں اور صحابہ کرامؓ کو محرفین (تحریف کنندگان) تصور کرتے ہیں۔

وہ حضور اکرم ﷺ اور ان کے صحابہ کرامؓ اور ان کے اہل بیت عظامؓ اور ان کی پاک بیویوں ازواج مطہراتؓ کے بارے میں جو خیالات اور نظریات رکھتے ہیں کیا کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول ہیں ؟ اور خصوصاً جبکہ وہ اپنے ان نظریات کا نہ صرف برملا اظہار کرتے ہیں بلکہ انہیں اپنی کتابوں میں محفوظ کر کے دنیا بھر کے مسلمانوں کی دل آزاری کرتے ہیں۔

ان حقائق کی روشنی میں پاکستان میں جملہ فرقہ وارانہ فسادات کی اصل بنیاد اور محرک، شیعہ حضرات کی یہی انتہائی قابل اعتراض تحریریں ہیں۔

شیعہ حضرات کی یہی انتہائی قابل اعتراض تحریریں ہیں جن کا ازالہ بے حد ضروری ہے اس خطرناک لٹریچر کے ہوتے ہوئے بھائی چارے کی فضاء قائم کرنا ایسا ہے جیسا کہ کنویں میں مردار جانور پڑا ہوا ہو اور اس کو نکالے بغیر صرف پانی نکالنے سے یہ سمجھا جائے کہ اب کنواں اور پانی پاک ہے

جناب عالی!

اللہ تعالیٰ نے آپ کو اور ارباب اقتدار کو جو عزت و طاقت دی ہے اس کا شکریہ یہ ہے کہ اس کے دین کی اور اس کی محبوبوں کی عزت و ناموس کی حفاظت کی جائے اگر اس طرح قانونی طور سے ہوگیا تو یہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی کا ذریعہ ہوگا اور انشاء اللہ نہ صرف ملت اسلامیہ کیلئے بلکہ ملک کی سلامتی اور امن و امان کیلئے بھی بے حد ضروری ہوگا

⁂

اکابرین امت اور ان کے فتوے

جناب عالی ! ان تحریرات کو اور اس طرح کی بے شمار تحریرات کو مطالعہ کرنے کے بعد عالم اسلام بالخصوص ہند و پاک کے مفتیان کرام، علماء اور مشائخ نے فتاوے صادر کئے ہیں - حالانکہ ان میں سے بہت سے حضرات انتہائی محتاط ہیں-

اہل السنت والجماعت دیو بند مکتب فکر کے مفتیان کرام، علماء اور مشائخ کا فتویٰ "متفقہ فیصلہ" کے نام سے کتابی شکل میں طبع ہو چکا ہے-

اہل السنت والجماعت بریلوی مکتب فکر کے مقتدا حضرت مولانا احمد رضا خان صاحب بریلویؒ کا فتویٰ ان کے رسالہ "رد الرفضہ" میں مستقل چھپا ہے اور مشائخ عظام میں سے حضرت سید پیر مہر علی شاہ صاحبؒ گولڑہ شریف اور حضرت خواجہ قمرالدین صاحبؒ سیال شریف کے فتوے بھی طبع ہو چکے ہیں- اور اہل حدیث علماء کرام کے فتوے بھی منظر عام پر آ چکے ہیں، ان کے نقول علیحدہ پیش خدمت ہیں-

جناب عالی ! یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ اہل السنت والجماعت جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے، تمام صحابہ کرامؓ اور تمام اہل بیت عظامؓ کا دل و جان سے احترام کرتے ہیں، ہمارے نزدیک وہ اہل السنت والجماعت کا فرد ہی نہیں کہ جو ان میں سے کسی ایک سے بھی بغض و عناد رکھے، یا نعوذ باللہ ان کی توہین کرے-

جناب عالی ! شیعہ جن بارہ حضرات کو اپنا امام ماننے کے دعویدار ہیں وہ سب نہ صرف یہ کہ خود اہل السنت والجماعت تھے بلکہ اکابرین اہل السنت میں سے ہیں، اسی لئے ان کا ادب و

احترام بھی، مثل صحابہ کرامؓ و اہل بیت عظامؓ سنی حضرات دل و جان سے کرتے ہیں۔

باقی رہا مسئلہ شیعہ حضرات کے دوسرے مقتداؤں مثل ملا باقر مجلسی اور خمینی صاحب وغیرہ کا تو ان پر فتوے یا ان کے رد میں لکھنا، لکھانا، تو یہ رد عمل انہی وجوہات کی بنا پر ہے کہ جو گزشتہ اوراق میں ہم مدلل پیش کر چکے ہیں۔ شاید اسی موقعہ کے لیے کہا گیا ہے۔

نہ تم صدمے ہمیں دیتے، نہ ہم فریاد یوں کرتے
نہ کھلتے راز سربستہ، نہ یوں رسوائیاں ہوتیں

جناب عالی ! اس کے باوجود کہ شیعہ حضرات نے اس قدر غلیظ اور خبیث باتیں لکھی اور کہی ہیں اور یہ عادت ان کی جاری اور ساری ہے۔ علماء و اکابرین اہل السنت و الجماعت کی ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ خون خرابہ نہ ہو بلکہ امن و امان رہے، ان کی ان اجتماعی اور انفرادی کوششوں سے سبھی آگاہ ہیں، محرم کی امن کمیٹیاں اور ملی یکجہتی کونسل اس کا بین ثبوت ہیں۔

جناب عالی ! جس طرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور حضرت رسول اکرم ﷺ نے احادیث مبارکہ میں اپنے صحابہ کرامؓ کی تعریف فرمائی ہے اور ان کی عظمت کو اجاگر کر کے امت کو ان کے ادب و احترام کا نہ صرف حکم دیا ہے بلکہ ان کی غلامی کو باعث نجات اور دخول جنت قرار دیا ہے۔ تو الحمد للہ ہم اہل سنت والجماعت اپنے پیارے رب اور پیارے نبی ﷺ کے فرمان کو دل و جان سے تسلیم کرتے ہوئے ان سے جس طرح کی عقیدت و محبت کرتے ہیں ہمارے ایک شاعر بھائی نے اس کی خوبصورت ترجمانی کی ہے۔ آپ بھی اس سے محظوظ ہوں۔

◆

مدح صحابہؓ

سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام
یعنی گردون نبوت کے ستاروں کو سلام

انبیاء کے بعد شہرہ ہے انہی کے نام کا
جن کی ہمت سے پھلا پھولا چمن اسلام کا

ان حجازی غازیوں کو شہسواروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

جن کی ہمت سے لرزتے کفر کے ایوان تھے
جن سے لرزاں شام و روم و فارس و ایران تھے

ان خلافت راشدہ کے تاجداروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

جن کا حملہ دشمنوں کو موت کا پیغام تھا
اس زمین پہ کفر جن سے لرزہ براندام تھا

حق کی خوشنودی کے مخلص خواستگاروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

جب کسی باطل سے ٹکراتے تھے حق کے پاسبان
حق پرستوں کا تماشہ دیکھتا تھا آسمان

ان کی تیغوں کی چمکتی تیز دھاروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

ان کی کوشش سے ہمیں قرآن کی دولت ملی
ان کی ہمت سے رسول اللہ کی سنت ملی

ان خلافت راشدہ کے تاجداروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

ان میں صدیق و عمر کی امتیازی شان ہے
سو گئے اس گھر میں جس پہ خلد بھی قربان ہے

گنبد خضرا کی رونق کی بہاروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

ہر قدم ان کا خدا کے حکم کی تعمیل تھی
ان کے ہر قول و عمل میں دین کی تکمیل تھی

ان رسول ہاشمی کے رازداروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

دین کی خاطر کی نہ کچھ فکر مال و جان کی
ان صحابہ کی محبت جزو ہے ایمان کی

ان رحمۃ للعالمین کے پاسداروں کو سلام
سید کونین تیرے جانثاروں کو سلام

باب ہفتم

ائمہ اربعہؒ کے متعلق شیعہ عقائد

اہل السنت والجماعت کے متعلق شیعہ عقائد

پوری امت مسلمہ پر تبرا

عنوانات

ائمہ اربعہ کے بارے میں شیعہ عقائد

صفحہ نمبر

☐ امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ یہ چاروں کتے ہیں ۱۱۵
☐ حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی توہین ۱۱۶

اہل سنت والجماعت کے متعلق شیعہ عقائد

☐ سنی، ولد الزنا سے بدتر اور کتے سے زیادہ ذلیل ہے ۱۱۷
☐ امام غائب کافروں سے پہلے سنیوں کو اور ان کے علماء کو ذبح کریں گے ۱۱۷

پوری امت مسلمہ پر تبرا

☐ مکتب رسالت و امامت کے دشمنوں پر نفریں ۱۱۸
☐ خلاصہ کلام ۱۱۹
☐ ملک کو خطرناک صورت حال سے دوچار کرنے کا دوسرا سبب ۱۲۲
☐ رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم کی سیدہ فاطمہؓ کو وصیت ۱۲۳
☐ حضرت امام حسینؓ کی آخری وصیت ۱۲۴
☐ موجودہ حالات کا تیسرا سبب اور تدارک ۱۲۵
☐ اسلامی نظام کا نفاذ ہی تمام مسائل کا حل ہے ۱۲۷

ائمہ اربعہ کے بارے میں شیعوں کا عقیدہ

(نعوذ باللہ) ائمہ اربعہ حضرت امام ابو حنیفہؒ، امام شافعیؒ، امام مالکؒ اور امام احمد ابن حنبلؒ کے بارے میں لکھا ہے کہ وہ کتے ہیں

جناب عالی ! امت مسلمہ کے چار فقہی مسالک کے امام جن کی دینی خدمات سے پورا جہاں منور ہے اور کروڑوں مسلمان ان کو اپنا پیشوا مانتے ہیں ملا باقر مجلسی نے "تذکرۃ الائمہ" میں ان کے خلاف انتہائی غلیظ زبان استعمال کی ہے نعوذ باللہ ان کو کافر ملعون اور جہنمی لکھا ہے اور ایک جگہ تو یہاں تک لکھا ہے۔ اصل کتاب سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

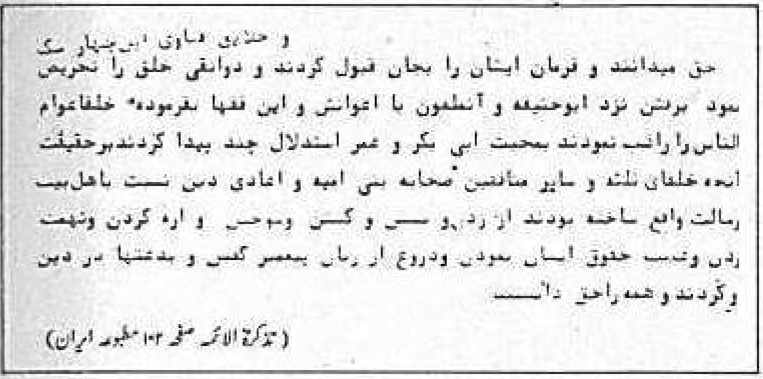

و [illegible] فتاوی این چهار سگ
حق میدانند و فرمان ایشان را بجان قبول کردند و دوانقی خلق را تحریص
نمود برفتن نزد ابوحنیفه و آنملعون با اعوانش و این فقها بفرموده خلفا عوام
الناس را راغب نمودند بمحبت ابی بکر و عمر استدلال چند بهدا کردند بر حقیقت
آنچه خلفای ثلثه و سایر منافقین صحابه بنی امیه و اعادی دین نسبت باهل بیت
رسالت واقع ساخته بودند از زدن و [illegible] و کشتن و سوختن و اره کردن و تهمت
زدن و غصب حقوق ایشان نمودن و دروغ از زبان پیغمبر گفتن و بدعتها در دین
کردند و همه را حق دانستند

(تذکرۃ الائمہ صفحہ ۱۰۳ مطبوعہ ایران)

ترجمہ ! اور لوگ ان چار کتوں کے فتووں کو حق سمجھتے ہیں۔ اور ان کے فرمان کو دل وجان سے قبول کرتے ہیں خاص کر لوگوں کو امام ابو حنیفہؒ کے پاس جانے کی ترغیب دیتے ہیں اور وہ ملعون (ابو حنیفہ) اپنے ساتھیوں سمیت اور یہ فقہا حکمرانوں کے کہنے سے ابو بکر و عمر کی محبت کی طرف لوگوں کو دلائل کے ساتھ راغب کرتے ہیں اور جو واقعات خلفاء ثلاثہ، تمام منافقین، صحابہ، بنو امیہ اور دین کے دشمنوں سے اہل بیت کے ساتھ سرزد ہوئے، مارنے، باندھنے، جلانے، اور قتل کرنے، مجبور کرنے، اور بہتان لگانے اور ان کے حقوق کو غصب کرنے میں ان کے حق ہونے پر دلائل دیتے ہیں اور پیغمبر کی زبان سے جھوٹ کہلواتے ہیں اور اس کے دین

میں بدعت ایجاد کرتے ہیں اور ان سب کو حق جانتے ہیں۔

جناب عالی ! ملا باقر مجلسی نے خاندانی عادت سے مجبور ہو کر ' ائمہ اربعہ اور ان کے تمام پیروکاروں کے خلاف اس شدید دل آزار تحریر کا خاتمہ بھی ان الفاظ پر کیا ہے "**لعنته الله علیهم من الاولین و الاخرین**" یعنی (نعوذ باللہ) ان کے پہلوں اور بعد والوں سب پر خدا کی لعنت ہو۔ آپ ہی فرمائیں اس لعنتی وظیفے کی زد سے کون بچا ہے ؟

حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کی توہین

شیعہ مصنف غلام حسین نجفی نے کروڑوں مسلمانوں کے محبوب پیشوا حضرت امام اعظم ابو حنیفہؒ کا تمسخر کرتے ہوئے جو کچھ دل آزاری کی ہے وہ بھی اصل سے عکس ملاحظہ ہو۔

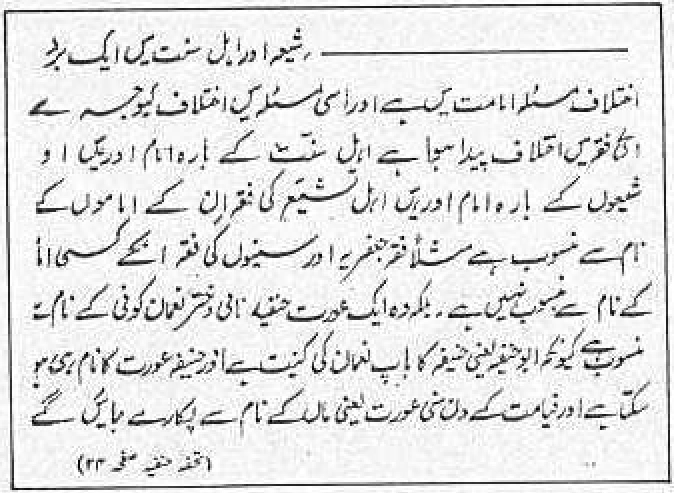

شیعہ اور اہل سنت میں ایک بڑا اختلاف مسئلہ امامت میں ہے اور اسی مسئلہ میں اختلاف کی وجہ سے انکی فقہ میں اختلاف پیدا ہوا ہے اہل سنت کے چار امام اور ہیں اور شیعوں کے بارہ امام اور ہیں اہل تشیع کی فقہ ان کے اماموں کے نام سے منسوب ہے مثلاً فقہ جعفریہ اور سنیوں کی فقہ انکے کسی امام کے نام سے منسوب نہیں ہے۔ بلکہ وہ ایک عورت حنیفہ نامی دختر نعمان کوفی کے نام سے منسوب ہے کیونکہ ابو حنیفہ یعنی حنیفہ کا باپ نعمان کی کنیت ہے اور حنیفہ عورت کا نام ہی ہو سکتا ہے اور قیامت کے دن سنی عورت یعنی ماں کے نام سے پکارے جائیں گے

(تحفہ حنفیہ صفحہ ۲۳)

اہل السنت والجماعت کے متعلق شیعہ عقائد

جناب عالی : اہل السنت والجماعت دنیا بھر میں کروڑوں کی تعداد میں ہیں ان کے بارے میں شیعہ عقائد ملاحظہ ہوں۔

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے۔

سنی ولدالزنا سے بدتر اور کتے سے زیادہ ذلیل ہے

> غسل مکن درجائیکه در آن
> جمع میشود غسالۂ حمام زیرا که در آن غسالۂ ولدزنا میباشد و غسالۂ ناصبی میباشد و آن
> بدتراست ازولدزنا بدرستیکه حق تعالی خلقی بدتر ازسگ نیافریده است وناصبی نزدخدا
> خوارتراست از سگ
>
> "(حق الیقین صفحہ ۵۱۶ مطبوعہ ایران)

ترجمہ ! جس جگہ ولدالزنا (حرامی) غسل کرے اس جگہ غسل نہ کرو اور نہ اس جگہ غسل کرو جہاں ناصبی (سنی) غسل کرتا ہے۔ کیونکہ وہ ولدالزنا سے بھی بدتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے سب سے ذلیل کتے کو پیدا کیا ہے۔ ناصبی (سنی) کتے سے زیادہ ذلیل ہے۔

> ناصبی کی تعریف کرتے ہوئے باقر مجلسی نے لکھا ہے جو ابو بکرؓ و عمرؓ کو علیؓ پر مقدم رکھے اور ان کی امامت کا قائل ہو وہ ناصبی ہے۔ (حق الیقین صفحہ ۵۲۱)

امام غائب کافروں سے پہلے سنیوں کو اور ان کے علماء کو ذبح کریں گے

ملا باقر مجلسی لکھتا ہے۔

> وقتیکه قائم ما ظاهر شود پیش از کفار ابتدا به سنیان خواهد کرد با علمای ایشان و ایشانرا خواهد کشت
>
> (حق الیقین صفحہ ۵۲۷ مطبوعہ ایران)

ترجمہ ! جب ہمارے امام ظاہر ہوں گے کفار سے پہلے ابتداء سنیوں سے کریں گے اور ان کے علماء سے، اور ان کو ذبح کریں گے۔

جناب عالی ! دہشت گردی کی موجودہ لہر جس میں درجنوں سنی علماء اور سینکڑوں سنی عوام بے دردی سے حتیٰ کہ مساجد تک میں بھی حالت نماز میں شہید کر دیئے گئے ہیں (اور مزار شریف

افغانستان میں ہزاروں سنی علماء حفاظ اور عوام کو جنرل مالک اور شیعہ حزب وحدت کے ذریعے ایران نے بے دردی سے شہید کروایا) کہیں اس فتوے کا ردعمل تو نہیں ہے؟ کیونکہ ملا باقر مجلسی، خمینی صاحب کا محبوب مقتدا ہے' اور خمینی صاحب تمام شیعوں کے نجات دہندہ اور امام سمجھے جاتے ہیں اور شیعہ حضرات کو ان سے جو محبت اور عقیدت ہے وہ اظہر من الشمس ہے۔

پوری امت مسلمہ پر تبرا

جناب عالی : یوں تو شیعہ حضرات نے فردا فردا سب پر مشق تبرا کی ہے۔ اور ان کے مذہب میں نمازوں کے بعد بھی پڑھنے کے لئے لعنتی وظیفے موجود ہیں جس کا ٹھوس ثبوت ہم گزشتہ اوراق میں پیش کر چکے ہیں' اب ہم موجودہ شیعوں کے مسلمہ پیشوا خمینی صاحب کی وہ دل آزار عبارت پیش کرتے ہیں کہ جس میں انہوں نے نہ صرف پوری امت مسلمہ پر لعنت بھیجی ہے بلکہ اپنے پیروکاروں کو زبردست تاکید کی ہے کہ وہ بھی اس وظیفہ لعنت پر شدت کے ساتھ عمل کریں۔ لطف کی بات یہ بھی ہے کہ خمینی صاحب اس مکروہ امر کو وحدت مسلمین کا سبب بھی قرار دیتے ہیں' آپ بھی وحدت مسلمین کا خمینی فارمولا' اصل کتابچہ وصیت نامہ (جس کو ایرانی سفارتخانے کی طرف سے پاکستان میں طبع کر کے تقسیم کیا گیا ہے) سے عکس ملاحظہ فرمائیں۔

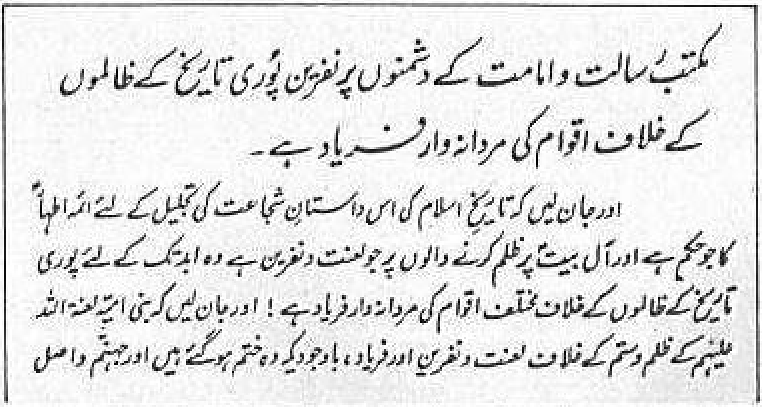

مکتب رسالت و امامت کے دشمنوں پر نفرین پوری تاریخ کے ظالموں کے خلاف اقوام کی مردانہ وار فریاد ہے۔

اور جان لیں کہ تاریخ اسلام کی اس داستان شجاعت کی تکمیل کے لئے ائمہ اطہار کا جو حکم ہے اور آل بیت پر ظلم کرنے والوں پر جو لعنت و نفرین ہے وہ ابد تک کے لئے پوری تاریخ کے ظالموں کے خلاف مختلف اقوام کی مردانہ وار فریاد ہے ! اور جان لیں کہ بنی امیہ لعنۃ اللہ علیہم کے ظلم و ستم کے خلاف لعنت و نفرین اور فریاد، باوجودیکہ وہ ختم ہو گئے ہیں اور جہنم واصل

> ہو چکے ہیں، دُنیا بھر کے ظالموں کے خلاف فریاد اور اس ظلم شکن فریاد کی بقاء کی ایک کوشش ہے۔
>
> اور ضروری ہے کہ نوحوں، مرثیوں اور ائمہ حق علیہم سلام اللہ کے مدحیہ اشعار میں پوری شدت کے ساتھ ہر زمانے اور ہر ملک کے ظالموں کے ظلم وستم اور ان کی بداعمالیوں کا ذکر کیا جائے اور دورِ حاضر جو امریکہ، روس اور ان سے وابستہ تمام قوموں کی وجہ سے دُنیائے اسلام کی مظلومیت کا زمانہ ہے کہ خدا کے عظیم حرم کے غاصب آلِ سعود بھی انہی ظالموں میں شامل ہیں۔ ان سب پر خدا، اس کے ملائکہ اور اس کے رسولوں کی لعنت ہو، پوری شدومد کے ساتھ ان کا ذکر کیا جائے اور ان پر لعنت و نفرین کی جائے۔ ہم سب کو جان لینا چاہیئے کہ یہی سیاسی رسومات وحدتِ مسلمین کا سبب ہیں اور مسلمانوں خصوصاً ائمہ اثنا عشر علیہم صلوات اللہ وسلم کے شیعوں کی قومیت کے محافظ ہیں۔
>
> اور ضروری ہے کہ میں یہ یاد دہانی کرا دوں کہ میرا یہ سیاسی اور الٰہی وصیت نامہ صرف ایران کی عظیم قوم کے لئے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ تمام اسلامی اقوام اور دنیا کے ہر مذہب وملت کے مظلوموں کے لئے ہے۔
>
> میری خدائے بزرگ و برتر سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ لمحہ بھر کے لئے بھی ہمیں اور ہماری قوم کو اپنے حال پر نہ چھوڑے اور ان فرزندانِ اسلام اور عزیز مجاہدین پر لمحہ بھر کے لئے اپنی فیبی عنایات سے دریغ نہ فرمائے۔
>
> روح اللہ الموسوی الخمینی
>
> (وصیت نامہ صفحہ ۳۴-۳۵)

جناب عالی ! خمینی صاحب کی اس دل آزار تحریر کی زد میں صحابہ کرامؓ بھی آتے ہیں کیونکہ اہل بیتؓ پر بقول ان کے ظلم صحابہ کرامؓ نے کیے اور بنو امیہ جن میں اکابرین امت حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ جیسی شخصیات بھی ہیں (نعوذ باللہ) ان سب پر لعنت کا وظیفہ ان کے نزدیک ضروری ہے۔ نیز حج کے دوران بھی دیکھا گیا ہے کہ ان لوگوں ' بالخصوص ایرانی حجاج کے پاس جو حج کی کتابیں ہوتی ہیں ان میں صحابہ کرامؓ پر تبرا ہوتا ہے اور اس کو وہ عبادت سمجھ کر بجالاتے ہیں۔

خلاصہ کلام

جناب عالی : گذشتہ صفحات میں ہم نے حتی الوسع اختصار کے پیش نظر (مشت نمونہ از

خروار) شیعہ حضرات کے مستند اکابرین کے ٹھوس ثبوت کے ساتھ وہ عبارات بمعہ اصل سے فوٹو اسٹیٹ کر کے آپ کی خدمت میں پیش کیں جن میں کلمہ توحید، اذان، ارکان اسلام کی تبدیلی اور قرآن کریم کی تحریف، توہین و تنقیص احادیث و رسالت، توہین اصحاب و اہل بیت رسول اللہ ﷺ، توہین ائمہ اربعہ اور پوری امت مسلمہ کی شدید دل آزاری کی گئی ہے۔ بالخصوص امہات المومنینؓ کے بارے میں حیا سوز عبارات جن میں سے بہت سی عبارتیں باوجودیکہ ہم گناہگار امتی ہیں مگر اللہ تعالیٰ کے حبیب اپنے شفیع ﷺ سے حیاء کی وجہ سے پیش کرنے کی ہمت بھی نہیں کر سکتے جو کہ شیعہ کتب میں ایران و پاکستان سے طبع ہو کر ملک و بیرون ملک تقسیم ہو چکی ہیں۔ ان میں ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

جناب محترم : مسلمانوں کے لئے یہ حد درجہ دل آزار ہیں۔ اگر یہی عبارات شیعہ حضرات کی بجائے یورپ، اسرائیل وغیرہ کے کسی مصنف کے قلم سے ہوتیں تو پھر وہی کچھ ہوتا جس کا نمونہ امریکی وکیل کے صرف ان لفظوں کے تلفظ پر دنیا دیکھ چکی ہے کہ "پاکستانی قوم تو چند ہزار ڈالروں میں اپنی ماں کو بھی بیچ سکتی ہے"

جناب عالی : دل آزار لٹریچر میں خارجیوں کا بھی بعض لٹریچر ہے کہ جس میں ان بدبختوں نے اہل بیت رسول ﷺ کی توہین کی ہے۔ ان سے الحمد للہ اکابرین اہل السنت والجماعت بیزاری کا اظہار بھی کر چکے ہیں نیز ہمارے علماء کرام نے ان کا اسی طرح سے رد کیا ہے جس طرح کہ دشمنان صحابہ کا رد کیا ہے۔

ہمارا مطالبہ ہے کہ تمام دل آزار لٹریچر کو فی الفور نہ صرف بند کیا جائے بلکہ اس کا اہتمام کروایا جائے کہ وہ حرف غلط کی طرح مٹا دیا جائے اور اگر کوئی بد بخت مصنف زندہ ہو تو اس کو ایسی عبرت ناک سزا دی جائے کہ تا قیامت آئندہ کسی کو ہمت نہ ہو اور ملک میں امن و امان قائم ہو۔

جناب عالی : اس بحث کے خاتمہ پر ہم واضح طور پر بتانا چاہتے ہیں کہ فرقہ واریت کو اسلام نے پسند نہیں کیا ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تبارک تعالیٰ نے "**وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا**" فرما کر اتحاد و یگانگت سے رہنے کا حکم فرمایا ہے اور تفرقہ اور لڑائی جھگڑا کرنے سے واضح طور پر منع فرمایا ہے اسی طرح احادیث شریفہ میں بھی تفرقہ بازی سے منع فرمایا گیا ہے۔

جناب والا : اللہ تعالیٰ نے ہمیں اپنے پیارے نبی حضور اکرم ﷺ کے طفیل کامل دین ' اسلام عطا کیا ہے۔ حضور اقدس ﷺ کو دنیا سے اس وقت اٹھایا گیا جب اللہ تعالیٰ نے اعلان فرمایا **اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا**

ترجمہ : آج کے دن تمہارے لئے تمہارے دین کو میں نے کامل کر دیا اور میں نے تم پر اپنا انعام تمام کر دیا اور میں نے اسلام کو تمہارا: دین بننے کے لئے پسند کر لیا۔

اس ارشاد ربانی سے صاف واضح ہے کہ دین ' آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں ہر طرح کامل اور مکمل ہو چکا تھا۔

آپ ﷺ کو کتاب دی گئی اور امت مسلمہ کے متفقہ عقیدہ کے مطابق وہ موجودہ قرآن ہے جس کے کروڑوں حافظ الحمد للہ موجود ہیں۔ آپ ؐ کو رسالت عطا کی گئی اس لئے آپ ﷺ رسول اللہ ہیں۔ آپ ؐ کی لاکھوں احادیث مبارکہ موجود ہیں جن سے کروڑوں انسانوں نے اپنے سینوں کو منور کیا۔

آپ ﷺ کو کلمہ دیا گیا جس کو پڑھ کر بڑوں میں سب سے پہلے سیدنا صدیق اکبرؓ اور بچوں میں سب سے پہلے سیدنا علی المرتضیٰؓ داخل اسلام ہوئے۔ باتفاق امت مسلمہ وہ کلمہ **لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ** ہے۔ آپ ﷺ کو ارکان اسلام دیئے گئے جس کا خود ہی اعلان "**بنی الاسلام علی خمس**" کے مبارک کلمات سے فرمایا ' کہ اسلام کی بنیاد پانچ

چیزوں (کلمہ طیبہ ، نماز ، روزہ ، حج اور زکوٰۃ) پر ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ کو اذان عطا کی گئی جو آپ ﷺ کی تعلیم کے مطابق سیدنا بلال ؓ ۔۔ آپ ﷺ کی موجودگی میں دیا کرتے تھے۔ ان کے الفاظ احادیث مبارکہ ، اسلامی تاریخ اور سیرت طیبہ کی کتابوں میں محفوظ ہیں۔

آپ ﷺ کی مبارک جماعت تھی جن کو صحابہ کرام ؓ کہا جاتا ہے ، آپ ﷺ کا خاندان مبارک جن کو اہل بیت عظام ؓ کہا جاتا ہے ، ان میں آپ ﷺ کی پاک بیویاں تھیں جن کو امہات المومنین کہا جاتا ہے۔

جناب عالی : اب آپ برائے مہربانی خود ہی فیصلہ کریں کہ حضور انور ﷺ کے کلمہ طیبہ ، اذان ، ارکان اسلام ، اور ان پر نازل برحق کتاب قرآن مجید ، اور احادیث مبارکہ سے جدائی کس نے اختیار کی ہے؟ ان کی رسالت پر وار کس نے کیا ہے؟ ان کے صحابہ کرام ؓ اہل بیت عظام ؓ اور ازواج مطہرات ؓ کی عظمت کو داغ دار بنانے کی کوشش کس نے کی ہے؟ اور امت میں افتراق و انتشار کا بیج کس نے بویا ہے؟ اگر اہل السنت والجماعت اس ظلم و جرم کے مرتکب ہوئے ہیں تو پھر ان کی اصلاح کی جائے ، اور واپس اس دین اسلام پر لایا جائے۔ جو حضور ﷺ کی حیات مبارکہ میں کامل اور مکمل ہو چکا تھا۔

اور اگر یہ ظلم و جرم شیعہ حضرات نے کیا ہے تو ہماری دردمندانہ درخواست ہے کہ ان کی اصلاح کی جائے۔ ان کو واپس کامل اور مکمل دین پر لایا جائے۔ تاکہ ہمیشہ کے لئے فرقہ واریت کے زہر سے اور اس کے نتیجہ میں ہونے والے فسادات سے محفوظ رہا جا سکے۔

ملک کو خطرناک صورتحال سے دوچار کرنے کا دوسرا سبب

جناب عالی ! ان اسباب میں سے جس نے ملک کو خطرناک صورتحال سے دوچار کیا ہے

ایک سبب تو زہریلا، دل آزار لٹریچر ہے جس کا ذکر ہم کر چکے ہیں۔

اور دوسرا سبب دل آزار طریقۂ عبادت ہے۔ عبادت اپنے معبود کو راضی کرنے کے لئے کی جاتی ہے نہ کہ اس کے بندوں کی دل آزاری کے لئے۔ شریعتِ اسلامیہ میں تو یہاں تک لحاظ ہے کہ اگر کوئی شخص سویا ہوا ہو، مریض ہو تو اس کے پاس ذکر اور تلاوت جیسی محبوب عبادت بھی اونچی آواز سے نہ کی جائے۔

جناب والا : اس سلسلے میں بھی شیعہ حضرات کے ماتمی جلوس بطور خاص دل آزاری کا سبب ہیں۔ اول تو قرآن و سنت میں کسی صدمے پر صبر کی تلقین ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ

(پارہ ۲ آیت ۱۵۳)

ترجمہ : اور مت کہو ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل کیے جاتے ہیں کہ مردے ہیں بلکہ زندہ ہیں اور لیکن تم نہیں سمجھتے اور البتہ ہم تمہارا امتحان کریں گے کسی قدر خوف سے اور فاقہ سے اور مال، جان، اور پھلوں کی کمی سے اور خوشخبری دے صبر کرنے والوں کو۔

احادیث مبارکہ میں بھی صبر کی تلقین ہے چنانچہ بخاری شریف میں ہے۔

ليس منا من ضرب الخدود و شق الجيوب و دعا بدعوى الجاهلية

ترجمہ : وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو رخسار پیٹے اور گریبان پھاڑے اور زمانہ جاہلیت کی طرح پکارے چلائے۔ (بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۷۳)

جناب والا : علماء اہل السنت والجماعت کے فتووں میں بالاتفاق صراحتاً ماتم کی ممانعت اور حرمت کا ذکر ہے۔ بلکہ شیعوں کی کتابوں میں بھی ماتم کی ممانعت موجود ہے، ملاحظہ فرمائیں۔

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیدہ فاطمہؓ کو وصیت

جناب عالی : ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وقت وفات جناب سیدہ (فاطمہؓ) سے فرمایا۔ اصل کتاب سے عکس ملاحظہ ہو۔

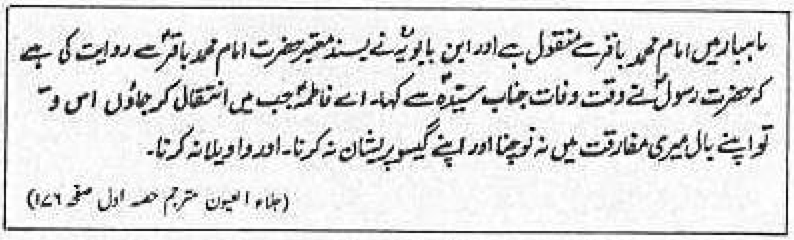

ماںبہار میں امام محمد باقرؑ سے منقول ہے اور ابن بابویہؒ نے بسند معتبر حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ حضرت رسولؐ نے وقت وفات جناب سیدہؑ سے کہا۔ اے فاطمہؑ جب میں انتقال کر جاؤں اس وقت تو اپنے بال میری مفارقت میں نہ نوچنا اور اپنے گیسو پریشان نہ کرنا۔ اور واویلا نہ کرنا۔

(جلاء العیون مترجم حصہ اول صفحہ ۱۷۶)

حضرت امام حسینؓ کی آخری وصیت

ملا باقر مجلسی نے لکھا ہے کہ حضرت امام حسینؓ نے میدان کربلا میں اپنی ہمشیرہ حضرت زینبؓ کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا

> "اے بہن ! جو میرا حق تم پر ہے اسی کی قسم دے کر کہتا ہوں کہ میری مصیبت مفارقت پر صبر کرو، پس جب میں مارا جاؤں تو ہرگز منہ نہ پیٹنا اور بال اپنے نہ نوچنا اور گریبان چاک نہ کرنا کہ تم فاطمہ الزہراءؓ کی بیٹی ہو، جیسا انہوں نے پیغمبر خدا کی مصیبت میں صبر فرمایا تھا تم بھی میری مصیبت میں صبر کرنا۔
>
> (جلاء العیون مترجم جلد دوم باب قضائے کربلا صفحہ ۳۸۲ طبع لاہور)

جناب محترم ! جیسا کہ عرض کیا گیا ماتم کی بجائے قرآن و سنت میں اور حسب وصیت حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و حضرت امام حسینؓ صبر کی تلقین ہے لیکن اگر شیعہ حضرات کے نزدیک یہ عبادت ہے تو اس کی ادائیگی سے دوسروں کے حقوق کی پامالی اور دل آزاری کہاں کا انصاف ہے؟

یہ ماتمی جلوس ملک کی غالب اکثریت اہل السنت کی مساجد کے سامنے سے اور ان کے

بازاروں سے انتظامیہ کے ذریعے اور بعض جگہ فوج کے ذریعے جبراً گزارے جاتے ہیں اس دوران اہل السنت کے اسلامی اور انسانی حقوق کی زبردست پامالی ہوتی ہے۔ ان کے مکانوں کے دروازے اور کھڑکیاں جبرا بند کروائی جاتی ہیں - ان کے بازار بند کروا کر معاشی بدحالی کے اس دور میں ان کو معاشی طور پر نقصان پہنچایا جاتا ہے جس کی تلافی نہیں کی جاتی -

جناب عالی : اگر ملک بھر میں اہل السنت والجماعت کے اس نقصان کے اعداد و شمار کو اکٹھا کیا جائے تو ان ماتمی جلوسوں کے دنوں میں ان کو لاکھوں نہیں بلکہ کروڑوں کا نقصان اٹھانا پڑتا ہے - اوز اس کے ساتھ اگر انتظامات پر حکومتی اخراجات کا تخمینہ لگایا جائے تو بات کہاں سے کہاں تک پہنچ سکتی ہے۔ ان اخراجات کا زیادہ تر بوجھ بھی غالب اکثریت یعنی اہل السنت پر ہی پڑتا ہے جبکہ شیعہ حضرات تو اتنے محتاط ہیں کہ حکومت کو زکوٰۃ تک نہیں دیتے انہوں نے اپنے کو زکوٰۃ سے مستثنیٰ کرالیا ہے۔ جبکہ اہل السنت سے زکوٰۃ ہر صورت میں وصول کی جاتی ہے۔

یہ بھی عجیب لطیفہ ہے کہ شیعہ حضرات زکوٰۃ تو دیتے نہیں مگر اس زکوٰۃ کونسل کے ممبر اور چیئرمین ضرور بنتے ہیں جو اہل السنت کے خون پسینے کی کمائی ہوتی ہے۔

جناب والا : اس سلسلے میں بھی عدل کے تقاضے پورے کئے جائیں تاکہ حق تلفیوں سے بھی اکثریت کی جو دل آزاری ہو رہی ہے اس کی تلافی ہو جائے۔ اور ملک میں صحیح معنوں میں امن و امان قائم ہو۔

تیسرا سبب اور اس کا تدارک

جناب عالی : موجودہ فسادات کے اسباب میں سے ہمارے خیال میں تیسرا سبب غیر ملکی مداخلت بھی ہے جس کا واضح اشارہ موجودہ صدر پاکستان جناب فاروق احمد خان لغاری ، وزیر اعظم پاکستان جناب نواز شریف صاحب اور وزیر داخلہ پاکستان جناب شجاعت حسین صاحب وغیرہ

حضرات اخباری بیانات میں دے چکے ہیں' اور بے نظیر حکومت کے وزیر داخلہ نصیر اللہ بابر کا بیان بھی اخبارات میں آ چکا ہے۔ اب یہ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ان بیرونی سازشیوں کو بے نقاب کرے جو ہماری ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈالے ہوئے ہیں۔

جناب والا : ہمارے ملک پاکستان کو ان حالات سے دوچار کرنے والے ان سازشی عناصر کا علم حکمرانوں کو ضرور ہو گا۔ تاہم یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ لٹریچر کی حد تک ہمارا پڑوسی ملک ایران اس میں ملوث ہے۔ موجودہ ایرانی انقلاب کے بعد وہاں کے چھاپہ خانوں سے بے شمار اس قسم کی کتابیں چھپ کر نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں پھیلائی گئیں۔ جن کے حوالے گزشتہ اوراق میں آ چکے ہیں۔ ان میں بعض کو خود ایرانی سفارت خانوں نے طبع کیا ہے۔ پاکستان کی حد تک ایرانی سفارت خانے کے ذریعے "خمینی صاحب کا وصیت نامہ" جو ان کی وصیتوں پر مشتمل ہے جس میں حضور انور ﷺ' ان کے صحابہ کرامؓ اور پوری امت مسلمہ کے بارے میں جو کچھ ہے وہ گزشتہ اوراق میں آپ ملاحظہ کر چکے ہیں۔ اور اسی طرح ایک اور کتابچہ بنام "اتحاد و یکجہتی امام خمینی کی نظر میں" کے صفحہ ۱۵ پر تمام انبیاء کرام بالخصوص نبی کریم ﷺ کے بارے میں لکھا ہوا موجود ہے۔ علاوہ ازیں ایرانی سفارت خانہ کی طرف سے ماہنامہ وحدت اسلامی جو مردوں' عورتوں اور بچوں کے لئے علیحدہ علیحدہ شائع کر کے وسیع پیمانے پر تقسیم کیا جاتا ہے۔ اس میں بھی وقتاً فوقتاً کچھ نہ کچھ دل آزاری ضرور ہوتی ہے اس کی ایک مثال ماہنامہ وحدت اسلامی کا شمارہ نمبر ۵۷ خصوصی تعزیتی اشاعت ہے' جس میں آیت اللہ خمینی صاحب کے جانشین آیت اللہ خامنائی صاحب کا بیان کہ "خمینی صاحب مقام محمود پر فائز ہو گئے" حالانکہ "مقام محمود" صرف اور صرف حضور انور ﷺ کے لئے ہے اس کا تفصیلی ذکر بھی گزشتہ اوراق میں ہو چکا ہے۔

نیز خمینی صاحب کی بیٹی اور داماد کا پاکستان کے دورے پر بیان بھی گزشتہ اوراق میں ملاحظہ

فرما چکے ہیں۔ ان شواہد کی روشنی میں یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ایرانی سفارت خانہ اور ایرانی لیڈر، دل آزار لٹریچر اور بیانات سے فضا مکدر کئے ہوئے ہیں۔

جناب عالی : ملکی سلامتی کی خاطر ہماری درخواست ہے کہ ان اسباب کا تدارک کیا جائے اور ان سفارت خانوں کو جن کے بارے میں حکومت کو معلومات ہیں کہ وہ فسادات کا ذریعہ ہیں بلا تفریق ان کو ضابطہ اخلاق کا فی الفور پابند کیا جائے، اور خلاف ورزی کی صورت میں ان کے سفارت خانوں کو بند کیا جائے، ان کے سفیروں کو نااہل قرار دے کر ملک سے نکالا جائے کیونکہ ہر حال میں ملکی سلامتی دوسری مصالح پر مقدم ہے۔

جناب عالی ! یہ ایک حقیقت ہے اور اس کو ہر ذی عقل اور ذی شعور جانتا ہے کہ پاکستان میں غالب اکثریت اہل السنت والجماعت کی ہے جو ملک کے بلا مبالغہ ۹۵ فیصد ہیں مگر قیام پاکستان سے اب تک ملک کی اقلیتیں بالخصوص مرزائی اور شیعہ کلیدی اسامیوں پر مسلط ہیں جو اکثریت کے حقوق کو غصب کئے ہوئے ہیں۔ پھر اس پر مزید ظلم یہ کہ پاکستان اور بیرون پاکستان یہ لوگ اکثریت کے عقائد اور ان کے سچے دین پر جس طرح حملے کرتے ہیں وہ آپ گزشتہ اوراق میں ملاحظہ فرما چکے ہیں۔ اندریں حالات ہمارا مطالبہ ہے کہ ان زیادتیوں کا بھی ازالہ کیا جائے اور ہر ایک کو ان کے جائز حقوق تک محدود کیا جائے۔

اسلامی نظام کا نفاذ ہی تمام مسائل کا حل ہے

جناب عالی ! یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ انسانیت کی فلاح اس مبارک اسلامی نظام میں ہے کہ جس کو رسول رحمت حضرت نبی اکرم ﷺ نے نافذ کیا تھا، اور ان کے بعد ان کے تربیت یافتہ اور جان نثار صحابہ کرام؇ بالخصوص ان کے بلا فصل خلیفہ سیدنا حضرت ابوبکر صدیق؇، خلیفہ دوم سیدنا حضرت عمر فاروق؇، خلیفہ سوم سیدنا حضرت عثمان ذوالنورین؇ اور خلیفہ چہارم سیدنا حضرت علی المرتضیٰ؇ نے نافذ کیا تھا، جو "خلافت راشدہ" کے نام سے زندہ و تابندہ ہے، اور اسکی برکات و ثمرات سے تقریباً پورا عالم منور ہوا، اور اسی مبارک نظام کے لئے پاکستان حاصل کیا گیا۔

مگر افسوس کہ پچاس سال ترستے گزر گئے' اگر آج یہ نافذ ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ اس کی برکت سے ہر قسم کی سیاسی اور مذہبی دہشت گردی کا خاتمہ ہو جائے گا۔ اور ہماری معاشی بدحالی دور ہو جائے گی اور دیگر مشکلات بھی حل ہو جائیں گی۔

جناب عالی ! اسلامی نظام سے جان چھڑانے کے لئے بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ ہم کون سا اسلام لائیں ؟ یہاں تو بہت سے فرقے ہیں ہر ایک کا الگ الگ اسلام ہے وغیرہ وغیرہ تو جناب والا' یہ محض عذر لنگ ہے۔ پوری دنیا میں جہاں جن کی اکثریت ہے وہاں ان کا قانون ہے' یہودیوں کے ہاں ان کا قانون ہے' عیسائیوں کے ہاں ان کا قانون ہے' سعودی عرب میں فقہ حنبلی کا قانون ہے اور ایران میں فقہ جعفریہ کا قانون نافذ ہے' سیاست میں بھی اکثریت کے اصول پر حکومتیں قائم ہیں' موجودہ پاکستانی حکومت بھی اسی اصول کا نمونہ ہے' تو جناب والا! پاکستان میں غالب اکثریت (تقریباً ۹۵ فیصد) اہل السنت والجماعت حنفی ہیں' تو یہاں اس اصول کو کیوں نظر انداز کیا جاتا ہے؟

حالانکہ سنی مذہب معتدل ہے اور اس میں دل آزاری یا بے ادبی نہیں ہے جیسا کہ پہلے عرض کر چکے ہیں اور فقہ حنفی صدیوں نافذ رہی ہے اور چہار دانگ عالم میں اپنا لوہا منوا چکی ہے' اس سلسلے میں جو بھی کوشش ہو گی ملک و ملت کے لئے بے حد مفید ہو گی اور دارین میں سعادت مندی کا وسیلہ ہو گی۔

جناب عالی ! اسلام اور پاکستان کی خاطر ہم ہر ممکن تعاون کے لئے تیار ہیں اور ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اور موجودہ ارباب اقتدار کو توفیق عطا فرمائے کہ آپ حضرات یہ کام کر جائیں اور دونوں جہانوں میں سرخرو ہو جائیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ سیدنا محمد والہ واصحابہ الطیبین الطاہرین الی یوم الدین○ فقط والسلام